بن ناصر علی بن فضل الله فاروقی جاجموی
علی اعداء ابن مریم در سنه ۱۲۵۸
STATE

بہتیری مسائل کیطرف رجوع کری تفصیل بھاری ہوتی ہین کہ توریت و انجیل بھی

تحریف سی بھرا ہین کہتا ہون کہ انجیلین چار ہین اور چارون باہم مختلف ہین

ہوتا ہی کہ ضرور تحریف اور تبدیل واقع ہوئی ہی اور توریت کی نسخی

بھی مختلف ہین اور بائبل اسکی چار نسخی موجود و مشہور ہین ایک فرانسیسیونکی پاس

ایک یونانیونکی پاس ایک نصرانیونکی پاس ایک سامریونکی پاس سو یہ سامریہ نسخہ

اون تینو سی زیادہ ہی اور قرآن تمام مسلمانونکی پاس ایک سی ہی علاوہ اسکی

ان انجیلون اور توریتونکی ترتیب کتب تواریخ کی موافق ہی کہ اونمین حضرت عیسیٰ ع

موسیٰ علیہ السلام کی حال بیان ہی کہ وہ فلانی جا گئی اور فلانی سی ایسا کیا اور ایسا کہا اور

اونکی ضمن میں اونکی اقوال ہی جا بجا ہین یہ نہین معلوم ہوتا کہ ان کتابونکا منشی و

مصنف خدا ہی ہماری کتابونمین جو طرز روضۃ الاحباب وغیرہ کی ہی ہی طرز انکی ہی علاوہ

اسکی کتاب پیدایش کی ۳۴ باب مین ہی کہ یعقوب کی بیٹی سی شخام نی زنا کیا

اور ۱۹ مین ہی کہ اونہ پیغمبر کی بیٹیان لوط سی ہمبستر ہوئین اور کتاب الحساب کی

۴ مین ہی کہ مین باپ دادون کی گناہونکو اونکی لڑکونسی مطالبہ کرتا ہون حالانکہ یہ

عدل کی خلاف ہی اور مناقض اسکی کتاب استثنا کی ۲۴ مین ہی کہ اولاد کی بدلی

باپ دادی نہ مارے جائین نہ باپ دادونکی بدلی اولاد قتل کیجائی ہر ایک اپنی گناہ کی سبب

مارا جاویگا اور اسی قول کی طرف قرآن مین اشارہ ہی کہ اَلَمْ یُنَبَّأْ بِمَا فِی صُحُفِ

مُوسَیٰ وَاِبْرَاهِیمَ الَّذِی وَفَّیٰ اَنْ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرَیٰ اور صحیفہ حزقیال

کی ۱۸ مین ہی کہ نہ بیٹا باپ کی عوض گرفتار ہوگا نہ باپ بیٹی کی عوض اور پیدایش کی

۶ مین ہی کہ خدا نی فرمایا مین آدمیکو بنانی سی پچھتاتا ہون حالانکہ وہان ندامت کا دخل نہین

نہین اسسے تو لازم آتا ہی کہ حق تعالی بی خرد ہو کہ مآل کار کو اندیشہ نہین کرتا ۔
وہ کلمہ ہی جس سے نصاری بہی احتراز کرتی ہین چنانچہ دلائل واقعیہ مین [illegible]
ہون کہ خدا نی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف کی آیتین توریت سے [illegible]
بعد ازان اٹھا لین تو لازم آوی کہ خدا اپنی فعل سے پچھتایا نعوذ بہ [illegible]
پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا نادم ہونا نصاری کی نزدیک بہی غیر ممکن ہی لیکن
یہ اعتراض نصاری کا بیجا ہی کیونکہ مسلمان یہ نہین کہتی کہ خدا نی وہ آیتین اٹھا لین بلکہ
یہ کہتی ہین کہ یہود و نصاری نی نکال ڈالین اگر کوئی کہی کہ خدا نی کیون نکالنی دین کیا
وہ مفسدونکی ہلاک کرنی پر قادر نہتا کہین ہم بیشک قادر تہا لیکن باتفاق جزا
اعمال کی قیامت پر موقوف ہی اور جب نصرانیونکی نزدیک خدا کی ندامت کا
ہونا کفر و گناہ ہوا تو انکو ضرور ہوا کہ توریت کی مثال کہ انکو محرف کہین اب
انجیل کا حال سنو سینٹ متی نی ۲۷ باب مین لکھا ہی کہ رمیاہ نبی خبر دی تہی
کہ اوسکی قیمت مین تیس درم لیی اور کمہار کی کہیت کی قیمت مین دی سو اسکا
نام و نشان صحیفہ ارمیا مین نہین نہ اصل مین نہ ترجمہ مین اور پادری اسکی جواب مین
کہتی ہین کہ کاتب کی خطا ہی سو یہ محض جہالت ہی اور غلطی کہ عقل سے بعید ہی کہ لاکہون
آدمی اٹہارہ سو برس تک کاتب کی غلطی پر اتفاق کرتی چلی آوین باوجودیکہ شرعی
کتابونکی تصحیح مین رات دن غرق رہتی ہون اور انجیل متی کا جو اصل ہی درست انجیلونکی
عمدہ ہی جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورونکا کیا اعتبار ہی اسیطرح کاتبونکی غلطی سی
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام بہی انجیل و توریت سی نکل گیا ہوگا اور انجیل
یوحنا کی ۲ باب مین ہی کہ عیسی نی پانی کو معجزے سی شراب بنا دیا اور باقی تینون انجیلونمین نہ ذکر ہی

[illegible] یوحنا سچا ہی تو ان تینون کی سوجھی ترک کیا ہی سی وشنوسی مان اٹھہ جاتی ہی
[illegible] ان لوگون نی فرائض اور بعضی اخبار آیندہ چھوڑ دیی ہون دیکھو قرآن مین
[illegible] مرقوم ہین کہ بعضی سورتی یا بعضی احوال بعضی مصحفون مین ہون اور بعضون مین نہون
اور یوحنا کی ۱۳ مین ہی کہ مسیح نی اپنی شاگردونکی پانو دہوئی اور اپنی انگلی سی پونچہی اور
تینون مین نہین اور متی کی ۱ مین ہی کہ یوسف جو مریم کا شوہر تھا یعقوب کا بیٹا تہا
اور یعقوب متّان کا اور متّان الیعازر کا اور لوقا کی ۳ مین ہی کہ مسیح بیٹا یوسف کا
تہا وہ بیٹا ہلی کا وہ بیٹا متّات کا وہ بیٹا لوی کا اور متی کی ۱۶ مین ہی کہ مسیح نی فرمایا
کہ ان مین سی جو یہان کہڑی ہین بعضی ہین جو موت کا مزہ جب تک ابن آدم کو اپنی
بادشاہت مین آیا نہ دیکہہ لین نہ چکہینگی لیکن وہ سبکی سب مرگئی اور اٹھارہ سو
برس گذر گئی حضرت عیسیٰ اپنی سلطنت و بادشاہی مین نہ آئی اور مرقس و لوقا نی
لکہا ہی کہ عیسیٰ بعد مرنی کی گیارہونکو دکہائی دیا اور قرنتیہ مین ہی کہ بارہونکو
دکہائی دیا اور مرقس نی لکہا ہی کہ سولی دینی کیوقت لوگ عیسیٰ کی پاس شراب
لی گئی تا کہ وہ پئی لیکن اوسنی نہ لی اور تینون نی لکہا ہی کہ سرکہ لی گئی اور یوحنا کی ا
مین ہی کہ یحیی نی عیسیٰ کو اپنی پاس آتی دیکہا اور کہا دیکہو خدا کا برہ جو جہان کی
گناہ اوٹہاتا ہی یہ ہی وہ جسکی حق مین مینی کہا کہ ایک مرد میری پیچہی آتا ہی اور وہ مجہ
بہتر ہی اور یحیی نی گواہی دی کہ مینی روح کو جیسی کبوتر آسمان سی اوترتی دیکہا اور وہ
اوسپر ٹہری اور مین اوسی نہ جانتا تہا پر جسنی مجہی بہیجا کہ پانی سی اصطباغ دون اوسنی
مجہی کہا جسپر تو دیکہی کہ روح اتری اور ٹہری وہ ہی وہ جو روح قدس سی اصطباغ
دیتا ہی سو مینی دیکہا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہی اور متی کی ۳ مین ہی کہ عیسیٰ

اردنکی کناری پر یحیی کی پاس آیا تا کہ اوس سی اصطباغ پاوی تو یحیی نی ا[illegible]
کہا کہ مین تجہسی اصطباغ پانیکا محتاج ہون اور تو میری پاس آیا ہی تب عیسیٰ [illegible]
مین اوسی کہا کہ اب اجازت دی کیونکہ ہمین یون مناسب ہی کہ ثواب [illegible]
کامونکو پورا کرین تب اوسنی اوسی اجازت دی اور عیسیٰ جب اصطباغ پاکی فی
الفور پانی سی نکل کر اوپر آیا کہ ناگاہ اوسپر آسمان کی دروازی کہل گئی اور اوسنی
خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتی اور اپنی اوپر آتی دیکہا اور دیکہا ایک آسمان سی ایک آواز
آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہی اور اوسیکی ۱۱ مین ہی کہ یحیی نی قیدخانہ مین سی اپنی دو
شاگرد مسیح کی پاس بہیجکر اوس سی پوچہا کیا آیا وہ جو آنی والا تہا تو ہی یا ہم دوسری
کی راہ تکین اور مرقس نی نہ اس کا ذکر کیا ہی نہ یحیی کی ونو نہا تو نکا اور نہ اصطباغ
سی منع کرنیکا نہ شاگردونکی ساطت سی خبر منگانیکا سو یہان سی تینون انجیلون کا
اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ یوحنا نی ثابت کیا کہ یحیی ع نی مسیح کو بیشک پہچان لیا
اور متی کی قولونمین تناقض ہی کیونکہ اوسکی پہلی قول سی معلوم ہوتا ہی کہ یحیی ع
نی عیسیٰ ع کو پہچانا اسواسطی کہ اگر نہ پہچانتا تو یہ کیون کہتا مین تیری اصطباغ کا محتاج
ہون اور دوسری قول سی صاف ظاہر ہی کہ نہ پہچانا تہا اسواسطی کہ اگر پہچانا ہوتا
تو شاگردونکو نہ بہیجتا اور سوا اسکی یوحنا نی آسمانکی دروازی کہل جانیکا ذکر اور
آسمانسی آواز آنیکا حال کچہہ نہین لکہا اور متی لکہتا ہی کہ عیسیٰ ع اصطباغ کی بعد فی الفور
پانی سی نکل آیا اور دیکہا ایک آسمان سی آواز آئی کہ یہ میرا بیٹا ہی بہلا اب ہم سنو تو اگر
یہ آواز آئی ہوتی تو یحیی ع جو وہان موجود تہی ضرور اوس آواز کو سنتی اور سنکر
پہچانتی کہ مسیح ابن اللہ یہی ہی اور اگر پہچانتی تو پہر کاہیکو شاگرد بہیجتی اور جب بہیجی تو

[illegible]

معلوم [illegible] آ... نہ آئی تھی اور یہان سی یہ بھی نکلتا ہی کہ پیشتر سی عیسیٰ کو کچھ [illegible] تھا بعد
[illegible] آسمان کی دروازی کہلی سب کچھ انہون نی دیکھہ لیا اور یہ شان [illegible]
[illegible] کو اور یہ بھی نکلتا ہی کہ مسیح پیشتر سی روح القدس نہ تھی بعد [illegible]
ملی ہوئی اور یوحنا کی ۸ مین ہی کہ مسیح نی فریسیون سی فرمایا کہ میری بیٹی ہونی پر دو گواہ ہین
مین اور میرا باپ جسنی مجھی بھیجا ہی اور دو مردونکی گواہی تمھاری شرع مین صحیح ہی
یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر یحییٰ ع نی عیسیٰ ع کی بیٹی ہونی پر گواہی دی ہوتی تو وہ ضرور
کہتی کہ میری دو گواہ ہین ایک خدا ایک یحییٰ اور انکو گواہ نہ بنانی ہوسطی کہ وہ مدعی تھی اور
مدعی کی بات دعوی کہلاتی ہی باتفاق اور اپنی گواہی اپنی اوپر درست نہین چنانچہ
یہودیون نی بھی یہی کہا تھا اور علاوہ اسکی اس قول مین خدا کو مرد ٹھہرایا ہی اور یہانسی
یہ نکلتا ہی کہ عیسیٰ و خدا دونو ایک چیز نہ تھی اور متی نی ۲۷ اور مرقس نی ۱۵ مین
لکھا ہی کہ عیسیٰ کی ساتھہ دو چور صلیب پر کہینچی گئی سو وہ دونو بھی اوسی ملامت کرتی
تھی اور لوقا نی ۲۳ مین اس بات سی انکار کیا اور کہا ایک نی ملامت کی اور دوسری
نی تعریف سو عیسیٰ نی تعریف کرنیوالی سی کہا کہ آج تو میری ساتھہ فردوس مین ہوگا
پس لوقا نی متی و مرقس کو جھٹلایا اور سوا اسکی یہان سی تو یہ ثابت ہوا کہ عیسیٰ ع
جسدن موئی اوسی دن بہشت مین جا رہی اور نصاری بالاجماع کہتی ہین کہ عیسیٰ ع
مر کر جہنم مین گیا ہماری نجات کیواسطی اور تیسری دن مردون مین سی اوٹھا اور آسمان پر
چڑہ کر خدا کی داہنی بیٹھا اور انکی سوا اور بہت اختلافات ہین کہ بعضی انمین سی ہمنی
صولة الضیغم مین لکھی ہین اور قرآن کو حقتعالی نی آج تک بی محفوظ رکھا کہ وانا له لحافظو
ن کر نہ یہود و نصاری و فلاسفہ وغیرہم ہمیشہ تغییر و تبدیل کی درپی رہی لیکن حرف مین

[illegible] سچا اور بڑا معجزہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو آج تک
ہی کہ باواز بلند فرماتا ہی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا
مِنْ مِثْلِہٖ یعنی ای عرب کی فصیحو اگر قرآن کی کلام اللہ ہونیمین تمہین شک
ہو تو مین تمہین تابی دیتا ہون تم جیتا باندہ کر خوب سی محنت کرکی اسکی مانند ایک
پر مستعد ہو جب بہتی کچہ نہ بن سکی گا آپہی تمہارا [illegible]
کہ یہ کلام خدا کا ہی کیونکہ اگر آدمی کا ہوتا تو تم بہی اسکی مانند کہہ سکتی

فصل

ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر کسی نبی نی نہ دی اور مسیح کی [illegible] کی
زمانہ سی ہوتی آئی کہتا ہون کہ اثبات نبوت مین ضرور نہین کہ اگلا پیغمبر خبر دیوی
والا معجزہ دکہانا ضرور نہو گا دوسرا جواب موسیٰ کی بعد بہت سی پیغمبر
جیسی داؤد و اشعیا و حزقیال و دانیال و صموئیل و ناتان و ارمیا و زکریا وغیرہ
اور توریت مین انکی خبر نہین اور عیسیٰ کا نام بہی تصریح نہین اسی سبب سی یہہ
لازم نہین ہی اس سی ثابت ہوا کہ پہلی پیغمبر کی خبر اگلی پیغمبر کی کتاب مین ہونا ضرور نہین
بلکہ جائز ہی کہ ہوا اور جائز ہی کہ نہو اسی سبب سی بعضی پیغمبرونکی خبر بعضی کتابونمین تہی
چنانچہ ایلیاع کی صراحتاً اور عیسیٰ کی ضمناً و کنایۃً اور بہتون کی نہین مگر محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خبر اگلی کتابونمین بتصریح و بکنایہ مسطور تہی لیکن محرفون نی تصریح نام کو بہا ڈالا
اور بعد تحریف کی بہی اب تک سیکڑون اشارتین اور بشارتین باقی ہین سو مشتی
نمونہ از خرواری بیان کرتا ہون مین سنو مکتوب یہود کی ۱۴ آئین ہی کہ اخنوخ یعنی
ادریس نی جو ساتہا بیٹا آدم کا ہی فرمایا کہ خدا آویگا ہزارون فرشتونکی ساتہ تب
آپ سبہون پر حکم کریگا اور منافقونکو زجر و توبیخ کریگا سبب اعمال نفاق کی اور خطا کا ہونکی

بسبب تو الوہیت کی نہی کہنا ہونمین منصوص علیہ اس قول کا چاہیی کہ تیغ زن و قہرمان
و موبخ و مہدد ہو اور حضرت عیسیٰ مین یہ کوئی صفتین نتہین اسواسطی کہ وہ زہاد و فقرا کی
[illegible] ظاہر ہوئی اور کسی پر زجر و توبیخ نکرتی تہی پس نصاری کہ اس قول کو عیسیٰ
کی خدا ہونی پر دال سمجہتی ہین صاف غلطی کرتی ہین ہان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم کی ذات مقدس مین یہ صفتین جو مذکور ہوئین موجود تہین اور نبی الملاحم آپ کا
خطاب تہا و قد قال عم انا رسول اللہ بالسیف اور قول اوسکا خدا آویگا اس
عبارت مین مضاف محذوف ہی یعنی فرستادہ خدا کا یا جلال خدا کا اور حذف
کرنا مضاف کا جس جگہہ قرینہ موجود ہو سب زبانونمین شائع و ذائع ہی علی الخصوص
خدا کی کلام مین چنانچہ قرآن شریف مین بہی ہی وکاین من قریۃ عتت عن امر ربہا یعنی
اہل قریۃ فاتہم اللہ یعنی عذابہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول ای
من اثر حافر فرس الرسول اور فرشتو نسی مراد بدر کی فرشتی ہین اور اگر نصاری
اس قول کو عیسیٰ کی خدائی پر دلیل لاتی ہین تو چاہیی کہ سلف سی لیکر آج تک جس
پیغمبر سی توبیخ و تہدید واقع ہوئی ہو اوسی خدا کہنا شروع کرین کوئی کیون نہو
اور استثنا کی ۳۳ مین ہی کہ خدا سینا سی آیا اور سعیر سی طلوع ہوا اور فاران
کی پہاڑ سی ونیر چمکا یعنی طور پر موسیٰ کی واسطی نور اوترا اور سیکڑون پیغمبر اوسکا
اتباع کرینگی اور سعیر شام مین ایک پہاڑ ہی اسمین اشارہ ہی کہ عیسیٰ پر انجیل
اوتریگی اور نئی حکم جاری ہونگی اور فاران مکہ کا پہاڑ ہی یعنی وہان محمد صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم پر وحی و قرآن نازل ہوگا اور نئی حکم نافذ ہونگی پیدائش کی
۲۱ مین ہی کہ اسمعیل دشت فاران مین رہا کرتا تہا پس یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ور خدا کی آنی سی مراد یہ ہی کہ اوسکا جا[illegible]

اورنامہ وپیغام اورنامہ بر وپیغامبر اوسکی ان تین مکانونمین

بسبب ظہور قرینہ کی حذف کیا گیا والا لازم آوی کہ شہر سینا کا پیغام

پیغمبر اور کوہ فاران کا پیغمبر تینو خدا ہون اسواسطی کہ ان تینو مکانونمین پیغمبر یعنی موسیٰ

عیسیٰ ومحمد صلی اللہ علیہم اجمعین ظاہر ہوئی ہین آپ خدا نہین ظاہر ہوا اور دلیل اٹھائیسوی

امین ہی کہ خدا نی ابراہیم سی فرمایا ولیشمعل شمعتیخا هنه برکتی اوتو وهفریتی

اوتو وهربیتی اوتو بماد ماد شنیم عسر نسیئیم یولید ونتتیو لگوی گدول

یعنی لیکن اسمعیل کیواسطی تیری بات سنی ہان مین نی کت دونگا دست اور برومند

کرونگا بہت اور افزایش دونگا بہت بوسیلہ ماد ماد کی اور اوس سی بارہ رئیس

وبادشاہ پیدا ہونگی اور مین اوسکی بری امت بناونگا نصاری کہتی ہین بارہ بادشاہ

بارہ بیٹی اسمعیل کی مقصود ہین ولیکن یہ باطل ہی کیونکہ وہ بادشاہ نہین ہوئی اور او

نی ملک وسلطنت کا دعوی نہین کیا اور حق یہ ہی کہ ماد ماد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و

سلم کا نام ہی اور بارہ رئیس دوازدہ امام ہین اور اسمعیل ع کی نسل سی زمان سابق

مین کوئی نبی نہوا سو وفای عہد کیواسطی آخر کی زمانی مین حقتعالی نی اسمعیل کی

سپوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا جسکی امت ایسی بڑہی کہ شمار سی افزون

ہوئی پس بحکم وعدہ سابقہ کی بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمعیل ع کو ا

دی اور ظاہر ہی کہ کوئی امت عظیم سوای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمعیل

سی منسوب نہین ہوئی اور دلائل وافیہ کا مؤلف لکھتا ہی کہ مسلمان بماد ماد کو محمد صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جانتی ہین اسواسطیکہ دونو لفظ ابجد کی حساب سی عدد مین

[illegible] لیکن یہ بات غلط ہی کیونکہ بی علیحدہ کلمہ ہی اور حرف جر کا ہی اور ماد بمعنی
[illegible] کی ہی اور دوسرا ماد تاکید ہی انتہی کہتا ہون مین عدد کا موافق ہونا ضرور
[illegible] ر ماد ماد بی ہمیت ہم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نہین کہتی بلکہ صرف
ماد ماد اونکا نام ہی چنانچہ روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ مین اور امامیہ اثنا عشریہ
کی کتابونمین مسطور ہی اور بی حرف جر کا ہی اور لغت عبرانیمین جو ماد ماد بمعنی کثیر
یا اشد الکثیر کی ہی سو علمیت کو مضر نہین اکثر عربیون اور عجمیونکا کثیر و ابن کثیر و عظیم
و یزید و ملا مزید و افرود خان و شیخ بڑی نام ہوتا ہی اسیطرح ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بہی توریت مین ماد ماد کہا اور وجہ ماد ماد کہنی کی یہ ہی کہ وہ
اسمعیل ع کی افزایش کی باعث ہوئی اور اگرچہ اونکا نام اور بہی ہی لیکن یہ نام اس مقام
مین مناسب تر ہی اور ماد ماد و محمد اگرچہ لفظ و عدد و معنی مین متحد نہین لیکن تینو باتونمین
قریب قریب ہین پہلی میم دال و سیمین ہی سو میم دال اسمین و سکی عدد نوی ہین تو اسکی
بانوی و سکی معنی بہت زیادہ ہین تو اسکی معنی اچہا ستہرا اگر دوسرا ماد اوسمین
تاکید و سطی ہی تو محمد کا لفظ بہی باب تفعیل سی ہی جسکا خاصہ مبالغہ و تکثیر ہی اور
اگر تفحص کیا جائی تو عربی و عبری زبان کی اکثر الفاظ مین تقارب پایا جائی جیسی
ادریس و درس و یعقوب و عقب و یوسف و یوسف و نوح و نوحہ و یشمعل و
اسمعیل و سلیمان و سلامت و شمعتیخا و سمعتک و ہنہ و ہا انا و برکتی و اابارک
و شنیم عشر و اثنا عشر و تولید و یولد و نابی و نبی و ابلوہیم و اللہ و عل و علی و یوم
و امر و یر و یری و آرض و ارض و غیر ذلک پس و نہین کہ اسی قسم سی ماد ماد و
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوا اور بالفرض اگر دو نو لفظونمین کسیطرح کا تقارب نہو

تو بھی نقصان نہین جسطرح بقول تمہاری ای نصرانیو عیسیٰ کا نام عبرانیمین عمنوایل تھا
اوسیطرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ماد ماد تھا اور استثنا کی
مین ہی کہ مین بنی اسرائیل کیواسطی ونکی بھائیونسی تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا
اپنا کلام اوسکی مونہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوسی فرماؤنگا وہ اونسی کہیگا اور جو
کوئی اوس نبی کا حکم نہ سنیگا قوم سی کاٹ ڈالا جاویگا اور یہین وہ سی انتقام لونگا
انتہی کہتا ہون یہ خبر اعمال الحواریین کی ۳ مین بھی اور بنی اسرائیل کی بھائیونمین سی
یعنی بنی اسمعیل سی کوئی نبی سوای ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدا نہین
ہوا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ کی مانند آدمی تھی وہ نہین کسی مانند شرائع
کی ناسخ تھی اور دونو کی شرع جبر و انتقام مین موافق ہی اور حضرت عیسیٰ تو خود بنی اسرائیل
سی تھی ہی اسرائیل کی بھائیونسی اور نصرانیونکو چاہیی کہ اس خبر کو ہرگز حضرت عیسیٰ
کی خبر نجانین کیونکہ موسیٰ نی فرمایا کہ میری مانند پیغمبر قائم ہوگا اور حضرت عیسیٰ نصاری
کی نزدیک پیغمبر نتھی بلکہ ابن اللہ تھی اور موسیٰ کی مانند نتھی بلکہ موسیٰ کی خداوند تھی
اگر کوئی نصرانی انصاف کی آنکھین موند کر کہی کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ہم کہین یون ہی سہی
لیکن عیسیٰ کا پیغمبر ہونا اور موسیٰ کی مانند ہونا ثابت ہوگا سو یہ ہماری مذہب کی موافق
ہی اور نصاری کی مخالف اور قول اوسکا حکم نسنیگا مراد یہ ہی کہ وہ نیا حکم لاویگا
جو توریت مین نہین اس سببسی لوگ اوسکی ماننی مین ہچکچاوینگی سو حقتعالی فرماتا ہی کہ جو
کوئی نیا حکم جانکر اوسکی کہنی پر عمل نکریگا کاٹا جائیگا اور اوسسی انتقام لیا جاویگا اور
عیسیٰ نی کوئی حکم تو لائی تھی لیکن انکی شریعت انتقامی جبری نتھی اور بالفرض اگر نبی
موعود اسلیت کی عیسیٰ ہون تو جو نصرانی یہودی ہو جاوی اوسپر قتل واجب ہوا وہ جو نکر

[illegible] نا اونپر رجم لازم ہوا اسو اسطیلہ حقتعالی فرماتا ہی جو اوس نبی کا حکم نمانیگا سزا
پاویگا حالانکہ حضرت عیسی علیہ السلام نی یہودی بیاہی سی اور زنا سی منع کیا ہی لیکن نصرانی یہودی
ہو جاتی ہین اور زنا بہی کرتی ہین اور نہ حد اونپر پہنچتی ہی نہ واجب ہوتی ہی اور
محمدی دین مین جو کوئی بعضی [illegible] ہوتا ہی واجب القتل ہوجاتا ہی پس ثابت
ہوا کہ یہی موعود اس آیت کی تفسیر ہین اور استثنا کی ۳۲ مین ہے کہ بنی اسرائیل نی مجہی
[illegible] سبب سی جو خدا نہین غیرت دلائی سو مین بہی ونکی غیر لوگونسی ونکو غیرت
دلاونگا و غیر قوم جو نافہم ہین یعنی وونہون نی بت پوج کر مجہی غیرت دلائی سو مین
بہی انکو محمدی امت سی غیرت دلاونگا کیونکہ اونہون نی میری غیر کو جو نافہم تہا
بزرگ بنایا سو مین بہی ونکی غیر ونکو جو نافہم ہین بزرگ بناونگا اونہون نی میری لونڈون
غلامون مخلوق کو انکو میری برابر ٹہرایا سو مین بہی لونڈی بچہ انکو اونکی برابر بناونگا سو ویسا ہی کیا
ہو الذی بعث فی الامیین رسولا اور حقتعالی نی قرآن مین بہی خبر دی ہی کہ ہمنی ان
ٹہی امی نبی کا ذکر توریت مین لکہا ہی کہ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی
یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل اور غیر قوم یونانی نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکا عقل و شعور مشہور ہی اور تفصیل اس قول کی صولۃ الضیغم مین مسطور ہی اور زبور
کی ۳۷ مین ہی کہ وہ جو خدا کی طالب ہین اور فقرا سو زمین کی وارث ہونگی اور بدکار کاٹ
ڈالیجائینگی سو یہ دونو امر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی واقع ہوئی اور الفقر
فخری آپ کا مقولہ تہا اور قرآن شریف مین ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد
الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون اور ۴۵ مین ہی کہ تو حسن مین بنی آدم سی
کہین زیادہ ہی تیری ہونٹون مین نعمت بتائی گئی اس لیی خدا نی تجہکو ابد تک مبارک کیا ہی

پہلوان تو جاہ و جلال سی اپنی تلوار حمائل کرکی اپنی ران پر لٹکا کلمہ حق اور [illegible]
ہو تیرا دست راست ہیبت ناک کام کریگا تیری تیر تیز ہین امتین تیری تحت فرما
ہونگی ہل گرینگی پھر فرماتا ہی تیری اجداد کی عوض تجھی لڑکی ہی جائینگی کہ تو ساری زمین پر
اونکو امرا کریگا انتہی کہتا ہون یہ قول عربی زبور کی ۴۵ مین ہی اور بجای پہلوان کی
جبار کا لفظ اوسمین ہی اور صاف ہی اسکا کہ حضرت پہلوان تہی نہ جبار نہ جاہ و جلال
رکہتی تہی تلوار نہ ظاہر ہوا اونسی کوئی ہیبت ناک کام اور نہ تیر ہی رکہتی تہی اور ہمارے
ہان تیراندازی مسنون ہی کہ اسمعیل ع کی سنت ہی چلی آتی ہی اور امتین بہی عیسی ع کی مطیع
نہوئین مگر تہوڑی لوگ اور عیسی ع کوئی جد صحیح نہی ہی کیونکہ ہی اجداد فاسد جنکی اعتبار سی
وہ ابن داؤد کہلاتی ہین سو سب بنی اسرائیل تہی کہ سلاطین و انبیا اونمین ہوتی
چلی آئی اور لڑکی بہی نہ رکہتی تہی باپ دادونکی عوض میسر ہوتی پس ثابت ہوا کہ یہ خبر
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی کہ اونکی اجداد حقیقی سالہای دراز
نبوت و سلطنت سی محروم رہی سو اسکی عوض مین اونکی اولاد کو ولایت و سلطنت ملی اور
امام مہدی ع پر یہ دونو تمام ہونگی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی تہی کہ
رکانہ پہلوانکو آپ نی پٹک دیا اور ایسی حسین تہی کہ جابر بن سمرہ رض نی کہا ہو احسن من القمر
اور ۷۲ مین ہی کہ وہ میری بندونمین صداقت سی حکم کریگا محتاجونکو بچاویگا ظالمونکو
ٹکڑی کریگا جب تک چاند سورج باقی رہین گی ساری پشتونکی لوگ اوس سی ڈرا
کرینگی وہ باران کی مانند کاٹی ہوئی گہاس پر نازل ہوگا اور مینہ کیطرح زمین کو
سیراب کریگا اوسکی عصر مین جب تک چاند باقی رہیگا راستبازی پہیلین گی اور سلامتی کامل
ہوگی سمندر سی سمندر تک اور نہرون سی انتہائی زمین تک اوسکا حکم ہوگا بیابان کی

یعنی اوسکی عظیم الشان بیٹے اور اوسکے دشمن خاک چاٹینگے ترسیس او جزیرون کے
بادشاہ تحفے لاوینگے تمام قبائل اوسکی خدمت کرینگے کیونکہ وہ شکستہ دلونسی نرمی
کریگا او محتاجونکی جان بچاویگا اوسپر ہمیشہ درود بہیجینگے ہر روز اوسکے مبارکباد
دینگے ایک مٹھی بہر گیہون ہونگی اوس زمین مین جو پہاڑون کی چوٹیون پر ہی اونکی
حالت لبنان کیطرح جہومینگی اور شہر کی لوگ سبزہ زار کی مانند پہیلینگی اوسکا
نام ہمیشہ باقی رہیگا جب تک آفتاب رہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اوسکے
باعث مبارک ہونگی ہماری قوم اوسی مبارک کہینگی انتہی کہتا ہون کہ یہ خبر ہماری حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کیونکہ وہ ایسی صادق تہی کہ قبل از نبوت عرب اونکو امین
کہتی تہی اور عیسیٰ نی بہی اونکو روح الصدق کہا اور قرآن اونکی شان مین فرماتا ہی
الَّذِی جَاۗءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اور تا قیامت لوگ اونہین سی ڈرتی ہین
جنکی شرع تیغ زن ہی اور قاطع انطالین ہوا اونکی کسی نبی کو یہ دین اتم و غلبہ دیا گیا
چارون طرف ہماری ہی سید کا دین پہیلا اعراب اور بدوی اور پہاڑی اونکی تعظیم
کرتی ہین اور اونکا بدخواہ ہلاک ہوا تہی حبش کا نصرانی بادشاہ اوسکی سامنی مسلمان ہوا
ہرقل روم کا مالک اوسکے نبوت کا مقر ہوا عظیم الشان بادشاہونکو اوسکے نامہ
گئی ایران توران روم و شام و ہند و سند وغیرہ سب اوسکے اور اوسکے
مطیعون کے ہاتہہ فتح ہوئی ساری امتون نے اوسکی خدمت کی اوسپر ہمیشہ صلوۃ کہی جاتی ہی
اوسکے واسطے پانچ وقت دعا کی جاتی ہی ایک مٹھی بہر گیہونکی دانہ تہی عرب کی پہاڑون پر
کہ احد و ابو قبیس و عرفات و جبل حرا و جبل ثور و قیقعان وغیرہ ہین سو برکات الہی
سی اونکی تعداد ہاتہون بڑہی اور کوسون پہیلا اور مکہ کی زمین پہاڑ و بنی گہری ہی چنانچہ صلوۃ الصنیعم

مین تفصیل مسطور ہی اور ۹۱ مین ہی کہ وہ جو حق تعالی کی پردہ تلی سکونت کرتا ہی
والی کی سایہ تلی رہیگا وہ خدا سی کہتا ہی تو وہ میرا مددگار و مامن ہی میرا خدا جسپر میرا
ہی کیونکہ وہ مجھی صیادونکی پہندی سی اور مہلک وبا سی نجات دیگا وہ تجھی اپنی بال و پر تلی ڈ
بیخطر رکھیگا توراتکی ہیبت سی نڈر رہیگا اور نہ اوس تیر سی جو دنکو اڑتا ہی اور نہ اوس
مری سی جو اندھیری مین آتی ہی اور نہ دوپہر کی شیطان سی تیری بائین ہاتھ ہزارون
گرجائینگی اور تیری داہنی دس ہزار اور یہ مصیبت تجھہ نزدیک نہوگی فقط تو اپنی آنکھوسی
دیکھا کریگا اور شریرونکی سزا دیکھیگا کیونکہ تونی خدا کو اپنا ملجا کیا تجھہ پر کوئی شر
نہ آویگا اور نہ کوئی گزند وبا کیونکہ وہ اپنی فرشتونکو حکم کریگا کہ تیری نگہبانی کرین
وہ تجھی اپنی ہاتھون پر اوٹھا لین کہ تا نہو کہ تیری پانو کسی پتھر پر لگین تو شیر اور اژدہی کو
لتاڑیگا اور اسلیے اوسنی مجھسی دل لگایا مین اوسی نجات دونگا اور بلند کرونگا کہ اوسنی
میرا نام پہچانا وہ مجھسی دعا مانگیگا اور مین قبول کرونگا مین اوسکے ساتھہ ہونگا مین اوسی
چھڑاونگا اور معزز و ممجد کرونگا انتہی ملخصا کہتا ہون مین یہ خبر عیسیٰ کی نہین ہوسکتی کیونکہ
وہ تو نصرانیونکی نزدیک خدا تھی اور مجد و جلال مین اوسکی مشابہ تھی پھر کاہیکو اوسنی
توکل کرتی اور کاہیکو فتونسی بھاگ کر اوسکی سایہ تلی چھپتی اور اگر ہم مان لین کہ اوہنین کی
خبر ہی تو اونکا بندہ ہونا ثابت ہوجاویگا ولیکن قول اوسکا صیادونکی پہندی سی تا آخر
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تھی کیونکہ عیسیٰ بزعم
نصاری کی مقتول ہوئی اور دشمنونکی جال سی نہین نجات نملی اور ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی اپنی دشمنون پر غلبہ پایا سحر و زہر و تیغ نی اونپر اثر نہ کیا وہ خدا کی سایہ مین
جب تک ہی بیخطر رہی اور اگر ہم تسلیم کرین کہ یہ خبر عیسیٰ کی ہی تو ثابت ہوجاویگا کہ ہو دینی

نی [illegible] ارادہ کیا لیکن وہ مقتول نہوئی خدا نی اونہین ہلاکت سی نجات دی تھی مَا قَتَلُوہُ
[illegible] وَمَا صَلَبُوہُ وَلٰکِن شُبِّہَ لَہُم اور قول اوسکا تورات کی ہیبت سی تا آخر اسکی
[illegible] نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی معوذتین مین خطاب کیا کیونکہ کافرون
نی آپ پر سحر کیا تہا سو یہ دونو سورے بہیجکر خدا نی اونہین نجات دی اور قول اوسکا
ہزارون گر جائینگی یہ خبر جہاد کی ہی کہ عیسیٰ پر کسی ڈہب سی صادق نہین آسکتے
اور قول اوسکا فرشتونکو حکم کریگا اسیکے موافق قرآن مین ہی وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ اور بتواتر ثابت ہی کہ بدر کی دن ہزارون فرشتی آپ کی ساتہہ
ہو کر لڑنی اور عیسیٰ کی مدد کو اگر فرشتی اوترتی تو وہ قتل نہونی پاتی اور شیطان
نی عیسیٰ سی کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپ کو پہاڑ پر سی نیچی گرا دی کیونکہ اوسکی
فرشتی تجہی ہاتہون پر اوٹہالین کی تیرا پانو پتہر پر نہ لگنی پاویگا لیکن عیسیٰ نگری اور ریر
اور اژدہی سی مراد سرکش وموذی ہین کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی اونہین پامال کیا اور قول اوسکا دعا مانگیگا اسمین اشارہ ہی کہ وہ میرا دست نگر
ومحتاج ہوگا اور بندہ ہوگا سو حضرت عیسیٰ نی دعا مانگی ہی یا نہین مانگی اگر نہین
مانگی تو یہ خبر اونپر صادق نہوگی پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہوگی وہو المطلوب
اور اگر مانگی تو وہ محتاج اور بندہ خدا کی ہونگی وہو المطلوب ولیکن یہ خبر زبور کی
اونپر اسواسطی صادق نہوگی کہ انہون نی جہاد نہین کیا اور انجیل مین ہی کہ
عیسیٰ نی اپنی شب گرفتاری مین نجات کی دعا مانگی تہی لیکن باوجود اسکی کہتی ہین
کہ وہ مقتول ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ اونکی دعا قبول نہوئی اور قول اوسکا مین
اوسی چہڑاؤنگا یہ بہی عیسیٰ پر صادق نہین کیونکہ خدا نی اونہین نہ چہڑایا یہان تک کہ قتل ہوئی

اور رسول اوسکا محمد وسے معزز کرونگا یعنی محمد بناؤنگا اور ۱۳ مین ہی کہ ای بابل
بندہ ہی وہ جو تیری سلوک کا جو تو نی ہمسی کیا ہے انتقام لیوی اور تیری لڑکونکو پکڑ کر
اور صحیفہ شعیا کی ۱۳ مین ہی کہ ای بابل سن مینی اپنی بہادرونکو جو میری خداوندی ہیں
ہین بلایا ہی پہاڑونمین ایک قوم کی آواز ہی جیسی ایک بڑی لشکر کا شور ہے اونکی بہتونکی
ڈنٹی کی آواز ہی وہ ملک دور سی آتی ہین یعنی خدا آتا ہی اور اوسکے قہر کی ہتیار تو ساری
زمین کو ہلاک کری اب تم واویلا کرو کہ خدا کا دن نزدیک ہی وہ قادر کی طرف سے
وبا کی مانند آویگا سو ساری ہاتھ اوسکے نیچی ہو جاوینگی اور ہر ایک آدمی کا دل گداز ہو جاویگا
اور اونکی چہری شعلی کی طرح ہونگی مین ظالمونکا غرور ڈھاؤنگا اور ایک کو جو کہی سونی سے
زیادہ گران بہا کرونگا بابل جو مملکتونکی حشمت ہی سدوم و عامورا کی مانند ہو جاویگا جنکو
خدا نی الٹ دیا وہ پشت در پشت ویران ہیگا وہان عرب لوگ ہرگز خیمی استادہ نکرینگی
اسکا وقت نزدیک پہونچا ہی اور شعیا کی ۲۱ مین ہی کہ خواب مین دو سوار نظر آئی ایک گدہی پر
دوسرا اونٹ پر سو ایک اونمین سی کہتا ہی بابل گر گیا گر گیا اور اوسکے تمام بت توڑی
گئی نبوت ہے ادوم و ساعیر مین نبوت ہی عرب و بنی قیدار مین اور ارمیا کی ۲۷ مین
کہ مینی سب زمین بخت نصر شاہ بابل کو دی سو وہ اور اوسکا بیٹا اور اوسکی بیٹی کا
بیٹا گروہونکو اپنا مطیع بناوینگی اوسوقت تک کہ اوسکی زمین کا عقاب آوی اور
گروہ بیشمار و ملوک بسیار اوس عقاب کی مطیع ہون اور ۵۰ مین ہی کہ صف باندہو
بابل پر ای کماندارو اور تیر اندازی کرو اوسپر لڑائی کی اور لوٹنی کی بڑی آوازیں کلدیو
زمین پر خدا کلدانیہ اور بابل پر تلوار رکھی گا اور بابل تا ابد آباد نہوگی بہت عظیم آخر مین
آگئی گی اونکی ہاتھ مین کمانین اور چھریان ہونگی اور وہ رحم نکرینگی دریا کا سا شور ہوگا وہ فرس کی

زمین وسعت کاملہ رکھینگی اور شہادت کی ۸ امین یوحنا کہتا ہی کہ مینی ایک
فرشتہ کو دیکھا کہ آسمان سی اوترا اوسکے ساتھہ سلطان عظیم ہی سو زمین اوسکی چہرہ کی
روشنی چمک اوٹھی اور اوسنے للکار کر کہا کہ مینی بابل کو جو بڑا شہر تہا ڈہا دیا سو سطیکہ
وہ بہت ہی خراب ہو گیا تہا سو اب کبہی وسمین چراغ نہ جلیگا اور سطیح کاہن نی نوشیروانکو
خبر دی کہ اذا ظہر التلاوۃ وبعث صاحب الہراوۃ وفاض وادی السماوۃ
وغاضت بحیرۃ ساوۃ وخمدت نیران فارس لم تکن بابل للفرس مقاما ولا
الشام لسطیح مناما سو ان ساتون خبرونمین تامل کیا چاہیی کیونکہ داؤد نی خبر دی کہ
بابل جو عراق کی شہرونمین سی ہی ایکدن ٹوٹیگا سو وہ اشعیا کی وقت تک ٹوٹا اسو سطی
اونہون نی بہی خبر دی کہ اوسکی ٹوٹنی کا دن آ پہنچا ہا اور ٹوٹ کر پہر آباد نہوگا اور وہ
حضرت ارمیا کی وقت تک بہی ٹوٹا بلکہ اونہین وقت مین شاہ بابل کا یوآقیم کو جو
بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا پکڑ لیگیا تب اونہون نی پکار کر کہا کہ اے بابل کی توڑنیوالکو
آونا لوگونکو معلوم ہو کہ انبیا کی خبر جہوٹی نہین وہ ضرور ٹوٹیگا لیکن حضرت عیسی کا
بہی وقت ہو گذرا اور آخر ایلی نبوت کا انقطاع بہی ہو گیا پر بابل ٹوٹا تب لوگونکو
شبہہ پڑا کہ یہ کیسی خبر تہی تب عیسی نی خواب مین یوحنا سی تا یا کہ انبیا کا قول جہوٹا نہوگا
ضرور وہ دن آنیوالا ہی اور یوحنا کی قول پر بہی جب چہہ سو برس عیسی قریب گذر گئی
تب سطیح کاہن نی نوشیروان کو جو فارس و بابل کا بادشاہ تہا خبر دی کہ اب
بابل کی ٹوٹنی کی نشانیان ظاہر ہوئی ہین کیونکہ فارس کا آتشکدہ بجہہ گیا اور سماوہ
ندی کہ سوکہی پڑی تہی جاری ہوئی اور ساوہ تالاب سوکہ گیا اور پیغمبر صاحب
عصا و صاحب تلاوت پیدا ہوا سو وہ مبعوث ہوگا اور تمام فارس مین اوسکا عمل ہوگا

اور بابل ٹوٹ جائیگا اور چودہ شخص تیری ولادسی اہی سلطنت کرینگے
پچہتر برس کے عرصے مین اون چودہونکی سلطنت ہو گئی اور ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کی چھٹے برس حضرت عمرؓ نی بابل وسیلوس ساباط وغیرہ
فتح کیا چنانچہ الفیہ وجام جہان نمای ناصریہ وغیرہ تواریخونمین مذکور ومسطور ہی پس
خبر سب انبیا کی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد مین صادق ہوئی
پس مبارک بندے وہی ہین کہ بزم ورزم مین اونپر درود وبرکت بہیجی جاتی ہین کہ
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور خاص بندے خدا کی بہی وہی ہین کہ
محمد کو عبد اللہ ورسولہ جانتی ہین اور حضرت عیسیٰ تو نصاری کی نزدیک بندہ تہین اور ہماری
نزدیک بندہ ہین لیکن اونکی عہد مین بابل ٹوٹا ایسی خبرین اونکی نہو نگین اور خدا کی بہادر بہی
ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکی امتو نکا اسد اللہ وسیف اللہ
خطاب ہی اور وہی خدا کی مظفر لشکر ہین کہ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ
ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور اونہین کی شان مین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ہی عرب کی
پہاڑونسی اونہین کی جہاد کا ڈنکا بلند ہوا وہ اوس مملکت سی آئی جو بنی اسرائیل
کے ملکونسی یعنی مصر وکنعان وبیت المقدس ودجلہ اردن وبیابان مواب وناصرہ
وغیرہ سی ظاہرًا وباطنًا دور ہی ظاہر مین تو اسواسطے کہ حجاز سی اوران شہرون سے
ہزارون کوس کا مفاصلہ ہی اور باطن مین اسواسطے کہ وہ لوگ اجنبی تہی اسرائیل کی
اولادسی نتہی سب ہاتہہ اوس سی نیچے ہوئی وہ سب پر غالب اور ہر ایک آدمی کا
دل اونکی عہد مین رعب وہیبت سی یا خدا کی ذوق وشوق سی گداز ہوا طالمو نکا غرور
ڈہایا گیا وہ بنی زرمغربی سی زیادہ عزیز وگران بہا ہوا بابل کی بتونکو اوسکی اتباع نی توڑا

بدوس سی آگی ... اونکی جہاد کا ڈنکا بلند ہو ... سکتا ... [illegible]

عقاب فی و سمین بود و باش بلکی منتخب اللغات اور برہان قاطع مین ہی کہ بابل اب
ویران ہی شتر سوار وہی ہین شترونکی افراط اوسیکی ملک مین ہی اور خرسوار عیسیٰ ہین
پیرواد وم مین عیسیٰ نبی ہوئی اور عرب وہ بنی قیدار یعنی بنی اسمعیل کی نبی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی وہ عقاب جسنی فارسیونکی زمین چہینی اور بابل کو فتح
کیا اور بہت بادشاہونکو مطیع بنایا محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور عیسیٰ
پر عقاب کا لفظ صادق نہین کیونکہ وہ شکاری پرندہ ہی کہ اپنی چنگل کے
زور سی کہاتا ہی اور عیسیٰ نی فارس پر عمل بہی نہین پایا اور کمانداراور تیرانداز محمد کی
لوگ ہین جنکی پیغمبر نی فرمایا ارمُوا بنی اسماعیل فان اباکم کان رامیًا اور فرمایا من
علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا اور کتاب پیدایش مین بہی ہی کہ اسمعیل تیرانداز تہا
اور صلاح الدین کی فوج تیراندازی ہی کی زور سی لاکہون فرنگیونکو شکست دیتی تہی
اور عربی گہوڑی سب سے مشہور ہین اور جہاد یونکی گہوڑون کی تعریف قرآن
مین مذکور ہے اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس
بہت گہوڑی تہی اور گہوڑی کی برابر آپ کسی چیز کو دوست نرکہتی تہی اور فرماتی
تہی الخیل معقود فی نواصیہا الخیر اور صاحب عصا وہی تہی جنہون نے
عاصیونکو زیر عصا کیا جنکی شمائل نبوی و مشاہدات وغیرہ مین مذکور ہی کہ ہمیشہ
عصا لیکر نکلتے تہی اور اسی لئے منبر پر عصا لیکر کہڑے ہونا جنکی شرع مین عصا رکہنا مستحب ہی جنکی عہد مین کہانت
تک علم موقوف ہوگئی اگر نصاری کہین کہ شاید بابلکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی آگی اور کسی پیغمبر نی توڑا ہو جسکی خبر اوسیکی ہوکہنمین اول تو کسی مورخ نصرانی
یا یہودی یا مسلم نی یہ لکہا نہین کہ بابل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پیشتر کسی نی توڑا دوسرے

ہی کہ اگر بالفرض وہ [illegible] موجب اخبار انبیا کی بہی آباد ہوتا لیکن وہ یوحنا کی
تک آباد تہا تب تو اوسنی فرمایا کہ یہ ویران ہوا جاتا ہی اور سطیح کی وقت تک بہی
آباد تہا پس ثابت ہوا کہ اول حبشی یا بلکو ویران کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نی اور اونکی ویران کرنیکی بعد پہر آج تک آباد ہوا پس تمام تعریفین جو بابلکی توڑنیوالی کی
شان مین لکہی ہین وہ نیر صادق آئین اور نبوت اونکی ثابت ہوگئی فاشہد ان محمدا عبد
اللہ ورسولہ اور یہان سی جہاد کی بہی تعریف اور حضرت عمرؓ کی بہی تعریف نکلتی ہی
اور اگر سوا اس خبر کی اور کوئی خبر اس مختصر مین نہ لکہی جائی تو مضائقہ نہین یہی تنہا کافی
ہی فانصف ولا تعسفا و سلیمان ع کی نسخہ التساحیح مین ہی کہ جاہی کہ میری بہائی کا
بیٹا اپنی باغ مین وال فرماوی اور اوسکی میوہ کہائی ای اورشلیم کی لڑکیو مین تمہین قسم دیکر
کہتا ہون کہ جب میری بہائی کی بیٹی کو پاؤ تو خبر دینا کہ مین اوسکو بہت دوست رکہتا تہا
میری بہائیکا بیٹا سرخ وسفید ہی اوسکی دونو ہاتہ مین ترسیس کا سونا بہرا ہوا ہی
انتہی کہتا ہو مین حضرت سلیمان ع نی آپکو اسرائیلی کہا اور اسرائیلیونکی بہائی اسماعیلی
ہین جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باپ دادی تہی اور باغ سی مراد ملک سلطنت
ہی اور اورشلیم کی لڑکیان اوسکی باشندی ہین اسمین اشارہ ہی کہ اورشلیم کی لوگ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور اونکی سلطنت کو دیکہینگی اور رنگ ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سرخ وسفید تہا اور ترسیس کی سونی سی مراد یہ ہی کہ فارس
کا ملک و مال اونکی ہاتہ آویگا پس یہ خبر عیسی ع کی نہین اور سلف کی کسی نصرانی نی اسی عیسی ع کی
خبر نہین کہا اور اگر وہ مقصود ہوتی تو سلیمان ع بہن کا بیٹا کہتی کیونکہ اونکی باپ نہ تہا اور اگر
ابن اللہ کا ذکر آویگا تو سلیمان ع اخ اللہ ہو جاوینگی اور صحیفہ شعیا کی ۲ مین ہی کہ آخری دنو مین

گا کہ خداوند کی گھر کا پہاڑ پہاڑونکی چوٹیون پر بنایا جاویگا اور ساری قومین
اوسکی طرف روانہ ہونگی اور کہینگے کہ آؤ ہم خدا کی پہاڑ پر چڑہین اور اوسکے گھر مین
اور وہ ہمکو اپنی راہین بتاویگا ہم اونپر چلینگے کیونکہ شریعت صیہون سی اور خدا کی بات
اورشلیم سی نکل جاویگی اور وہ امتونکی درمیان عدالت کریگا اور بہت لوگونکو ڈانٹی
گا انہی سو روانہ ہونی والی قوم حاجی لوگ ہین اور خدا کا پہاڑ عرفات اور اوسکا
کعبہ جو پہاڑونسی گھرا ہوا ہی اور صیہون بیت المقدس کی پہاڑ کو کہتی ہین اور اورشلیم
بیت المقدس کا نام ہی سو فرماتا ہی کہ وہانسی عیسوی شریعت موقوف ہوگی اور
عیسیٰ کی خبر نہین ہوسکتی کیونکہ اونہون نی عدالت نہین کی اور کسیکو جزا و سزا
نہین پہنچائی اور کسی کو ڈانٹا نہین اور ۵ مین ہی کہ خدا قومونکی لیی دور سی ایک
نشان کہڑا کریگا اور اونہین زمین کے اطراف سی سیٹی بجا کر بلاویگا وی دوڑکر
جلد آوینگی کوئی اونمین نہ تہکیگا نہ پہسلیگا نہ اونگہیگا نہ سو جاویگا نہ کسیکا کمربند وا ہوگا
نہ کسیکی جوتیکا تسمہ کہل جاویگا اونکی خدنگ تیز ہین اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین
اونکی گہوڑونکی سم چقماق کی پتہر کی مانند ہونگی اور اونکا چکر بگہولی کی مانند اور شیر کی مانند
گرجیگا اور شکار پکڑیگا انتہی یہ محمدی جہادیون کی تعریف ہی اور اسیکے موافق ہی
وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا فَأَثَرْنَ بِهِ
نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا اور شیر کی مانند گرجنی والا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور ۸ مین ہی کہ اس امت کی سی باتین نکرو اور جس سی یہ ڈرتی ہین تم ڈرو صرف
لشکرونکی خداوند سی ڈرو کیونکہ وہی مقدس ہی اور وہی ہماری ٹہنگولا پتہر ہی وہ
اسرائیلونکی لیی پہنسی ہی اور اورشلیم کی لیی پہاجال اور قریب ہی کہ لوگ ٹہوکر کہاوینگی اور

گرینگی اور ٹوٹینگی اور قید کیی جائینگی پس لپیٹ رکھو دستاویزین اور مہر کرو
صحیفی جو میری شاگردونکی بیچ ہین اور مین اب انتظار کرونگا اوس مالک کا جو منہ
چھپاویگا اسرائیلیونسی اور اوسی پر تک لگائی رہونگا انتہی کہتا ہون مین نصاری اسکو عیسیٰؑ
کی خبر جانتی ہین اور اونکی الوہیت کی دلیل سمجھتی ہین لیکن بڑی غلطی مین ہین کیونکہ پہلی
صفت اسمین یہ ہی کہ وہ لشکرونکا مالک ہی سو عیسیٰؑ ملک و لشکر و تیغ و سلطنت کچھہ
نرکھتی تہی اور دوسری صفت یہ ہی کہ وہ پتہر ہی جسمین لوگ ٹہوکر کہائینگی تا آخر
سو عیسیٰؑ ایسی نتہی کیونکہ اونکی شرع مین قتل و حبس کا حکم نتہا بلکہ محض حمایتی تہی جس سے
کسی کو نہ صدمہ پہنچا اور نہ کوئی گرا نہ ٹوٹا نہ قید ہوا اور تیسری صفت یہ ہی
کہ وہ اسرائیلیونسی منہ چھپاویگا سو عیسیٰؑ ایسی نتہی بلکہ خاص اسرائیل ہی
کیواسطی مبعوث ہوئی تہی اور خود بہی اسرائیلی تہی چنانچہ ذکر اسکا آویگا انشاء
اللہ تعالی اور چوتہی صفت یہ ہی کہ وہ سب شریعتونکا ناسخ ہوگا اور عیسیٰؑ اگرچہ
واقع مین ناسخ تہی لیکن نصاری کو اس سے انکار ہی کہتی ہین کہ وہ شریعتونکی ناسخ
نتہی بلکہ مکمل تہی اور انجیل سی دلیل لاتی ہین اور رسالۃ النبوۃ کی مولف نی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیا ہی کہ اگر وہ سچی نبی ہوتی تو اگلی شرعونکی خلاف
حکم نہ دیتی اور ایک ایک مرد کو چار چار جورووان کرنا جائز رکہتی پس ضرور ہوا کہ
نصاری اس قول کو عیسیٰؑ کی خبر نجانین بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سمجہین
کیونکہ اشعیاؑ اپنی تابعین سی فرماتی ہین کہ اس مت کی سی یعنی یہود کی سی باتین
نکرو اور اونکی طرح فلسطین و روم و مدین وغیرہ کی بادشاہونسی نڈرو اور اونکو مقدر
نسمجہو بلکہ ہی کہ تمہارا اتمام تکیہ اعتماد لشکرونکی خداوند پر ہو جو بادشاہ عادل و مقتدر

ہی پتھر جسی معمارون نی متروک و مہجور کیا تھا لیکن حقتعالی نی اوسی کو کونیکا سرے
پتھر کیا اور خاتم الانبیا بنایا وہ اسرائیلیونکی لیی ایسی ہی کہ اون پر مسلط ہوگا
اور شیر کی طرح ایک ایک کرکی اون سبکو شکار کرلیگا اور بیت المقدس و شام کی لیی
مہاجال ہی کہ یکبارگی اوسمین عمل کرلیگا اور لوگ وس تہرسی ٹھوکر کھائینگی یعنی
اوسکی نبوت مین شک کرینگی اور گرینگی اور جب گرینگی چور چور ہوجاوینگی اور جب
چور ہونگی قید کیی جائینگی کیونکہ بہاگنیکی طاقت نرکہینگی پس رفتہ رفتہ حضرت
امام مہدی رض کی عہد مین تمام خلق و لشکر کا وہ مالک محمد ہوجاویگا اور سب
اوسکی دین مین آجاوینگی پس ای پیغمبر اپنی دستاویزونکو لپیٹ رکھو اور سب
صحیفے انبیا کی لپیٹ رکھو کیونکہ جب وہ لشکرونکا مالک ظاہر ہوگا یہ سب منسوخ و متروک
ہوجاوینگی اور انکی کچھ احتیاج نرہیگی اور اسباب مین وہی لشکرونکے مالک کا جو بنی اسرائیل
سی وہ جو حق ہوگا انتظار کرونگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جو بنی اوسکی
پیشتر آنیوالا ہی جیسی زکریا یحیی و عیسی وغیرہ سوا اوسکا مین انتظار نکرونگا کیونکہ وہ
بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا اور مین انکی فعلونسی بیزار ہون پس اوسکا منتظر رہونگا
جو انکی جڑ اوکہاڑیگا اور انکا غرور مٹادیگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
اگرچہ عام ہی لیکن وہ اسرائیلی نہوگا بلکہ اسرائیلیونکی گہرانی سی نبوت چہین
لیگا اور اونکا غرور ڈہاویگا اور ۹ مین ہی ہماری لیی ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہی پر ہوگا اوسکی ہی نام ہونگی عجیب و مشیر و مشورہ کا
عظیم کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی کا بادشاہ
اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزایش کا کچھ انتہا نہوگا وہ داود کی تخت و سلطنت پر

ایج سی لیلی بدتنگ عدل و انصاف سی نظم و نسق کریگا انتہی نمونشان حکومت کا
ثبوت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان نبوت تھی اور بادشاہ شوکت
اسواسطی کہا کہ حقتعالی نے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مشورت کرنیکا
حکم دیا تہا کہ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ اور اگر قوی قوی بالہ مراد
ہی اور اگر نصاری عیسیٰؑ کو خدا کہین تو قوی و مسلط نکہہ سکینگی کیونکہ سلطنت اور غلبہ
اونکو حاصل نہین ہوا اور داودؑ کی تخت سی مراد یہ ہی کہ وہ داودؑ کی مانند ہم نبی ہم
ہم بادشاہ کما قال الْمُلْكُ وَالدِّينُ تَوْأَمَانِ اور ابدتنگ ناظم رہیگا یعنی بلا واسطے
بہی اور بواسطہ تابعین کے بہی اور حضرت عیسیٰؑ نی نہ عدالت کی نہ عالم کا نظم و نسق
اور سنا مین ہی کہ مین وسی بہیجونگا جو ایک ناپاک امت کو اور اون لوگونکو جن پر میرا قہر ہی
سزا دیوی اور مین اوسی حکم نافذ دونگا کہ لوٹ کا مال لیلی اور اونہین اسیر کری اور
کیچڑ کی مانند لتاڑی آ در ۲۶ مین ہی کہ دروازہ کہولو تو راست باز آوین وہ جو
خدا پر اعتماد رکہتا ہی وہ جو اونچی بیٹہنی والونکو نیچی اوتاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا
اور پست کرکی خاک مین ملاویگا ہان صدیقون کی راہ عدل ہی ای خدا تو نی اونکو
کثرت بخشی ای میری قوم دیکہو خدا اپنی مکان سی چلا آتا ہی تو زمین کی باشندونکو
سزا دیوی انتہی یہ خبر عیسیٰؑ کی نہین کیونکہ اگر عیسیٰؑ خدا ہین کہ اپنی مکان سی چلی آئی ہین
تو اونہون نی زمینونکو سزا کیون نہ دی اور رنج کیون اوٹہایا اور قتل کیون ہوئی بلکہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر ہی اور مراد یہ ہی کہ خدا کا جلال آتا ہی اور قوم صادق
محمدی ہین اور حضرت عیسیٰؑ نی ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روح الصدق
کہا ہی جنکی امتونکا لقب صدیق ہوا اور سرکشونکو ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ

لیہ وسلم نی پست کیا جو اسلام نلائی اونسی جزیہ لیا یا قتل کیا اور یہ امر اگرچہ احمق کو ظلم
م ہوتا ہی لیکن حقیقت مین عدل ہے کما صرح بہ الحکماء فی کتبہم
میو اطی حضرت اشعیاؑ نی فرمایا کہ صدیقونکی راہ عدل ہی یعنی یہ نہ سمجھو کہ سرکشونکو خاک مین
ملانا ظلم ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو خدا نی نہایت کثرت بخشی حقیقی
اولاد کو بھی یعنی ہاشمی سیدونکو اور علویونکو اور حکمی اولاد کو بھی یعنی امت کو کہ
انا اعطیناک الکوثر یعنی ہمنی تجھی دی بہت سی اولاد وامت کہ اتنی کسی پیغمبر کو
نہین دی یکھنہ مشرقسی لی مغرب تک آدمیونسی لی جنون تک تیری مطیع ومنقاد ہوئی اور
۲۹ مین ہی کہ تھوڑی مدت پر نہوگی کہ لبنان ایک میوہ دار میدان ہوجاویگا اور اوسدن
بہری کتاب کی باتین سنینگی اور اندھی اندھیرے مین دیکھینگے اور مسکین و محتاج خوش
ہونگی اور بدکار کاٹ ڈالی جائینگی سو بدکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد
مین کاٹی گئی اور عیسیؑ نی تو انجیل مین لکھا ہی کہ زانیہ کو بھی تعزیر ندی اور اندھی بہرے
عرب کی امی لوگ تھی کہ نیک بات نہ سنتی تھی اور بت پرستی مین رہا کرتی تھی اور
یہی انکھنہ کہتی تھی کہ آپ کوئی اگلی کتاب پڑھ کر فی الجملہ ہدایت حاصل کرین
مسکینون سے مراد ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی اتباع ہین کہ
کہتی تھی اللہم احینی مسکینا والبذاذة من الایمان اور حضرت
عمر کئی پیوند کا گدڑا پہنتی تھی اور کہتی تھی عجمیون کی طرح تنعم مین پڑو اور حضرت علیؑ
ابو تراب خطاب تھا اور ۳۲ مین ہی کہ ایک بادشاہ راستی سی سلطنت کریگا
شاہزادی عدالتسی حکمرانی کرینگی اور ایک شخص آندھی سی پناہ کی جگہہ کی مانند ہوگا
ندی کی مانند خشک زمین مین اور سایہ کی مانند ماندگی مین بی لحاظ کا دل معرفت فہم

ہوگا اور الکن کی زبان سی صاف کلام نکلیگا انتہی بادشاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
تھا اسواسطی کہ آپ سلطنت و نبوت کی جامع تھی اور شہزادی دوازدہ امام ہین اور
خلفای راشدین اور عیسیٰ نی حکمرانی نہین کی اور نہ اولاد رکھتی تھی کہ وہ شہزادی
کہلاتی بلکہ بادشاہی کی لفظ سی اونکو انکار تھا چنانچہ انجیل مین ہی کہ اونھون نے
کہا میری بادشاہی یہانکی نہین اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیبت
زدونکی پناہ تھی یُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ اور آپ نی دعا کی کہ میری امت قبل قیامت
کی عذاب عام سی ہلاک نہو جسطرح اور انبیا کی عہد مین ہوا اور آپ کی طفیل سی
عرب کی اجکر معرفت فہم ہوگئی اور بیہودہ لوگونکی زبانسی توحید و تحمید کی باتین
نکلنی لگین اور باب ۱۳ اور ۲۵ مین ہی کہ خدا نی اونکی لیی قرعۂ الاہی اور رسی ڈالکی
اونہین حصہ بانٹ دیا ہی سو وی ابد تک پشت در پشت اوسکے مالک ہونگی
اوداس مکان اونکی لیی شادان ہونگی زمین افراط سی شگوفہ لاویگی لبنان کی
شوکت اوسی بیجائیگی دیکھو تمہارا خدا انتقام و جزا ساتھ لیی آتا ہی اوسوقت اندھونکی
انکھین کھلینگے اور بہرون کی کان سنین گی پیاسی مین پانی کی چشمی ہونگی
وہان ایک شاہراہ ہوگی اوسکا نام پاکی کی راہ ہوگا بیوقوف بھی اوسمین گمراہ
نہونگی وہان شیر نہوگا اور کوئی درندہ اوسمین جا سکیگا انتہی کہتا ہون بہت
مدت بنی اسرائیل مین نبوت رہی اور بنی اسمعیل متاع نابرسان کیطرح پڑی رہی لیکن
حقتعالی نی عدل کی راہ سی رسی ڈالکر برابر برابر بی کم و کاست حصہ بانٹ دیا تھا
آخری زمانی کی نبوت و ولایت و ہدایت اونکو عطا کی سو وہی پشت در پشت اوس
حصہ کی مالک ہین کی جسطرح سالہاسال بنی اسرائیل مالک تھی اور

کیونکہ وہ تو بزعم نصاری کے ابن اللہ تھی اونکا ساجھی اور حصہ بٹانیوالا کون تھا اور
سوا اسکی وہ آپ بنی اسرائیل ہی تھی جسطرح اور انبیا پہر حصہ بانٹنی کی کیا معنی قول اسکا
خدا جزا و سزا یعنی ایسی شریعت آویگی جو رحم و قہر کی جامع ہوگی بدکارون پر عقوبت
ہوگی اور نیکون پر رحمت ایسی عمل شرع کہ شیر اور بکری ایک گہاٹ پانی پیی اور کعبہ کے
حرم مین کوئی درندہ جا نہین سکتا چنانچہ مفسرین نی اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز
نی تصریح لکہا ہی اور تجربہ بتا رہی ہی اور امام مہدی رض کی عہد مین زمین خوب تازہ و سرسبز
ہوگی اور درندی اپنی درندگی چہوڑ دینگی کذا فی حدیث القیامۃ[۲۵] اور ۴۲ مین ہی مین نئی
باتین بتاتا ہون صحرا و دشت و صحرای کا نوا اور یہ جو قیدار مین ہی باآواز بلند خدا کی ثنا خوان
ہون خدا ایک بہادر کی مانند نکل کہڑا ہوگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا
وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا مین ازلسی چپ رہا اور اپنی کو روکی گیا پر آپ مین زور زور
سی شدتی ہی بسانس لونگا پہاڑونکو اجاڑ دونگا اور اندہونکو اوس رستی سی لی چلونگا
جس سی وہ آگاہ نہین مین اندہیری کو روشن کرونگا اور ٹیڑہی چیزونکو سیدہا انتہی قیدار
اسمعیل کی بیٹی کا نام ہی اور ظہور خدا جلال کی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد مین
واقع ہوا اور اندہی بنی اسرائیل و اسمعیل کے گمراہ لوگ تہی سو اونکو شرع محمدی پر چلنیکا
حکم ہوا جس سی وہ آگاہ نہتی حاصل یہ ہی کہ جب خلق نی بہت سر اوٹہایا اور شرع سی
بالکل منحرف ہوئی مینی محمدی شریعت انکی واسطی معین کی تو جنگ و جدل سی ماری
جائین اور زبردستی راہ راست پر لائی جائین[۲۶] اور ۴۶ مین ہی کہ مین اگلی وقتون کی
باتین جو ابتک پوری نہین ہوئی بتاتا ہون مین ایک عقاب کو یعنی اوس شخص کو جو
ایک بعید ملک سی آکر میری مصلحت کو پورا کریگا بلاؤنگا انتہی عقاب کا لفظ عیسی ع

نہین اور بعید ملک مکہ ہی دریعیسیٰ ع تو اورشلیم سی ہوئی ج ان اشعیا اور اونکی امتی تھا
او مصلحت خدایتعالی کی یہ تہی کہ رحم و قہر دونو یکبارہ ظہور کرین اور ۴۹ مین ہی خدا نی مجھی دور
سی بلایا مین ہنوز اپنی ماکی پیٹ مین تہا اور اوسنے میرا نام ذکر کیا اور میری منہ کو تیغ تیز کی
مانند کیا اور اپنی ہاتہہ کی سایہ تلی مجھی چھپایا اور مجھی تیر خدنگ درخشان بنایا اور اپنی ترکش
مین مجھی پنہان کیا اور کہا تو میرا بندہ ہی مین تیری سبب محمود ہونگا انتہی و بعضی نسخو مین آئی
مین خدا کی نزدیک محمد ہوا کہتا ہو مین اس جگہہ اشعیا محمد کیطرف سے لوگون سی خطاب کرتی ہین
اور دور سے بلانیکی یہ معنی ہین کہ وہ اسرائیلیون سی جیسا معہود ہی مبعوث نہوگا اور شیل نی
ولادت مذکور ہونیکی یہ معنی کہ اوسکے خبر اگلی صحیفو مین ہوگی اور زبان اوسکے نہایت
فصیح ہوگی امر و نہی مین کند نہوگی فاسقونکو اوسکے سوا کٹ جانیکی کچہہ نصیب نہوگا اور
وہ خدا کا حمایت کردہ ہوگا خلق اوسکو اور پیغمبرونکی مانند قتل نکر سکیگی جیسی زکریا و
اشعیاع مقتول ہوئی باتفاق و عیسیٰ ع بزعم نصاری وہ تیر مصقول ہی جسکا جہاد کہلی کہلا
عالم پر واقع ہوا اور وہ خدا کی سلاح خانہ مین محفوظ رہیگا شریر اوسی تلوار سکین گی و محمد
و محمود و حامد و احمد سب ہماری حضرت کی نام ہین اور ۵۲ مین ہی ای صیہون اور اورشلیم
شاد ہو کیونکہ آگی کو کوئی نامختون و ناپاک تجہہ مین داخل ہوگا اور میرا خادم دانائی سی کامیاب
ہوگا وہ بالا و ستودہ ہوگا وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگی اپنا منہ
بند کرینگی انتہی ملخصا اور اسکی موافق قرآن مین ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ
اللهِ اَنْ یُذْكَرَ فِیهَا اسْمُهُ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا
اِلَّا خَآئِفِیْنَ سو مفسرین نی لکھا ہی کہ نصاری اپ کو منصف جانتی تہی اور یہود کو
ظالم کہ اونہون نی حضرت عیسیٰ ع سی دشمنی کی اور یہی اونکو ما سنو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ

روم کی نصرانیون نی یہود کی ضد سے بیت المقدس پر دہاوا کیا اور وہان کی باشندون
کو اور یہود وغیرہ کو اسیر و مقتول کیا اور یہود کی مسجدین اجاڑین سو یہ کیا انصاف ہی کہ اوس
ضد سی خدا کی مسجدین اجاڑین آور فرماتا ہی کہ یہ بہی لائق نہین کہ اوس ملک مین ظالم
رہین آخر اللہ تعالی نی وہ ملک شام مسلمانونکی ہاتہہ لگایا اور تفسیر حسینی مین ہی کہ
طیطوس رومی بیت المقدس پر چڑہ گیا تہا اور یہود کی احبار کو اوسنی قتل کیا تہا اور
اوس مسجد بیت المقدس کو جمع کی لفظ سی تعظیما ذکر کیا یا ہر قطعہ و موضع اوس
مسجد ہی یعنی محل سجدہ اور قول اوسکا ماکان لہم مراد یہ ہی کہ مسلمانونکی ایام ترقی
مین ترسا اونکو مسلمانونکی ترس سے مسجد اقصی مین جانی کی قوت نہوگی کہتا ہون مین
دونو مصحفونکی وعدہ کی موافق ایسا ہی ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
بعثت سی چہٹی برس شام فتح ہوا اور ابتک اسلامیونکی قبضہ مین ہی اور صلاح
عہد مین چند سال وہان نصرانیونکا دخل رہا تہا لیکن امن چین سی نہ رہنی پای
صلاح الدین اون پر بڑی دری جہاد کرتا ہی رہا اور آخر کو اوسنی پانچ لاکہہ فرنگی
مار کر شام کو لیا تہا سو حقتعالی نی فرماتا ہی کہ یہ لوگ مسلمانونکو شام کی مسجدونمین
نماز پڑہنی سی کیا منع کرینگی یہ آپ ہی اوسمین نجانی پاوینگی مگر ڈرتی ڈرتی اور جب کہ
ملہ فتح نہوا تہا تب عرب کی مشرکین مسلمانونکو کعبہ مین نماز پڑہنی سی منع کرتی تہی
اسواسطی مساجد کا لفظ جمع سی بولا گیا یعنی دونو مقدس جگہونمین اسلام کا عمل ہوگا
اور نامختون اور کفار وہان دخل نپاوینگی اور یہانسی نامختونکی مذمت اور مختونکی تعریف
ثابت ہی اور نصاری باوجود اسکی ختنہ سی انکار رکہتی ہین اور ناانصافی سی مختونکی
مذمت کرتی ہین اور یہی کلام نصاری کا ایسی نصوص قطعیہ مین تاویل ہی کہتی ہین مختونکا

وہ لوگ ہین جنکی دل دنیا سی مقطوع نہین لیکن باتفاق ... نص صریح کا تاویل کرنا
بیجا دانائی سی اور سب مذہبونمین مذموم اور اگر ایسی ... کی حکمونمین تاویل روا ہوتی تو ابراہیم
و یعقوب و داود و اشعیا وغیرہم علیہم السلام کا ہیکو اپنا جیتا جیٹرا کٹوانی اور لوگونکو
اسباب کا حکم دیتی اور تصریح حزقیال کی ۴۴ مین ہی کہ سب فرزند غریب جنسونکی جنکی
دل غیر مختون ہین اور گوشت غیر مختون ہین میری قدسونمین داخل نہونگی یعنی کہ مقدس
مین اور شام مقدس مین اور عبد و خادم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جنکی
دانائی دوست دشمن پر آفتاب سی ظاہر تر ہی دہری حکیم اور بہتیری فرنگی جو نبوت
کی قائل نہین کہتی ہین کہ سب جو نبی کہلائی حکیم تہی اور عیسیٰ بہی حکیم تہی لیکن محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اون سب سی دانا تر تہی اونکو تالیف قلوب کی ترکیب خوب معلوم تہی
اور جہاد و مشورت کا امر اونہون نی ایسا سوچ کر نکالا کہ ملک گیری کا تمام کارخانہ
اوسی پر وابستہ ہی پس ثابت ہوا کہ تمام خلق کی نزدیک ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی دانائی اور کمال ثابت ہی اور کیونکر نہوا وسی دانائی کا ایک شمہ تمام اہل
اسلام کو پہنچا ہی جنکی فضل و کمال و عرفان کا ثری سی ثریا تک شہرہ پڑا ہی پس اسقدر
فضل و کمال کا بی محنت حاصل ہو جانا ایک مرد امی آدمیکو جسبی پڑہنا لکہنا نہ آتا
ہوا ور آغاز عمر سی انجام تک اونسی جاہلون ہی مین اوقات بسر کی ہو بیشبہہ
خرق عادت تہی اور یہی خرق عادت اوسکی نبوت پر دال ہی اور عیسیٰ تو بزعم نصاریٰ
کی عبد و خادم خدا کی نتہی بلکہ خود مخدوم و معبود تہی تو البتہ اوسکا ستودہ یعنی درجہ
و مرتبہ اوسکا علی و عالی ہوگا اور تمام خلق انجام کو اور اکثر آغاز و توسط مین اوسکی
تعریف کرینگی یہانتک کہ جب اوسکا نام خلوت و جلوت مین مذکور ہوگا سنیگی الی

بساختہ اوسکے [illegible] بہیجین گے اسواسطی خدا نی اوسکا نام محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہا [illegible] محمد دونو لفظ مرادف ہین نصاب صبیانمین
ہی **شعر** محمد ستودہ مثنین استوار بقرآن ثنا گفت پیرا خدای اور چاہی یون کہی
بصحف سماوسیت پیر اثنای قول وسکا مونہہ بند کرینگی یعنی روی زمین کی بادشاہونکو
نہایت رعب وہیبت سی اوسکے آگی بلکہ اوسکے ملازمونکی آگی بات کرینگی تاب
نہوگی چنانچہ رسول روم عمر رض کی آگی کانپتا تہا اور جی مین کہتا تہا **شعر** ہیبت
حق است این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست اور اشعیا کی ۵۴
مین ہی اری وبانجہ تو جو جنتی نہتی اب گیت گا کیونکہ خدا فرماتا ہی اپنا مکان کی بچی
مہاگن بیٹی کی بچو نسبی یادہ ہین اپنی خیمی کی فضا کو وسیع کر اور اپنی مسکنونکی پردونکو
تان اور اپنی میخونکو خوب مضبوط کر اور اپنی طنابین خوب لمبی کر کیونکہ تو دہنی اور بائین
[illegible] پہیلیگی اور تیری نسل امتونکی وارث ہوگی اور ویران بستیونکو آباد کریگی
تو اپنی جوانی کی ندامت اور رنڈاپی کا ننگ کبہی یاد نکریگی کہ تیرا نجات دینی والا
خدا کہتا ہی کہ مینی تجہی ایکدم کی لیی چہوڑ دیا تہا اب تجہہ پر ابدی عنایت کرونگا یہ
نوح کی طوفان کا سا معاملہ ہی سو جسطرح تب مینی قسم کہائی تہی کہ زمین پر پہر کبہی
ایسا طوفان نہوگا اسیطرح اب مینی قسم کہائی ہی کہ تجہسی پہر کبہی آزردہ نہونگا پہاڑ ہل
جائینگی پر میری مہربانیمین جو تجہہ پر ہی فرق نپڑیگا انتہی ملخصاً یہ ہاجرہ کو بشارت ہے
جو تمام عرب کی ماہی یہ لونڈی تہی نکالی ہوئی سبکی نظرونمین حقیر اور سہاگن
سی سارہ کیطرف اشارہ ہی جو بی بی تہی سو حقتعالی نے لونڈی پر رحم کیا اور
فرمایا کہ تجہہ پر تہوڑی دنونکا عتاب تہا اب خوشی کر تیری اولاد سارہ کی اولاد سے

زیادہ ہوئے اور تمام ملکون کی مالک ہوئی سو ... ہم اکہ جب عتاب کی شب
سحر ہوئی اور بنی اسرائیل سے اقبال نے پشت دی اوسکے اولاد سے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی جنہون نے راست وچپ کی بادشاہونکو شکست دی اور تہونکی
وارث ہوئی اسمعیلیون کی اگلی دنونکی ذلت وندامت بہول گئی ابدی عنایت سے
سرفراز ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ میری امت عذاب عام سے
ہلاک نہو سو قبول ہوئی اور ۵۵ مین ہی کہ مین مستی ابدی عہد باندہونگا اور داؤد کی تکینی
رحمتین بہ تیری کرونگا دیکہو مین وسی لوگون پر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمان روا خدا ایک
گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلاونگا اور وہ قومین جو تجہی نہین پہچانتین تیری تجہی دوڑینگی
کیونکہ اوسنی تجہی ستودہ کیا ہی انتہی یہ خطاب محمدی امت سی ہی سو جسطرح خدا نے
داؤد کو دنیا کی بہی بادشاہی دی اور دین کی بہی اسیطرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دنیا مین فرمانروا وحاکم بنایا اور جب تک قیامت قائم نہو گی اونکی حکومت وشوکت
کو نہ بگاڑیگا اور قیامت کی دن بہی ونپر رحمت کریگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کو سب امتون پر گواہ بناویگا بلکہ اونکی امت کو بہی یہ درجہ ملیگا چنانچہ قرآن مین فرماتا
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلق کا گواہ عام اسلئی
بناوینگی کہ اونکو اولین وآخرین کا علم عطا کیا تہا اور شرع اونکی متوسط ہی یعنی
سب شرعونکی اصول کی جامع ہی کیونکہ جو شریعت ہی وہ حال سی خالی نہین یا جلالی ہی
یا جمالی سو آپ کی شرع مین دونو امر موجود ہین پس جو اسپر عامل ہوگا وہ سب شرعونکا
عالم ہوگا بحسب عقل ومدرکہ اور حضرت عیسیٰ کی یہ خبر نہین ہوسکتی کیونکہ نصاری کی

روز قیامت کو وہ آپ تخت [illegible] بیٹھکر سبکا انصاف کرینگی چنانچہ پولوس کے مکتوبونمین
لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ گواہی کی درجہ سی اور اوس سے بڑا فرق ہی اور وہ گروہ جسکی آیہ اشعیا
نہ پہچانتی تھی بنی اسمعیل ہین کہ اوسوقت مین بسبب ضعف و ادبار کی ان پوچھی سی تھی یعنی
لوگ اونہین جانتی تھی لیکن بیگانہ کیطرح اونکی قدر نکرتی تھی اور تجھی دوڑنی سی مراد یہ ہی کہ
وی اگرچہ نئی شرع پاوینگی لیکن تیری نیک خصلتین سب سیکھینگی کیونکہ خدا نی تجھی ستودہ
و محمد کیا ہی پس وہ بھی تیری خو بو سیکھہ کر نیک ہونگی اور اونکا سردار ہی تیری دین
اختیار کرکی مصطفی و محمد ہوگا اسی معنی مین ہی اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ
اقْتَدِهْ اور اس قول مین اشارہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی بتا دیا ہی
اور یہ بھی ایک طریقہ بتانی کا ہوتا ہی کہ اثنای کلام مین مطلوب کا نام لیجاتی ہین جسطرح
کہین ایک میوہ خربوزہ کی سی بو رکھتا ہی اور اکثر پختگی کی وقت پھوٹ جاتا ہی اور [illegible]
یہین ہی اٹھہ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خدا کی جلال نی تجھپر طلوع کیا بعد از
انکہ تاریکی زمین پر چھا جائیگی خدا تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال جلوہ گر ہوگا عوام و
بادشاہ تیری روشنی مین چلینگی سبکی سب جمع ہو کر دور دور سی تیری طرف
آوینگی اونٹونکی قطارین اور مدیانی و ایفائی سانڈنیان تیری گرد بیشمار ہووینگی
قیدار کی ساری گلی اور نباوت کی ساری مینڈھی تیری خدمت کرینگی اور زمین اپنی شوکت
کی گھر کو ستودگی بخشونگا جزیری اور ترسیس کی جہاز ابتدا مین میری راہ تکینگی
کہ تیری بیٹونکو سونی روپی سمیت دور سی خدا کی نام کی لیی لاوین کیونکہ اوسنی تجھی
ستودہ کیا اجنبیونکی بیٹی تیری دیوارین اوٹھاوینگی اور اونکی بادشاہ تیری خدمتگاری کی
کرینگے کیونکہ مینی قہر سی تجھی مارا تھا پر آخر رحم کیا سو تیری دروازی نت کھلی رہینگی تاکہ لوگ

عواموں کی فوجونکو تیری پاس لاکر حاضر کرین ... خدمتگذاری کرینگی
بربادہوگی ممتبان کا جلال تیری پاس آویگا اور صنوبر ... کھٹی ہوئی
تیری پاس آوینگے تا مین اپنی گذرگاہ کو آراستہ وجلیس کرون سب تیری حقارت
کرنیوالی تیری سامہنی آپ کو خم کرینگے اور خدا کا شہر اور اسرائیل کی قدوس کا صیہون
تیرا نام رکھینگی وسیلے بدلی کہ تو متروک ومبغوض رہی مین تجہی شرافت دائمی
دونگا اور بہت سی پشتونکا سرور بناؤنگا اگی کو کبہی تیری سرزمین مین ستم کی
صدا نہ سُنی جائیگی اور تیری سرحدون مین خرابی و بربادی نہوگی تو اپنی دیوارونکا نام
نجات اور دروازونکا نام ستودگی رکہیگی تیری تمام لوگ صدیق ہونگی اور ابد
تک زمین کی وارث ہونگی میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتھہ کا کام تاکہ مین
ستودہ ہوون ایک چہوٹی سی ایک ہزار ہونگی ایک حقیرسی ایک قوی گروہ ہونگی
مین خدا اوسکے زمانہمین یہ سب جلد کرونگا انتہی ملخصاً یہ مکہ کیطرف خطاب ہی
اور دلیل روشن دیکہو کہ چہہ سو برس وحی کا آنا موقوف رہا اور جہالت کا اندہیرا
عالم مین پہیل گیا تب خدا تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرکی اپنی نور
مکہ کو درخشان کیا دہی لوز عوام وخواص کا رہنما ہوا مکہ شہر جامع بنگیا چارون
طرف سے خلق سمٹکر اوسمین آئی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھہ ایمان لائی
اب بہی وور دور ملکونسی ہر قسم کی آدمی ہر سال حج کی واسطی اوسمین جمع ہوتی ہین
بہلا یہ رتبہ اورشلیم کو کہان حاصل اور اونٹونکی افراط مکہ مین اسقدر ہی کہ اور ملکونمین
نہین عرب ونہین کا گوشت کہاتی ہین اونہین کا دودہ پیتی ہین اونہین کی بالون سے
قبائین اور نمدی اور قالین وغیرہ بناتی ہین اونپر سوار ہوتی ہین اور ہرچہ بہلا دی ہین

اسی سبب سے اصحاب تجربہ کہہ گئے ہین کہ عرب کا تمام کاروبار اونٹ سے ہی اور ہند کا بیلون سے اور ایران کا خچر سے اور مدیان ابراہیمؑ کی بیٹی کا نام تہا جو قطورا سے پیدا ہوا تہا اور ایفا مدیان کا بیٹا تہا سو ان دونو نے اپنے نام سے شہر آباد کئے اور بناوت اسمعیلؑ کی پہلی بیٹی کا نام تہا اور قیدار دوسرا کیا یہ کتاب پیدایش کے ۲۵ مین ہی سو ان دونو کی ساری گلّی اور مینڈہے یعنی تمام اولاد حاجی جو مکہ مین آکر جمع ہوئی اور اوسکے خادم و مجاور بنے اور جو مکان کہ ایسا محمود و متبرک ہو ظاہر ہی کہ اوسکے خادم بہی محمود ہونگے پس ثابت ہوا کہ اسمعیلیونکو آخر زمانہ مین رتبہ ملنیکا سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین ملا کیونکہ آپ سے آگے تو اسمعیلی بیشک متروک و حقیر تہے اور خدا کی شوکت کا گہر مکہ ہی کہ بیت اللہ کہلاتا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت سے پیشتر موجب اخبار انبیای سابقین کی شام و فارس وغیرہ کی لوگ منتظر تہے کہ کب مکہ جبال احمد سے روشن ہووا اور ہم اپنا مال و متاع لیکر اوسمین جا بسیں قول وسکا ستودہ کیا یعنی لوگ اس سبب سے تیرا انتظار کرینگے کہ خدا نی تجہے محمد کیا ہی یعنی اگر ستودہ و محمد تجہمین پیدا ہوگا او تجہے آباد کریگا اس سبب سے تو بہی ستودہ و محمد ہوگا گویا تیرا نام بہی ہی تو ملک محمد ہی جسطرح شہر مداین مداین ابن ابراہیمؑ کی آباد کرنی سے مداین کہلایا اور غالب یہ ہی کہ خطاب محمد صلی اللہ علیہ کیطرف ہو کیونکہ بستی کی پکارنی سے بستی کی لوگونکا پکارنا منظور ہوتا ہی چنانچہ اس صحیفہ مین بہی جا بجا ہی کہ ای اورشلیم نافرمان نہو ای صیہون تو ایسا کر اور یل افسوس ہے وغیر ذالک اور مکہ کی سب باشندونسے افضل وہ ہی جسکی باعث مکہ نی عظمت و شہرت و ہدایت پائی سو وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین پس خطاب اونہین کو

ہوگا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ اس سبب سی تیرا انتظار کرینگی کہ خدا نی
ستودہ ومحمد کیا ہی یہان تک کہ خلق وخالق سب تجہی محمد محمد کہکر پکارتی ہین او
مراد بنی اسمعیل ہین اسواسطی کہ اشعیا کی وقت متروک وبیگانہ تہی یا بنی اسرائیل اسواسطیکہ
مکہ قدیم سی اسمعیلیونکا مسکن تہا پس اسمعیلی اوسکے آشنا ہوئی اور اسرائیلی
اجنبی اور بلا شک ثابت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عہد سی آجتک
تک کروڑون اسرائیلی بہی ایمان لائی ہین اور کعبہ کو مہدی بن منصور وغیرہ خلفای عباسیہ
نی اور اور بادشاہون نی نفیس چیزونسی زینت دی تہی اور رواثق بالبدہ ہر سال مال
فراوان وہان بہیجا کرتا تہا یہان تک کہ اوسکے عہد مین حرمین محترمین مین کوئی سائل
ومفلس نہ تہا اور زبیدہ نی حرم کی راہ مین حوضین اور باولیان بنوائی تہین اور
لاکہون اشرفیان مکہ کی راہ مین خرچ کی تہین اور شاہجہان نی وہان پانچ لاکہہ روپی
بہیجی تہی اور ہارون وعالمگیر واکبر وغیرہ بہی مال وافر وہان بہیجا کرتی تہی چنانچہ تاریخ
الفی وتاریخ مظفری وجام جہان نمای ناصری مین مسطور ہی اور مکہ ایک شہر ہی لنبا چوڑا کہ پہاڑ قلعہ کی
مانند اوسکے گرداگرد واقع ہین اور باوجود اس احاطہ کی آٹہہ سو سولہ سن ہجری مین سید حسن بن
عجلان نی تین طرف سی اوسمین شہر پناہ کی دیوار بنوادی ہی اور پہاڑ جو اوس شہر کو گہیری ہین وہین ایک
بو قبیس دوسرا قیقعان قول اوسکا قہر سی مارا تہا یعنی اگلی زمانہ مین تو متروک پڑا رہا تجہہ مین تیری
زمین تجہہ پر نبوت کا آفتاب نہ چمکا خدا کی توجہ اورشلیم کیطرف ہی لیکن آخر خدا نی تجہہ پر مہر کی
اور اورشلیم سی تجہی افضل بنایا ہمیشہ تیری دروازی کہلی رہتی ہین شب وروز مرد تیرا
طواف کرتی ہین سو جیسا فرمایا گیا تہا ویسا ہی ہوا بلکہ وہ مکان جو کعبہ سی ایک کوس مسافت
رکہتی ہین معظم ہوگئی یعنی مسجدین کہ اونمین پانچون وقت نیکو کی کثرت رہتی ہی خصوصا منی

اور مسجدونکی دروازی ہماری شرع مین کبھی بند کرنا نہین و اگر خوف کی زمان و مکان مین
قول اوسکا عوام کی فوجونکو یعنی غازی لوگ عوام کی فوجونکو تیغ کی زور سی مسلمان کرکر تیری
پاس بہیجتی ہین اور عالم و واعظ خلق کو سمجہا سمجہا کر حج کیواسطی تیری طرف روانہ کرتی ہین
اور عشق و محبت عاشقونکو اور حوائج و مطالب حاجتمندونکو خواہی نخواہی تیری طرف گہسیٹ
لاتی ہین جو گروہ تیری خدمت سی مونہہ موڑتی ہین برباد ہوتی ہین چنانچہ ابرہہ یمن کی
حاکم نی چاہا تہا کہ اپنی بڑی بڑی ہاتہیونسی کعبہ معظمہ کو ڈہا دیوی سو حقتعالی نی چہوٹی
چہوٹی پرندونسی اوسی ہلاک کروایا چنانچہ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ
الْفِيلِ اور دیکہنی کی لفظ مین اشارہ ہی کہ خبر متواتر کا سننا دیکہنی کی برابر ہی کیونکہ
دونو مین شبہہ نہین رہتا اور یہ حال ایسا تہا کہ لاکہون نی انکہون سی دیکہا تہا اور وہ
کنکریان جنسی اصحاب فیل ماری گئی تہی جاہلیون کی عہد تک موجود تہین اور اَلَمْ تَرَ مین
اشارہ ہی کہ خدا کی پرورش و عنایت جو تیری کامل کرنیمین مصروف تہی اوسی
نی غیب سی ابرہہ کو ہلاک کیا اور یہ امر تیری ہی واسطی واقع ہوا اور اسی سبب سی
جب تو لشکر لیکر مکہ پر چڑہا تیری پروردگار نی تجہی فتح دی اور کسطرح کی مزاحمت غیب
سی نہوئی اور لبنان ایک پہاڑ ہی شام مین اور شام کا ملک متبرک ہی کیونکہ تمام
اسرائیلی پیغمبرونکا مسکن ہا سو شعیا فرماتی ہین کہ ای مکہ جو عظمت لبنان کو حاصل تہی
تجکو ملیگی یعنی نبوت شام سی [illegible] قبضہ مین آویگی قول اوسکا صنوبر و شمشاد یعنی مکہ مین
درخت و سبزہ کثرت سی ہوگا سو فی الواقع اوسمین قسم قسم کی نباتات ہین ہان انکی درخت
و سبزہ کو کوئی کاٹتا او کہاڑتا نہین اور درختونکی پتی بہی کوئی توڑتا نہین مگر اذخر و سنا
و بعض و بعض دوا اور شاید کہ صنوبر و شمشاد و بعض سی قسم قسم کی آدمی مقصود ہون قول

اوسکا اسرائیل کی قدوس کا صیہون یعنی خدا کا پہاڑ مراد جبل عرفات ہی یعنی
اورشلیم مین تو صیہون مقرر ہی لیکن ای مکہ تیرا پہاڑ خدا کا صیہون کہلاویگا اور
اسرائیل کا لفظ عظمت ظاہر کرنیکی واسطی ہی یعنی وہ خدا جسکی اسرائیل نی تقدیس
کی ہی سو وہ جب تجہی نوازیگا تو بہی وسکی تقدیس کریگا اور قول وسکا تو متروک و
مبغوض ہی سیر ال ہی کہ خطاب مکہ سی ہی کیونکہ اورشلیم مبغوض نہین ہی خصوصًا
اشعیا کی وقتمین کہ نہایت محبوب تہی اور کعبہ کی ایک دروازیکا نام باب السلام ہی
یعنی نجات وسلامتی کا دروازہ اور کعبہ کی دیسی وسری طرف کو پرندی اوڑکر
نہین جاتی بلکہ جب برابر پہنچتی ہین مڑکر اور طرفسی نکل جاتی ہین اور کوئی درندہ اگر کسی
جانور کی پیچہی دوڑتا ہی اور وہ جانور حرم کی حد مین داخل ہو جاتا ہی تو درندہ بہی پہر جاتا
ہی اور حرم مین نہین گہستا صرح بہ العلامة عبد العزیز المحدث سرہ اور زیادہ شرح اس
قول کی اور کعبہ کی تعریف اگر دریافت کرنا منظور ہو تو صولة الضیغم مین دیکہو اور ۶۱
مین ہی کہ خداوند کی روح مجہپر ہی اوسنے مجہی مسیح کیا تا مین حلیمونکو بشارتین دون.
اور دل شکستونکو دلاسا اور اسیرونکو چہڑاؤن اور خدا کی مقبول سال کا اور اوسکی
انتقام کی روز کا اشتہار دون انتہی کہتا ہو کہ مین یہود جب کسیکو بادشاہ بناتی
تہی وسوقت کا پیغمبر روغن قدس جو ہیکل مین مستعمل ہوتا تہا اوسکی بدن پر ملتا تہا اور
اوسکو سب مسیح کہتی تہی یعنی مسوح بروغن قدس اور داود ع نی شاؤل کو کئی جگہ مسیح
الرب کہا ہی کما فی صحیفہ صموئیل اور ایک مرد عمالقی نی داود سی کہا کہ مین شاؤل
کو مار آیا داود ع نی فرمایا کہ اسنی خدا کی مسیح کو قتل کیا اسی بہی قتل کرو اور بعضی پیغمبرونکا
بہی یہ لقب ہوتا تہا چنانچہ زبور کی ۲ مین داود کو مسیح کہا ہی اور سفر ثانی صموئیل کی

۲ ۲ مین ہی کہ اللہ نی اپنی مسیح داؤد کو نعمت دی القصہ اشعیا فرماتی ہین کہ مین خدا کا
مظہر ہون خدا نی مجھی مسیح کیا ہی تو خدا کی مقبول سال کی خبر اور خدا کی روز انتقام
کی خبر خلق مین مشہور کرون سو واقعی اونہون نی ایسا ہی کیا تمام صحیفہ اونکا ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سی مشحون ہی اور سال مقبول ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال ہی جسی عرب عام الفیل کہتی ہین کیونکہ اوس
سال مین مکہ کی مقبولیت ظاہر ہوئی اور اوسی سال سی خدا کا انتقام بھی ظاہر ہو چلا
کہ ابرہہ پر آسمانی بلا نازل ہوئی بعد ازان جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج
ہوا تب بخوبی خدا کی دشمنونسی انتقام لیا گیا پس یہی انتقام کا لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ ع کی نہین اور نصاریٰ اس قرینہ سی انکھہ چھپا کر لفظ مسیح و لفظ روح
اللہ کی قرینہ سی کہتی ہین کہ یہ خبر عیسیٰ ع کی ہی گویا اشعیا ع اونہین کی زبان سی گویا ہین
سو اس تقدیر پر بھی ہمارا مطلب ثابت ہی کیونکہ عیسیٰ ع فرماتی ہین مین روح اللہ ہون
خدا نی مجھی مسیح کہا تا خدا کی مقبول سال کی خبر اور اوسکے روز انتقام کی خبر خلق
کو پہنچاؤن پس مقبول سال بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال
ہوگا اور روز انتقام اونکی عروج کا روز اور عیسیٰ ع مبشر و مژدہ گو ہونگی اور فی الواقع
اونہون نے محمدی ظہور کی بشارت دی ہی چنانچہ بیان کرینگی ہم انشاء اللہ تعالی اور
یہ بھی ۶۱ مین ہی کہ خدا کی حمد کیجایگی وی پرانی اجاڑ شہرونکو بسا وینگی پردیسی کھڑی ہونگی
اور تمہاری گلی چرا وینگی پریشانی کی بدلی وی اپنی قسمت سی خوش ہونگی اونہین دائمی
شادمانی ہوگی مین سچائی سی اونکی کامونکو آراستگی بخشونگا اونکی نسل لوگون مین
مشہور ہوگی اور سب کہینگی یہ وہ نسل ہی جسی خدا نی برکت بخشی خدا راستی و ستودگی کو تمام

ہوم کی سانتی انکاوی گا ہتی خدا کی حمد کرنیوالی شادی و غم مین جو الحمد للہ علی کل حال کہا کرتی ہین
اور اُمتہ الحمادون اونکی شان مین ہی سو محمدی لوگ ہین اونکی پیشوا کا بہی طریقہ
تہا وہ محمد تہا کبسیم تب تو فتح پا کر محمد ہوا اور حضرت عمر و عثمان و خلفای عباسیہ نے
قدیم شہر نکو آباد کیا پر کیسی لوگ بنی اسمعیل ہین اور اسرائیلی سردارون اور نبیونکی گلی
اونکی رعایا اور راستین ہین کہ بنی اسمعیل و نکی اولاد کی شبان و راعی بنی یعنی بنی و امام
و حاکم اور نسل متبرک دوازدہ امام ہین یا سب سادات یا تمام اہل اسلام اور راست
وستلوہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اسی ورہ ۶۵ مین ہی ہین اونہین ملا ہون
جہنون نے مجھی نمانگا اونہون نی مجھی پایا جہنون نے نہ ڈہونڈہا مینی ایک گروہ کو جسنی میرا نام
نلیا کہا میری طرف دیکہہ میری طرف دیکہہ کیونکہ مین ایک سرکش جماعت کی لیی تمام
دن اپنی ہاتہہ پہیلائی رہا جو اپنی ہوای نفس کی پیرو ہین بُری راہ چلتی ہی وہ ہی جماعت جو
میری مونہہ پر مجھی کہجا کی غصہ دلاتی ہی اور شیاطین کی مذبحون پر خوشبو جلاتی ہی
جو مقبرون مین بستی ہی اور سُور ونکا گوشت کہاتی ہی اور نفرتی ناپاک چیزون کا
شوربا اونکی باسنو مین ہی تہی یعنی عرب کی لوگ کہ بیشتر خدا کی طالب نہتی اور اوسکی
ذات و صفات سی بحث نکرتی تہی بلکہ وُدّ و سُواع و یغوث و یعوق و نسر و لات
و منات و مناف و ہبل و عزی کی پیچہی پڑی وقات رایگان کرتی تہی سو خدا کی فضل
نی اونہین دم مین فرش سی عرش کو پہنچا دیا اور دیویانیونکی خبر یہ نہین ہوسکتی جیسا کہ نصاری
گمان کرتی ہین کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کی ذات و صفات سی بحث کیا کرتی تہی اور خدا کی طالب
رہتی تہی الہیات مین اونکو کمال توغل تہا اور دوسرا فرقہ جسکی مذمت مذکور ہی سو نصاری ہین
کہ اپنی نفس کے خواہشات پر عمل کرتی ہین کہ اِن یَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَہوَی الاَنفُسُ اور

مقبروںمین بستی کی یہ معنی کہ وہ اکثر اوقات اپنی پیغمبرونکی مقبرون پر عبادت کی واسطی ہا کرتی ہین
اُنکا دل وہین بستا ہی اونہون نی مقبرونکو عبادتگاہ بنایا ہی چنانچہ ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہی خبر دی ہی کہ لَعَنَ اللّٰہُ الیَهُودَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا
قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ ولیکن جو ان اوصاف مذکورہ مین یہود وغیرہ بہی شریک
تہی اسواسطی کہل کر بڑی پہچان بتادی کہ وہ لوگ سور کا گوشت کہاتی ہین سو نصاری
برملا سور کہاتے ہین اور گدہیونکا دودہ لڑکونکو پلاتی ہین اور اعتقاد رکہتی ہین کہ کوئی چیز
بذاتہ ناپاک نہین یہان سے صاف انکی گمراہی ظاہر ہی لیکن یہ نہین سمجہتی اور کسی طرح سنین
اور سمجہین انکے دل تو مردہ ہین کیا انکی بدنونکی قبرونمین مدفون ہین بہلا مردے بہی کہین بات سنکر مانتی ہین
قرآن فرماتا ہی مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجب خبر شعیا
کی یہ لوگ قبرونکی بسنے والی ہین تیری بات سنکر یہ ہرگز اطاعت نکرینگی اور صحیفہ
حیقوق علیہ السلام کی ۳ مین ہی قدوس کوہ سایہ دار آویگا آسمان اوسکی فضیلتونسی اور زمین
اوسکی تسبیح سی بہر جائیگی قرون اوسکی ہاتہ مین ہونگی اپنی قوت سی مضبوط دوستی وضع کریگا کہڑا
ہوگا تو ہل جائیگی زمین نظر کریگا تو گل جائینگی متین پہاڑ ہل جائینگی اور پرانی ٹیلی ڈہ جائینگی وہی
رنج وتعب کی عوض اپنی ابدی مسلکونکو دیکہینگی اہل مدین کی زمین اور بستیونکی گہر ہل جائینگی
کیا نہرونمین تیرا زجر وغضب ہی یا رب یا دریا مین تیرا کوچ ہی کیونکہ تو گہوڑون پر سوار
ہوگا اور سواری تیری نجات ہی تو اپنی کمانونکو تیرون پر پڑہاویگا خدا کہتا ہی پانیونسی زمین
شق ہوگی متین تجہی دیکہینگے وہی پانیونکی سر پر راہ چلینگے تو اپنی تیرونکی اور ہتیارونکی
روشنی مین چلیگا تہدید سی تو زمین کو قلیل کریگا اور غضب سی امتونکو پست کریگا تو
اپنی گروہ کی نجات کیواسطی نکلا تو نی گنہگارونکی سرون پر موت رکہی اور گردنون پر

طوق لعنت کی توانایون کی سرکاٹی اور دریا پر اپنی گھوڑی سوار کرائی انتہی ملخصاً سوکوہ
سایہ دار جبل فاران ہی اور قرون سی مراد اہل ثروت و اہل زمان ہین کہ اونکی مطیع ہونگی یعنی
قرن بمعنی شاخ کی ہی یعنی تیغ اور دو تو امر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صادق ہین
اور عیسیٰ پر صادق نہین اور وضع محبت سی تالیف قلوب مقصود ہی ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی رعب سی ملک فتح ہوگئی کہ نصرت بالرعب اور حضرت عمرؓ و علیؓ کی
رعب سی خلق کو لرزہ تہا اور تمام قلعی اور پرانی بتخانی ڈہائی گئی اور عیسیٰؑ کی وقت مین یہ شیوہ
نہین واقع ہوا وہ تو فقیری بانا رکہتی تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اعدا اونکی
قوم نی جو رنج و تعب کہینچی تہی اوسکی عوض مین ہمیشگی کی راہین اونہون نی دیکہین رنج کہینچنا
یہ تہا کہ اسمعیل نی باپ کا ورثہ نپایا اور اونمین نبوت نہوئی اور سالہای دراز متروک
پڑی رہی اوسیکی بدلی ہمیشہ کی سلطنت پائی اور حبش و مدین پر بہی غالب ہوئی چنانچہ
نجاشی حبشہ کا بادشاہ کہ نصرانی تہا ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سامنی
ہی ایمان لی آیا تہا اور گہوڑون پر سوار ہونی سی مراد جہاد ہی جس سی تمام عالم کو فیض
پہنچتا ہی اور نجات ملتی ہی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس بہت گہوڑی
تہی چنانچہ نام اونکی روضۃ الاحباب وغیرہ مین مذکور ہین اور عیسیٰؑ کی پاس ایک ہتہیار
اور ایک گہوڑا بہی نتہا بلکہ کی نانو لی تکو نہ ان للی کہان پائی تہی اور کمان کا لفظ
ابرو کی اشارہ سی کہتا ہی کہ وہ بنی اسمعیل کی اولاد سی ہوگا اور تیرانداز ہوگا اور عیسیٰؑ
نی کبہی کمان چہوئی نہین اور ہتہیار ونکی روشنی مین چلنی سی مراد یہ ہی کہ تیغ کی نور سی ظہور
ستانی کریگا یا مبالغہ ہی یعنی اتنی چمکتی ہوئی برق سی ہتہیار تیری سامنی چلینگی کہ
زمین و دشمن ہو جائگی اور اکیلی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس نو تلوارین تہین

انمین سی ایک کا نام ذوالفقار تہا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
اپنی گروہ اسمعیلیونکو بیخ و ضلالت سی نجات دی اور حضرت عمرؓ کی عہد مین ہزارون
مسلمانون نی دریای زخار مین گہوڑی ڈال دی اور پار اترکر پارسیونکو شکست دی آئی
اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک جنگی گہوڑا تہا کہ اوسکا بحر نام تہا اور
صحیفہ یوشعؑ کی ۲ مین ہی کہ مین غیر مرحوم پر رحم کرونگا اور مین قوم غیر کو اپنی قوم کہونگا
اور جو محبوب نہین اوسی محبوب کہونگا سورہ میہ مین ہی کہ یہ خبر عیسیٰؑ کی ہی کہتا ہون کہ
حضرت عیسیٰؑ تو بنی اسرائیل سی داؤد کی اولاد مین تہی غیر قوم کہان سی ہوئی اور غیر قوم پر
مبعوث بہی نتہی اونہون نی تو آپ متی کی ۱۵ باب مین فرمایا ہی کہ مین سوا اسرائیل کی گہرانیکی
گوسپندونکی جو گم شدہ ہین کسی پاس بہیجا نہین گیا اور یہ بہی متی نی لکہا ہی کہ ایک سریانی
عورت نے عیسیٰؑ سے اکر کہا کہ میری بیٹی کو چنگا کر دے عیسیٰؑ نی کہا مین صرف بنی اسرائیل کی شفا دینی کو
ایا ہون جو خدا کی دوست ہین اور لڑکون سی روٹی لیکر کتون کی اگی ڈالنا نہین درست اور
پولوس نے جب یونانیونکو دعوت کرنا شروع کیا تب یہود نے کہا کہ عیسیٰؑ تو صرف اسرائیلیونکی
واسطی مبعوث تہی پہر تو کیون اورونکو دعوت کرتا ہی تب اوسنی کہا خدا قادر ہی کیا
مٹی کمہار سی کہہ سکتی ہی کہ تو مجہی کس لیی بناتا ہی اور پہر کس لیی توڑتا ہی یعنی عیسیٰؑ اگرچہ صرف
اسرائیلیونکی شفا دینی کی واسطی آئی تہی لیکن اگر خدا غیر اسرائیلی کو بہی اوسنی فیض پہنچادیگا
تو کیا عجب یہان سے معلوم ہوا کہ اگر عیسیٰؑ کی عموم رسالت پر کوئی نص ہوتی تو پولوس حجابدہی
مین ادہر اودہر بہٹکتا نہ پہرتا اور اوسکے جواب مین جو کچہہ ضعف و نقصان ہی علی قلوبہم
ظاہر ہی علاوہ اسکی پولوس کا کلام اسپر دال ہی کہ غیر قوم کو بہی دعوت جائز ہی لیکن
وجوب دعوت غیر اسرائیل پر مفہوم نہین ہوتا اور قرآن مین عیسیٰؑ کی ذکر مین یہی ذکر ہوگا

الی بنی اسرائیل اور اگر زیادہ تشریح اس مقام کی منظور ہو تو باب [illegible] دیکہو صحیفہ
بنی اسرائیل کیطرف ۱۲
۳ میں ہی ہان میں اپنا فرشتہ بہیجونگا وہ دیکہیگا راہ میری سامہنی کی اور اچانک
ہیکل میں آویگا وہ ملک عدل جسکی تم چاہتی ہو ہان آویگا پہر کون ہی کہ اسکی آنیکی
دن صبر کریگا اور کون ہی کہ اوسکی ظہور میں ثابت رہیگا اس لیے کہ وہ آتش کی
داخل ہوگا اور صابونکی کیسی اور [illegible] مانند اور کہرا میں ڈالکر سیم و زر کی مانند صاف کریگا
پہر فرماتا ہی میں تمہاری نزدیک آؤنگا عدالت کو اور رہونگا میں شتابی سی گواہی کرنیوالا ساحرون اور
فاسقون اور جہوٹی قسم کہانیوالون اور ظالمون پر اوسدن میں لوگونکو رنجی کرونگا وہ
لوگ جو مبرور اسطی ہونگی اور عدل و ستم و عابد و غیر عابد میں لحاظ کرینگی انتہی خدا کا ہیکل کعبہ ہی
جسمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ آئی یا بیت المقدس جسمین آپ کی اتباع و
اصحاب و اولاد و بعض ازواج آئی اور آپ کا دین مصحف وہان شایع ہوا اور عدل کا
فرشتہ یا بادشاہ ہوتا عیسیٰ پر صادق نہین پس معلوم ہوا کہ وہ نبی موعود محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہین جنکی ظہور کا دن کڑا ہی اور عدل و ستم مین فرق کرنیوالی حضرت عمرؓ
ہین جنکا لقب فاروق تہا اور حضرت علی رض کہ اقضاہم علی اونکی شان مین ہی
یعنی سب سے زیادہ فیصلہ کرنیوالا علی ہی ۱۲
اور فرشتہ بمعنی رسول کی ہی اصل اسکی فرشتہ تہی یعنی فرستادہ اور ملک بہی الوکہ
سی ماخوذ ہی بمعنی پیغام کی اور فرشتہ اس جگہہ اپنی حقیقی معنی میں نہیں کیونکہ ہمیشہ آدمی
ہی پیغام لیکر آیا کیی ہین اور مرقس نی بہی ایک جا عیسیٰ کو فرشتہ کہا ہی لیکن یہ خبر عیسیٰ
کی نہین کیونکہ آتش کی سی گرمی اور خلق کو بوتہ مین ڈالکر زر کی طرح بےغش کرنا اور سجدہ و
فسقہ کو سزا پہنچانا اون سے ظاہر نہیں ہوا اور صحیفہ صفونیا مین ہی کہ انسان و بہایم و پرندہ
و ماہی فنا ہونگی اور منافق لوگ ضعیف ہونگی اور گنہگارونکو میں روی زمین سی اوکہاڑ

دونگا اور اپنا ہاتہ یہودا پر اور سب اورشلیم کی باشندون پر دراز کرونگا اور اس موضع
سے بتونکی نام اور کاہنون کی اور جو لوگ آسمان کی لشکر ونکو سجدہ کرتی ہین اونکی نام اور جو لوگ
ملکوم کی قسم کہاتی ہین اونکی نام اور خدا سی موہنہ موڑنیوالونکی نام اور جو لوگ خدا کی واسطے
خاص نہین ہوتی اونکی نام مٹا دونگا پہر فرماتا ہی کہ مین اوس دن اورشلیم کو چراغ لیکر
ڈہونڈہونگا اور اون لوگون پر جو رزیل کا مومنین ولجہی ہین حکم کرونگا پہر فرماتا ہی
اونکی دولت لٹا دونگا اور اونکی گہر ہلاک کردونگا وہ گہر بناوینگی ور رہنی نپاوینگی
انگور بووینگی ور شراب نہ پینی پاوینگی اسواسطیکہ خدا کا بڑا دن قریب ہی اور اوس دنکی آواز
کڑوی ہی وسخت وہ دن قوی ہی اور تنگی وسختی کا دن اور اندہیری اور بدلی کا دن
اور گردنکی اور ان سنگی کا دن بلونتی شہرون پر اور بلند زاویون پر مین آدمیونکو تنگ
کرونگا وہ اندہونکی طرح چلینگی کیونکہ اونہون نے گناہ کیا اونکا خون خاک کی مانند اور
گوشت گوبر کیطرح پڑا رہیگا سیم وزر اونہین بچا نسکیگا خدا کی غضب کے دن انتہی کہتا
ہونمین مراد یہ ہی کہ اکثر آدمی کہ خطاکار وکفار ہین نیست ہونگی اور اونکی ساتہ اونکی ہوائی
اور پرندی اور مچہلیان بہی جنسی اونکو نفع پہنچتا ہی ہلاک ہونگی سو جب یہ امر واقع
ہوگا منافق ضعیف ہوجائینگی کیونکہ اونکی ولی مددگار جو کفار تہی نیست ہوجاوینگی
سو جب مکہ فتح ہوا ایسا ہی ہوا اور حضرت عمرؓ وصلاح الدین وفرخ شاہ ومحمود کی وقت
ایسا ہی ہوا اور حضرت امام مہدی کیوقت مین یہ امر بخوبی واقع ہوگا اور اگر یہ معنی ہون
کہ سب انسان دنیا مین فنا ہونگی تو منافق کہان رہینگی جو ضعیف ہون اور قول اوسکا
اپنا ہاتہ الخ واقع مین ایسا ہی ہوا کہ یہودا کی نسل سی عیسیٰؑ کی کم ہوتی ہی نبوت جاتی رہی
اور اورشلیم مین مسلمانونکا عمل ہوا اکثر یہودانکی قتیل واسیر ہوئی اور اب بہی وہان اسلام

کا عمل ہی رنبو کی نام عیسیٰ کی وقت مین بہی مٹی تہی لیکن ہماری حضرت کی وقت مین علم
بالکل مٹی اور کاہن اونکی قوم تھین اور اونکی بعد بہی باقی تہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کیوقت مین شق وسطیح وسواد بن قارب وغیرہ کاہن سب موئی اور کہانت بالکل
موقوف ہوگئی لا کہانۃ بعد النبوۃ اور آسمان کی لشکر ستاری ہین اور فرشتی
سوا اونکی پوجنی الی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی وقت مین مٹائی گئی اور سوا خدا کی
اور کسیکی قسم کہانا اور بادشاہونکو سجدہ کرنا منع ہوا اور وہ لوگ جو خدا کی وسیلی خاص نہین
ہوتی مشرکین ہین جو خدا کی ساتھہ مسیح وعزیر ولات وعزی وغیرہ کو شریک بناتی ہین تو لوگ
اوسکا انکو ربوبیتکی ہی نقشہ بعینہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت مٹا تہی ہوا
کہ کفار انکو ربوبیتہی لیکن شیر ایکا بینا اور پیچنا موقوف ہوگیا تہا اور ابتک بہی
اورشلیم مین یہ جاری ہی قتل اوسکا ڈنکی کا دن یہ جہاد کی خبر ہی قتال اوسکا رومیوں سی کی
مطابق قرآن مین ہی ما اغنی عنہ مالہ وما کسب ولن تغنی عنہم اموالہم
ولا اولادہم من اللہ شیئا اور باقی عبارت کا مضمون ظاہر ہی اور حضرت عیسیٰ کی عہد مین
واقع نہین ہوا اور صحیفہ حزقیال کی ۹ مین کہ چہہ شخص شکل مین آئی اور ایک اونمین سی بیچ
مین تہا زرہ پہنی اور فیروزہ کا کمربند باندہی اور خدا کا جلال ظاہر ہوا سوا اوسنی بیچ والی
زرہ پوش کو بلایا اور کہا کہ نشان کر درمیان اورشلیم کی اور گنہگارونکی پیشانیون پر
نشان بنا بعد ازان فرمایا کہ تم شہر کو جاؤ اور قطع کرنا شروع کرو اور شفقت نکرو بڈہی پر نہ
جوان پر نہ لڑکی پر سبکو قتل کرو اور ان سبکو جن پر نشان کیا گیا ہی نکہو اور میری قدسونسی
ابتدا کرو حزقیال فرماتی ہین اس درمیان مین کہ وہ قطع وقتل کرتی تہی مین منہ کی بہل گرا اور
واویلا کر کی مینی کہا یا رب تو رہی سبہی [illegible] دیتا ہی فرمایا کہ بیت اسرائیل و

یہود اکی ظلم بیشمار ہوئی عواقب مین حرم نکرونگا اس درمیان مین زرہ بوش نے کہا کہ جیسا
مجکو حکم ہوا تہا مین بجالایا انتہی سو زرہ پوش محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہین اور
ہمین چار یار ہین اور پانچوین مہدی ہین اور قول اونکا قدیسون سی ابتدا کرو اسیکی مطابق
پہلی مکہ مقدس مین جہاد کیا گیا پہر شام مقدس مین اور اامین ہی کہ تمکو اورشلیم
سی نکالونگا کیا تم تلوار سی ڈرتی ہو سو تم پر تلوار ہی کہینچونگا اور اس شہر کی درمیان
سی نکال کر بیگانونکی ہاتہہ سونپونگا اور اسرائیل کی پہاڑون پر تمکو جزا دونگا تمام
اسرائیلی مقدس ہوئی اور جنکو اورشلیمون نے کہا دور ہوا ونکو مین میراث دونگا اور تمام
زمین مین پہیلا دونگا اور اونکی واسطی شہرونمین چہوٹا مقدس بناؤنگا جہان وہ داخل
ہونگی اور اونکو امتونمین سی قبول کرونگا اور اونکو شہرون شہرونسی جمع کرونگا جہان
بیٹہی ونکو بکایا ہی اور اونکو اسرائیل کی زمین دونگا وہان وہ داخل ہونگی اور اوسکی
سب برائیان نکال پہینکین گی وہ میری گروہ ہونگی مین اونکا خدا انتہی یعنی امتنی
پیغمبر ونکو ضعیف و بی یار سمجہا اور اپنی قوت و شمشیر زنی پر بہولی سو اب مین تیغ زن
پیغمبر بہیجونگا اور اورشلیم سی تمکو نکالکر بیگانونکی یعنی اسمعیلیونکی سپرد کرونگا وہ پہاڑون
پر تمہین جزا دینگی کیونکہ اونکا ملک پہاڑونکی پاس ہے یا انکہ وہ تمکو اورشلیم سی نکال
دینگی تب تم پہاڑون پر جا بسوگی وہان حقتعالی تمکو جزا دیگا اور تمام بنی اسرائیل کاٹ
ڈالی جاوینگے مگر وہ جو اوس بیگانہ امت کا یعنی اسمعیلیونکا چلن سیکہین اور آپ بہی ایلی
سی ہوجاوین اور جنکو اورشلیمی دور دور رکہتی تہی اور حقیر و کنیزک زادہ سمجہتی تہی سو اسمعیلی
ہین اور اسمعیلیون نے شام کی ملکونکو کفر و گناہ سی پاک کیا اور صحیفہ دانیال ع کی ے مین
ہی کہ مینی چار جانور دیکہی اسمین اول [illegible] اور ویسا ہی اور جو تہا بہت عظیم و قوی تہا اونکی دانت

لوہی کی تہی کہا جاتا تہا اور پیش لاتا تہا جو کچہہ اوسکی موہنہ ... تہا اور وہ جانور ... ممتاز و مخالف تہا اور اوسکی دس سینگہہ تہی پس یہ نکلتی تہی کہ اون سینگون ... چہوٹی سینگوٹیان جمین اور اونمین آنکہین بن گئین پہر ایک چہوٹا ... سیاٹ تہا کہ سب ... ہوگیا اور اوس سی اپنی عجیب کلام سنا سو یہ جو تہی مملکت ہی کہ سبکی آخر ہوگی اور سب سی افضل و اکمل انتہی کہتا ہون مین یہ سلطنت عظیم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی اور لوہی کی دانت جہاد کی ہتہیار ہین اور سبکی مخالفت سی یہ مراد ہی کہ شرع اوسکی ناسخ ہوگی اور دس سینگہہ عشرہ مبشرہ ہین اور سینگوٹیان خلفای عباسیہ وغیرہم اور چہوٹا سینگہہ جو بڑہ گیا حضرت امام ہین اور کلام عجیب قرآن کہا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یا معرفت کی اسرار اور ۱۲ مین ہی کہ انتہا عجایبات کا ایکوقت اور دو وقت اور آدہی وقت تک ہی اور سبات کو تمام گنہگار نہ سمجہین گی اور اصحاب فہم سمجہینگی کہتا ہون مین وقت تو بہت ہی لیکن اسباب ہی تین وقتونکو اسواسطی خاص کیا کہ یہ نبوت و ولایت کی وقت تہی ہو جسکو ایکوقت کہا وہ حضرت عیسیٰ کا وقت ہی جسمین رحمت حق بخوبی ظاہر ہوئی اور جسکو دو وقت کہا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وقت ہی جسمین جلال و جمال و علم ظاہر و معرفت باطن نی بخوبی کمال پایا اور آدہا وقت امام کا ہی کہ اوسمین محمدی شرع کامل ہوگی اور اسرار ولایت کی ظاہر ہونگی اور گنہگار یہود و نصاری ہین اور اصحاب فہم ہم اور ارمیا کی ۱۲ مین ہی خبر ہا شیر اپنی بادیہ سی اوتا انکو بگاڑی اوسنے اپنی جگہہ سی خروج کیا تا زمین کو اجاڑی اور شہرونکو اکہاڑی سو رو و پیٹو کیونکہ خدا کا غضب پہر گیا نہین بادشاہ و رئیس اوسدن ہلاک ہونگی اور کاہن لوگ تہبرا ئینگی روح کمال آتی ہی اوسوقت مین اونکی ساتہہ احکام کی باتین کرونگا ان گہٹا کی طرح اور آندہی کی طرح چڑہیگا اوسکی گہوڑی کرگسون سی ... ہلکے ہین انتہی سو خدا کا شیر جسی

عرب کی بادیہ سی خروج کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کاہن او سکے ظہور سی تہرائی
جہان تک کہ فنا ہوئی اور علم کہانت اوٹہہ گیا روح کمال وہی ہی جو نئی احکام لایا و العمانات
سیکی گہوڑونکی تعریف ہی اور ۱۲ مین ہی کہ خدا کی تلوار زمین کو اطرف سی و اطرف تک
کہا لیگی اور کسی فتنی سی لحم کو سلامتی نہوگی مین اونکی زمین سی اونکو نکالونگا اور بعد نکالنی کی
پہر رحم کرونگا اور ہرایک کو او سکی زمین و میراث مین پہونچاونگا پہر ایسی ہوگی کہ جب سیکہینگے میری امین
سیکہین گی اور میری قسم کہائینگی جیسی اب بعل کی قسم کہاتی ہین انتہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور او سکے اتباع جہاد کرتی رہینگی یہان تک مہدی رع ظاہر ہوکر سب گمراہونکو
صاف کر ڈالیگا اوسوقت سبکی سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان لاوینگی اور آرام
سی رہینگے اور شرع محمدی کی موافق قسم کہائینگی اور ظاہر ہی کہ ارمیا ع کی بعد کسیکی وقت مین
ایسا نہوا کہ تمام زمین مین ایکدین ہوجائی مگر مہدی ع کی وقت اسلامیونکی قول پر ایسا ہوگا
جب عیسیٰ ع بہی دوسرا ظہور کرینگی اور نصاری بہی کہتی ہین کہ ایکدن ایسا ہوگا جسمین تمام عالم
مین عیسی کے بادشاہی کی خوشخبری مچجاوی کما فی رسالۃ المقابلہ پس اتنا باتفاق ثابت ہوا
کہ ایکدن تمام جہان مین ایکدین جاری ہوگا اور کافر مخالف نرہیگا اور یہی ارمیا ع کی صحیفہ
سی بہی نکلتا ہی ہان یہ کہ وہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا یا عیسیٰ ع کا سو مسلمان وہ کہتی ہین
اور نصاری یہ پس ضرور ہوا کہ دونومین انصاف کیا جاوے سو انصاف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا دین ہوگا کیونکہ عیسی کے دین مین خدا کی قسم کہانا نہین درست اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دین مین درست ہے سو اوسوقت اگر عیسی کا دین ہوتا تو لوگ خدا کی قسم نکہاتی لیکن
ارمیا ع فرماتی ہین کہ خدا کی قسم کہائینگی پس معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین مین
ہونگی اور دارپوش فارسی کی سلطنت کی دوسری سال حجی ع کو نبوت ہوئی اور چوتہی سال زکریا ع

توسوحجی سی حقتعالی نی فرمایا کہ بخت نصر نی اورشلیم کو تاراج کیا تہا اسوا سطی زور بابل نی
یشوع بن یوسنادا کاہن سی کہا کہ تم مضبوط ہوا اور پہر اسکو بناؤ مین تمہاری ساتہہ ہون
بعد ازان فرمایا کہ مین کہنیا دونگا ایک مرتبہ بہی آسمان و زمین تری و خشکی کو اور کہنیا
تمام امتونکو اور آویگی مختار سب امتونکی اور پہر دونگا مین اس گہر کو بزرگی سی چاندی میری
ہی اور سونا میرا اسواسطی اس گہر کی پچہلی بزرگی اول سی فضل ہوگی انتہی یہ صحیفہ ۔۔۔ مین
ہی سو اسمین عیسیٰ کی خبر کہا چاہی یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مہدی کی لیکن عیسیٰ ۔۔۔ مین
ہو سکتی کیونکہ اونکی وقت مین آسمان و زمین صحرا و دریا کہنیا نہین گئی اور وہ اور ۔۔۔
سب امتونکی مختار نہین ہوئی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر ہی جنکی ۔۔۔
آسمانونمین بشب معراج کودوم پڑا اور راہ آسمان پارہ کیا گیا اور زمین مین کسری کی
محل مین زلزلہ پڑا اور کنگری اوسکی گر گئی اور آتشکدہ بجہ گئی اور جب جہاد شروع ہوا
ہفت اقلیم مین رعب سی زلزلہ پڑا ایران کی سلطنت کہ جمشید و فریدون کی وقت سی
لمن الملک کا ڈنکا بجاتی چلی آتی تہی پل مارتی خاک مین ملا دی گئی وہ گاویانی درفش کہ
جدہر جاتا تہا ادہر شکست نہ آتی تہی بی اثر ہو گیا اور سوا ایران اور تمامی ممالک مین
آوازہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بلند ہو گیا اور کانپ جانا تمام امتونکا صادق آیا اور اورشلیم
مین اگرچہ اسرائیل کیوقت عبادت ہوتی تہی لیکن فساد ہوتا تہا اسی سبب سی ویران ہی
کر دیا گیا تہا سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیوقت مین خوب عبادت ہوگی اور کفار کا اس
چین سی اوسمین عمل نہونی پاویگا یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نائب مہدی
آکر اوسمین بسیگا اور ہند کی مال سی وسی آباد کریگا او سوقت تمام باشندی وہانکی اہل اللہ
ہو جاوینگی اور نعمت و برکت سی معمور ہو جاویگا اور جہاد برپا رہیگا اوسوقت ایک گہاٹ

نی مین کی اور اگلی زمانہ سی زیادہ فضل ہو جائیگا اور اس قول سی نکلتا ہی کہ مختار تمام قومونکی
جو اورشلیم مین دیکھی گئی ایک ہونگی سو اول عرب آئی اور بعد ازان عیسیٰ و مہدی ع
زکریا ع مین ہی کہ مینی ایک شخص کو سرخ گھوڑی پر سوار دیکھا کہ دو پہاڑونکی
بیچ مین کھڑا تھا اور اوسکے پیچھے سرخ گھوڑی اور اشقر اور ابلق اور سفید تھی اور
اوس سی ارنی جو پہاڑون کی بیچ کھڑا تھا کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہین خدا نی بھیجا ہی تو زمین
کی گرد پھرین انتہی پہاڑ بوقبیس و قیقعان ہین اور سرخ گھوڑیکی سوار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہین ساتھ چارون خلیفہ اپنا اپنا لشکر لیکی جہاد پر مستعد ہین اونہین خدا نی اسیواسطے
بنایا کہ عرب و عجم کی مالک ہوین اور اونکی گھوڑونکی سم زمین کی گرد پھرین اور ۱۳ مین
ہی کہ خدا اوس دن بتون کی نام زمین سی اوکھاڑیگا اور پھر اونکا ذکر نہوگا اور جھوٹی
پیغمبرونکو نجس روحونکو زمین سی جلا دیگا اور اگر کوئی آدمی غیب کی خبر دینی لگیگا
اور نبوت کا دعوی کریگا تو اوسکی سگی ماباپ کہین گی تو مر جائیگا کیونکہ تو نی خدا کی
نام سی جھوٹھا کلام کیا اور اوسکی سگی ماباپ اوسکو باندہین گی جب نبوت کا دعوی
کریگا انتہی یہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین واقع ہوا کہ عرب اور تمام
ممالک اسلام کی بتونسی خالی کیی گئی اور جھوٹھی پیغمبر مسیلمہ و اسود وغیرہ قتل کیی گئی اور
نجس روحین کہ شیاطین وغیرہ تہی مقہور ہوئی اور آسمان پر جانی سی باز رکھی گئی اور کہانت
و نجوم سب موقوف ہوا سو اب اگر کوئی غیب کی خبر کہنی لگی یا نبوت کا دعوی کری
یا جھوٹھی کاہن اور نجومی اور فال گو سی رجوع کری تو اوسکی اقربا آپ اوسکی مارنی
داشتی قتل کرنی پر مستعد ہون اور کہین تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کافر و نافر ہوا
اور حضرت عیسیٰ کی تو وقت ہی جھوٹی نبیا موجود تھی اور کوئی اونسی نہ پوچھتا تھا کہ

تماری منہہ مین کی دانت این چنانچہ انجیل متی مین موجود ہی اوس کی ۱۳ مین ہی کہ ایک کسان بونی گیا اور بوتی وقت بعضی تخم راہ مین گری اونہین چڑیان چگ گئین اور بعضی سنگی زمین پر گری جہان بہت مٹی نہتی سو جلدی اگ آئی اس لیئی اونہون نی دل دار زمین نہ پائی اور جب سورج نکلا جل گئی اور بعضی کانٹون مین گری سو کانٹون نی بڑہکر اونہین کہونٹ ڈالا دی میوہ نلائی اور بعضی اچھی زمین مین گری اور زمین کو نہلین نکلین جو بڑہتی اور مضبوط ہو گئین اونہون نی میوی دی بعضی سوگنی بعضی ساٹہہ گنی بعضی تیس گنی جسکی کان سننی کی ہون انتہی سو پہلا فرقہ یونان کی حکما ہین کہ شرع کی سادہ سادہ باتون کو اونکی لوگون [illegible] نہین ہوئی تک شیاطین سفسطی تہی فی الفکر اونہین لی بہا کہتی ہین اور دوسرا فرقہ یہودی ہی اونکی پتہر کی مانند تہی کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً سو اونہون نی چند روز شرع کو قبول کیا آخر جب خورشید طالع ہوا شرع نصاری کی ہاتہہ پڑی اور وہ کافر ہو گئی کہ فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ اور تیسرا فرقہ نصاری ہین کہ اونکی لوگون تخم شرع کا کرا اور جا لیکن اون لوگون وہم و اشتباہ کا بہت دخل تہا اس سبب سی حقیقت و مجاز و اصل و نقل مین فرق نکر سکتی تہی سو جب عیسی سی خوارق عادات مثال احیاء اموات وغیرہ ظاہر ہوئی وہ توہمات و اشتباہات کانٹون کی طرح جمنی لگی اور یہان تک بڑہی کہ درخت شرع کو اونہون نی کہیر کر سکھا دیا اور جو تہا فرقہ عرب ہین کہ اونکی دل سفسطیات و قساوت و اشتباہات سی خالی تہی سو اونمین تخم شرع کا جما اور بڑہا اور بار ور ہوا فَاَلله قَوْلُهُ تعالی وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ اور اوسی مین ہی کہ عیسی نی فرمایا آسمان کی بادشاہت اوس آدمی سی مشابہ ہی جسنی اچھی بیج اپنی کہیت مین بویا پر جب لوگ سوتی اوسکا دشمن آیا

اور اوسکے گیہوں میں تہا تلخ دانی بوگیا اور جب سبزی نمود ہوئی اور خوشی لگی تو تلخ دانے
بہی ظاہر ہوئی تب وس گہر والی کے نوکرون نی آکر اوس سے کہا صاحب تمنی تو اپنی کہیت مین
اچہی بیج بوئی تہی پہر تلخ دانی کہاں سے آئی اوسنی کہا ایکدشمن نی یہ کام کیا ہی نوکرون
نی کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونہیں جمع کرین اوسنی کہا نہیں تا ایسا نہو کہ جب تلخدانونکو
جمع کرو اونکی ساتہہ گیہون کو بہی اکہاڑ لو دروتک دونو کو ملی ہوئی بڑہنی دو کہ مین درو کی
وقت درو کرنیوالونکو کہونگا کہ تلخ دانو کو جمع کرکی جلاؤ اور گیہون میری کہیتی مین جمع
کرو سب ان کا فرمایا کہ جو اچہی بیج بوتا ہی ابن آدم ہی اور کہیت دنیا ہی اور اچہی بیج اوس
بادشاہت کی لڑکی ہین اور تلخ دانی شریر کی فرزند ہین اور دشمن ابلیس ہی اور درو کا وقت
جہان کا انتہا ہی اور درو کرنیوالی فرشتی سو اس جہان کی انتہا مین ابن آدم اپنی فرشتونکو
بہیجیگا سب برائی کرنیوالونکو اکہٹی کرینگی اور جلتی تنور مین ڈالدینگی تب سب راستباز
آفتاب کی مانند نورانی ہونگی انہی سو فرشتی وہ ہین جنہون نی بدر کی دن تلخ دانو کو
جو کئی ہزار کافر تہی اکہٹا پاکر مقتول و قید کیا اور جلتا تنور جہنم ہی کہ جتنی قتل ہوئی اوسمین
گئی اور راستباز اون رسول عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت ہین جسکو انجیل روح الصدق
کہتی ہی بعد اس ماجری کی وہ آفتاب کی مانند روشن ہوجائینگی کہ تمام جہان میں اونکا نور
و فیض محیط ہوجائیگا گویا وہ تلخدانی حیلولۃ الارض تہی کہ اونکی اٹہتی ہوئی آفتاب نی جہانکو روشنی
بخشی فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یہی حال گذرا کہ جب مکہ کی لوگ
مطیع ہوگئی اونکی سعی تائید سی لاکہون پردیسی مسلمان ہوگئی سو یہ سب آخری زمانہ مین واقع ہوا
اور اوسی مین ہی کہ آسمان کی بادشاہت رائی کی دانی سی مشابہ ہی جسی ایک شخص نی کہیت
مین بویا اور وہ سب تخمونسی چہوٹا ہی پر جب اگا تو سب ترکاریونسی بڑا ہوا ایسا ہوا کہ پرندے

اوسپر پسبیر اکرین انتہی سو عرب سب سی حقیر تر تہی لوگ اونہین اہل بادیہ اور گنوار اور لونڈی بچی
تہتی تہی اور جسمانی لذتون اور ظاہری آرایشون سے اونکو بہرہ کم تہا اور علم دین مین بہت
ہیٹہی تہی جیسی رائی کی دانہ سو اونمین سے ایک سرسبز ہوا یعنی رسالت کے درجہ پر پہونچا
سبز وسی یعنی سب پیغمبرون سی اعظم ہوگیا اور ہند کی پرندی اور دور کی آدمی ہین جو مکہ مین
جاکر بود و باش کرتی ہین یا رحمت کی فرشتے کہ وہان اکثر حاضر ہوتی ہین یا پہاڑ اور
جنگل کی رہنی والی جو اگلی زمانہ مین شرع سی واقف نتہی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی عہد مین درخت شرع کی سایہ مین آئی اور کسان باری تعالی ہی جسنی دنیا کی
باڑی مین رائی کی دانہ سی یہ بڑا تر بوز پیدا کیا اور انہین میوون مین سے کہ بہت سی اگلی
پیچہی نکلی اور پہلی لگی چنانچہ ایک شخص اپنی باغ مین مزدور لگائی اور ہر ایک کا ایک دینار روزینہ
ٹہرا دیا پہر تیسرے ساعت مین اور مزدور آئی اونہین بہی لگا لیا اور چہٹی اور نوین ساعت مین بہی آئے
اونہین بہی لگا لیا پہر گہڑی بہر دن ہی جو آئی اونہین بہی لگا لیا پہر جب شام ہوئی
ہر ایک کو ایک دینار دیا تب اگلی گڑگڑانی لگی کہ ہمنی زیادہ محنت کی ہی پچہلونکی برابر کس طرح
ہون سو مالک نی فرمایا کہ تم ایکدینار پر راضی ہوئی تہی سو لو اور مین اپنی مال کا مالک
ہون انتہی ملخصا اسیطرح بعینہ محمدی حدیث مین ہی بلکہ اوسمین کہلی کہلا مذکور ہی کہ
یہود و نصاری گڑگڑائینگی چنانچہ صحیح بخاری مین ابن عمر رض سی روی ہی اور سچ ہی کہ اسمعیلی
مدتون متروک رہی آخر آخر زمانہ مین حقتعالی نی اون پر جہکی پانچ وقت کی نماز پچاس وقت
کی برابر گنی گئی یکرات ہزار مہینی سی بہتر ہوئی ایک نیکی پر دس ثواب ملے ایک بدی پر ایک
عذاب و قال علیہ السلام نحن الآخرون السابقون اور آیۃ ۲ مین ہی کہ عیسی علیہ السلام نی تمثیلا فرمایا کہ
ایک شخص نی باغ لگایا اور اوسکی گرد احاطہ بنایا اور اوسی مالیونکو سونپ کر آپ سفر کو

یعنی [illegible]

گیا

پهر هم پر اپنی خادم مالیون پاس بهیجتی تا میوه لاوین مالیون نی خادمونکو کچلا اور قتل کیا پهر اور خادمونکو بهیجا مالیون نی اونسی بهی یهی سلوک کیا آخر اوسنی اپنی بیٹی کو یه سمجهکر اونکی پاس بهیجا که مالی اس سی دبینگی پر مالیون نی جب بیٹی کو دیکها کها وارث یهی هی آؤ اسی مار ڈالین اور اسکی میراث پر قبضه کرین چنانچه اونهون نی اوسی پکڑ کر قتل کیا اب باغ کا مالک اونسی کیا کریگا وه آویگا اور اونهین بری طرح سی ماریگا اور باغ اور مالیونکو سونپیگا جو میوی موسم مین اوسی پهنچاوین لوگون نی کها ایسا نهو تب عیسیٰ نی اونکی طرف گهور کر فرمایا کیا تمنی کتابونمین نهین پڑها که جس پتهر کو معمارون نی نامقبول جانا وهی کونیکا سرا هوا یه خدا کیطرف سی هی اور همارری نظرونمین عجیب هی اسلیے مین تمسی کهتا هون که خدا کی بادشاهت تمسی چهینی جائیگی اور ایک قوم کو جو اوسکی میوی لاوی دیجاویگی اور جو کوئی اوس پتهر پر گریگا کچل جاویگا اور جسپر وه پتهر گریگا اوسی پیس ڈالیگا انتهی یه خبر صریح هی همارری حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کی کیونکه عیسیٰ برعم نصاری کی ابن الله هین اور مسلمان کهتی هین ابن سی مراد عزیز و مطیع هی اور باغ کا مالک باری تعالی هی اور سرکش مالی بنی اسرائیل هین جنهون نی پیغمبرونکو قتل کیا اور دوسری مالی جنکو باغ سپرد هوا همارری حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کی تابعین هین اور پتهر حضرت صلی الله علیه و آله وسلم هین که لوگون نی آپ کی جد اسمعیل کو اور اسمعیل کی اولاد کو نامقبول جانکر میراث ندی تهی سو وه پتهر کونی کا سرا یعنی مقصود اعظم اور آخری زمانه کا پیغمبر هوا اور وه پتهر حضرت عیسیٰ نهین کیونکه وه تمهارری نزدیک ای نصرانیو خدا کی بیٹی تهی سو مقتول هوئی اگر نصاری کهین مسلمان عیسیٰ کی مقتول هونیکی قائل نهین حالانکه یهانسی ثابت هوتا هی که خونمین قتل کرنا اونکی طرف اسوا سطی منسوب کیا که اونهون نی اپنی دانست مین عیسیٰ کو قتل کیا اور قتل کرنیمین کچه اوٹها نه رکها اگرچه خدا تعالی کی حفاظت سی وه فی الواقع مقتول نهوئی لیکن نبی کی مار ڈالنی کا گناه او

گردن پر ہوا اسی جا سی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرما دیا ہی کہ جو تم
گری اوسکا خون ہدر ہے کیونکہ وہ قاتل ہو چکا اگرچہ کسی مانع کی سبب سے قتل اوس سے صادر
قول اوسکا خدا کیطرف سے ہی یعنی اوسکی تقدیر صنعت ہی سو اسرائیلیو تمسی خدا کی
یعنی نبوت چھینی جائیگی اور دوسری قوم کو جو بنی اسمعیل ہین دیجائیگی کیونکہ جب اسرائیلیون نے پیغمبرو
قتل کیا اور عیسیٰ سی بڑی نبی کو ستایا خدا نی اونسی دولت چھین کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اور
محمدیونکو دی اور حکم فرمایا کہ جو کوئی تمپر زیادتی دبانہ اگری اور جنگ کا ارادہ کری اوسی قتل دوا اور
جسکو تم نافرمان دیکھو اوسپر چڑھائی کرو اور پیش الو کہ فاقتلوھم حیث وجدتموھم اور یہ
حکم عیسیٰ کو نہین ملا تھا ورنہ قتل و ہلاک اونسی صادر ہوا پس ثابت ہوا کہ نصاری نے جو کتاب
اعمال کی ۲ مین لکھا ہی کہ وہ پتھر عیسیٰ تھا سو غلط ہی اور نصاری سی کہا چاہی کہ اگر تم عیسیٰ کو پتھر کہو گی
تو لازم آویگا کہ ابن اللہ اور کوئی ہو سوا اوس پتھر کی یعنی عیسیٰ کی پس چار خدا کا ہونا لازم آویگا
ایک اللہ ایک عیسی ایک روح قدس ایک یہ ابن اللہ جو اس تمثیل مین مذکور ہی اور اس مثال مین غور
کیا چاہیے کہ کیا عجب طرز پر سوال جواب کی ساتھ ادا ہوئی ہی یعنی بنی اسرائیل اسمعیلیونکو حقیر جانتے
تھی اور آپکو بڑی شان والا سمجھتی تھی سو اونکو عجیب معلوم ہوا کہ لونڈی کی بیٹی جنکو ابراہیم
و سارہ اسحق نی میراث سی اور حقتعالی نی مدت دراز تک نبوت سی محروم رکھا باغ نبوت
کی ناطور اور جناب باری کی منظور بنین اسو سطی اونہون نے حضرت عیسیٰ سی کہا کہ ایسا نہو گا تب
آپ نی جھنجلا کر فرمایا کہ اگر تم مجھی جھٹلاتی ہو تو اپنی شعیا پیغمبر کی قول کو کیا کرو گی اونہون نی (باغبان ۲ الی)
تو کھلم کھلا کہدیا ہی کہ جس پتھر کو معمارون نی نامقبول جانا وہی کونیکا سرا ہوا یہ حکم خدا کا ہی اور اوس
عہد کا پورا کرنا ہی جو ابراہیم ع سی کیا تھا کہ اسمعیل کو مین برکت دونگا اور بارور کرونگا اور اوسکی
لیئی امت عظیم بناؤنگا اور اوس سے بارہ بادشاہ ہونگی اور اس مقام سی یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ عیسی ع

سچ مچ کی بیٹی نہتی بلکہ مجازاً یہ لفظ یونانیونکی انداز پر بولا گیا تہا کیونکہ اگر حقیقی بیٹی ہوتی تو باپ
کی سی قدرت رکہتی اور مالیونکی ماری ماری نہ جاتی بلکہ فوراً اون مالیونکو چہڑا کر دوسری مالی کو نوکر
رکہتی اور اشعیا کی ۲۸ باب کی یہ عبارت ہی مین صیہون مین نیو ڈالنی کی لیی ایک پتہر
رکہتا ہون ایک آزمایا ہوا پتہر کونی کی سر کا ایک جہنگولا پتہر مین عدالت کو عمارت کی طرح
سوتی پر رکہونگا اور راستبازیکو سہول اور اولی جہوٹہونکی تباہ کو صاف کر دینگی اور جب
مہلک تازیانہ چلیگا تم اوسکی نیچی پائمال ہوجاؤگی وہ اپنی آتی ہی تمکو پکڑ لیگا اوسکا چرچا سننا ہی
تہرانیکا باعث ہوگا خدا کوہ فرازیم کی مانند اوٹہیگا تاکہ اپنا عجیب عمل اور اجنبی کام کر گذری سو اب تم
دل لگی باز نہو نہو ویکہ تمہاری بند ہین سخت ہوجاوین کیونکہ مینی خدا سی کامل و مصمم حکم ساری زمین
کی اوپر سنا ہی جسطرح کسان جو اپنی کو دا وین کی چیز پیسنی نہین روندتا بلکہ لاٹہی سی جہاڑ لیتا ہی
اور روئی کی غلی پر داوین چلاتا ہی لیکن اوسی ہمیشہ نہین کوٹتا اسیطرح وہ کریگا یہ بہی لشکرونکی خدا سی
مقرر ہوا ہی جسکی مصلحتین عجیب اور جسکی کام افضل ہین اونہی سو کونیکی سری کی پتہر محمد صلی اللہ علیہ والہ
وسلم ہین کہ قصر نبوت کی انتہا ہین اور قیمتی پتہر ہین جس سی محل کی زینت ہوگئی ہی چنانچہ صحیح بخاری
و مسلم و مشکوۃ مین ابوہریرہ رض سی مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا مثلی و
مَثَلُ الاَنبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصرٍ اُحسِنَ بُنیَانُہٗ تُرِکَ مِنہُ مَوضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ
النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُونَ مِن حُسنِ بُنیَانِہٖ اِلَّا مَوضِعَ تِلکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنتُ اَنَا سَدَدتُّ
مَوضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ البُنیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ اور محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی عہد
مین عدل و صدق خوب ہی تولا گیا اونکی خلفاء صدیق و عادل کہلائی اور فاروق کہ بین
الحق والباطل جسطرح معمار گنیا سی ٹیڑہی سیدہی دیوار مین فرق کر لیتا ہی اسیطرح
اونہون نی عقل و شرع کی سنگ و رشتہ سی حق و باطل مین فرق کیا جہوٹہونکو مین

پناہ کی جگہہ نہ تہی مسیلمہ و اسود عنسی وغیرہ مشرکین و کفار صفا صاف کر دی گئی تمام عرب و عجم
تازیانہ کی نیچی آیا خصوصاً عجمیونکا یہ حال تہا کہ عمرؓ کا نام سنتی گہبراتی تہی اور کسیکا
اگر پانی پیتی جہجکے اوٹہتا تہا تو کہتی تہی اسی گہوڑی کیا تجہی پانی مین عمر کا سایہ نظر آیا جو
تو گہبرا اوٹہا غرضکہ حقتعالی نی اپنا اجنبی کام او عجیب عمل جیسی بنی اسرائیل نکالتی تہی
پورا کیا یعنی اونکی غیروں سے جو بنی اسمعیل ہین پیغمبر مبعوث کیا اور نئی شریعت بہیجی اور ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعوت سب ملکوں مین پہنچی کیونکہ وہ تمام عالم پر مبعوث
تہی اور عیسیٰ تو انجیل و قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ صرف بنی اسرائیل کی رسول تہی اور کسان
کی مثل سے یہ مقصد ہی کہ اوس پیغمبر کیوقت مین جو رحم کی لایق ہی اوسپر رحم ہوگا اور جو قہر
کی لایق ہی اوسپر قہر ہوگا اور وہ قہر بہی صرف تہذیب کیواسطی ہوگا قول اوسکا اور کی
مصلحتین عجیب ہین یعنی آخر زمانی مین یہی اوسکی حکمت نے اقتضا کیا کہ خلق بزور راہ راست پر لائی
جائی اوسکو تہذیب عام و تکمیل تام منظور تہی اسواسطی نبوت و سلطنت کو ایک کرکی حکم دیگا
کہ سبکو سیدہا کرو سمجہانی سے یعنی مار دہاڑ سے ہونہ ہوا اور آخر مین ایسا ہوتا ہی کہ جب لوگ
کسی طرح نصیحت نہین سنتی اور پند کرنا حد سے گذر جاتا ہی اوسوقت حکم ہوتا ہی کہ نمانین تو مار دو
سو حقتعالی نی ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر بلکہ زیادہ بہیجی اور اونہونے خلق کو بخوبی نصیحت
کی بلکہ بعضوں نے مار دہاڑ بہی جاری کی اور بعضوں نے بددعا سے خلق کو تباہ کیا لیکن وہ ہرگز
سیدہی نہوئی مگر تہوڑی تہوڑی ہر زمانہ مین حتی کہ ہند و فارس وغیرہ مین اونکا دین پہنچا
تب حقتعالی نی یہی تجویز کیا کہ اب حکم تیغ کا علی العموم دینا خوب ہی اور متی کی ۲۵ اور
لوقا کی ۱۹ مین ہی کہ ایک مرد شریف نی ملک بعید کا سفر کیا تو سلطنت اپنی قبضہ مین لاوی
اور پہر آوی تب اوسنی اپنی نوکروں کو اپنا مال سونپا ایک کو دس توڑی دی اور ایکو

تھا یا کہ سوداگر ایسی نہین زیادہ کہ کر رکھنا پڑا اوسکی ہم شہری اوس سے عداوت رکھتی تھی
اوسکا ہتی تہی کہ وہ سلطان بنی سو جب وہ سلطنت لیکر پہر آتب اوسنی اوس لوگونکو
جنہنی دو توڑونکی چار کر رکھی تہی سرفراز کیا اور جسنی ایک کا ایک کہا تہا اوسی
ذلیل کیا اور اپنی دشمنونکو جو اوسکے سلطنت کی روادار نہتی قتل کیا انتہی ملخصاً سو مرد
شریعت عیسیٰ ہین اور ملک بعید آسمان اور مشہری دشمن یہود کہ مسیح کی شہر اورشلیم مین
اونکی بود و باش اکثر تہی اور نوکر بنی اسرائیل جنہین وہ نقد ایمان سونپ گئی تہی اور
فرما گئی تہی کہ اسکو دونا کر رکھنا یعنی میری بعد ایک پیغمبر ہوگا سو اوسکی ساتہہ بہی
ایمان لانا سو اون نوکرونمین سے جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خاص دین پر ایام فترت مین
چلتی رہی اور جب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا اونکی ساتہہ ایمان
لائی اونکا نقد ایمان دونا ہوگیا کہ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ اور حضرت مسیح
آکر اونکی تعریفین کرینگی اور شفاعت سی اونکی درجی بلند کروائینگی اور جنہون نی عیسیٰ
نقد ایمان لیا اور باوجود کہ مال کی افزائش کا وقت پایا لیکن افزائش کی تدبیر نکی عیسیٰ
اونکی روح سی بیزار ہونگی اور دوزخ کا رستہ اونہین بتا دینگی اور یہود دیونکو اونکی سردار
سمیت جسی مسلمان دجال کہتی ہین اور نصاری ابن الہلاک ہلاک کرینگی اور انجیل
یوحنا کی ۱۴ آیت مین ہی کہ اگر تم مجہی عزیز جانتی ہو تو میری حکمونکو یاد رکھو مین اپنی باپ سی درخواست
کرونگا وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہاری ساتہہ رہی یعنی فارقلیط روح صدق
جسی دنیا قبول نہین کر سکتی کیونکہ اوسی دیکہتی نہین اور اوسی جانتی نہین لیکن تم اوسی جانتی ہو
کیونکہ وہ تمہاری ساتہہ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا وہ فارقلیط روح قدس ہی اوسی باپ
میری نام سی بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہاویگا اور جو کچہہ مینی تمسی کہا ہی وہ سب تمہین یاد دلاویگا

مین جاتا ہون اور مینی قبل از وقوع تمہین خبر کر دی ہی تا کہ تم بعد از وقوع ایمان لاؤ بعد
تمسی بہت کلام نکرونگا اس لیے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اوسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین
اور ۲۵ امین ہی کہ جب وہ وکیل شافع جسی مین تمہاری لیے باپ کیطرف سی بہیجونگا یعنی
روح صدق کہ باپ سی نکلتا ہی آوی تو وہ میری لیے گواہی دیگا اور ۲۶ امین ہی کہ تمہاری
لیے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن فارقلیط تمہاری پاس نہ آویگا پر اگر مین
جاؤنگا تو اوسی تمہاری پاس بہیجونگا اور وہ جب آویگا جہان کو تو بیخ کریگا اور الزام دیگا
بسبب گناہ کی کیونکہ وہ مجہپر ایمان نلائی اور الزام دیگا بسبب عدالت کی کیونکہ مین باپ
پاس جاتا ہون اور تم مجہی پہر ندیکہو گی اور الزام دیگا بسبب حکم اور جزا کی کیونکہ اس جہان
کی سردار پر حکم کیا گیا ہی اور ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب تم اونکی برداشت
نہین کر سکتی لیکن جب وہ روح صدق آویگا تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیے
کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو کچہہ سنیگا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش
کریگا اسلیے کہ وہ میری چیزون سی پاویگا اور تمہین دکہاویگا سب چیزین جو باپ کی ہین
میری ہین اسلیے مینی کہا کہ وہ میری چیزون سی لیگا اور تمکو دکہاویگا تمام ہوئی
بعینہ عبارت اوسکی کہتا ہون تمہین یہ دوسرا وکیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی یعنی
وہ وکیل خدا کا جواب تم مین موجود ہی یعنی مسیح سو ہمیشہ نرہیگا بلکہ اوسکی شرع منقطع
ہو جائیگی لیکن وہ فارقلیط خدا کا بہیجا ہوا جو مجہہ عیسی کی بعد آویگا ابدی ہی اوسکی
شرع ہمیشہ رہیگی کیونکہ اوسکے بعد کوئی نبی نہوگا قول اوسکا دنیا قبول نہین
کر سکتی یعنی اوسکا ذکر جو مین دنیا کی نادانون سی کہ یہود ہین کرتا ہون تو نہین مانتی اور نہین
قبول لیتی کیونکہ وہ فارقلیط کو دیکہتی نہین اور مجہکو بہی اپنی جہالت سی سچا نہین جانتی لیکن تم

سکی

پس جو کچھ ہو میری باتونسے اوسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تم مین ہوویگا یعنی
حقیقت محمدیہ کہ حقیقت الحقائق ہے اور سب مین ہے لیکن اوسے پہچانتے نہین مگر خاص لوگ
جیسے عیسیٰ کی حواری اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور اسی جا سے صوفیہ صافیہ نے
فرمایا ہے کہ جب التحیات پڑہنے مین السلام علیک ایہا النبی کہے حقیقت محمدیہ کو آپ مین
موجود جانے اور اوسی سے خطاب کرے اور کشف اس راز کا مقصود ہو تو فصوص الحکم و گلشن
راز وغیرہ صوفیہ کی کتابون کو دیکھو اور اسصورت مین فعل اوسکا رہتا ہے صیغہ حال کا اپنے اور
اپنی حقیقی معنی مین ہے اور شاید یہ معنی ہون کہ عوام اوسکی مرتبہ کو نہ پہچانینگی نادانی کی سبب
اکثر اوس سے منحرف رہینگے اور اوسکی تابعین مین سے بھی بہتیرے اوسکی مرتبہ کو نہ پہچانینگے اوسکی رتبہ کو
حقیقۃً وہی پہچانے جو اوسکی درجہ مین کسیطرح کی شرکت رکہے یعنی نبی یا ولی ہو سو مین اوسکو اور
اوسکی رتبہ کو پہچانتا ہون اور تم بھی میری باتونسے اوسے جانتے ہو اور شاید یہ معنی ہون کہ
عوام سے جو مین اوسکا ذکر کرتا ہون تو نہین مانتے کیونکہ اوسے دیکہتے اور جانتے نہین لیکن تم میری
باتونسے اوسے جانتے ہو سو وہ تمہارے ساتھ رہیگا یعنی عیسیٰ و سچے عیسائیونکا مددگار رہیگا کیونکہ
وہ میری اور تمہاری سچی ہونیکی گواہی دیگا اور کہیگا کہ عیسیٰ اور اوسکی حواری سچے تہے اور فی الواقع
ایسا کہ قرآن نے عیسی علیہ السلام کو رسول برحق کہا اور اوسکی حوارین کی شان مین فرمایا
کہ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ اور تمہاری دشمنونکو کہ یہود ہین ملزم کریگا اور
اور سزا دیگا اور اوسکا ثبوت عہد ظہور ثانی مین میری ساتھ ہوگا پس ان دونون
صورتون مین فعل اوسکا رہتا ہے بمعنی استقبال کی ہے اور محاورہ مین ایسا بیشتر واقع ہوا کرتا ہے
چنانچہ انجیل یوحنا کی فارسی ترجمہ کی سولہوین باب کے ستروین فقرہ مین ہے کہ تبرد بدر خود میروم
و شما را دیگر نمی بینید یعنی نخواہید دید قول اوسکا روح صدق و روح قدس یعنی اوسکی روح سچ

ہی بلکہ وہ سچائی کی روح ہی اور صدق اور راستی کا زندہ کرنیوالا وہ صادق و امین
و مصدق کہلاویگا وہ روح پاک ہی اور اوسکی روح لطیف و مقدس ہی احکام روحی ویسے
غالب ہین سو فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی ہی تھی اس سبب سے
اونکا جسم اطہر بتواتر ثابت ہی کہ سایہ انداز نہا والا کب ممکن ہی کہ جو چیز باوجودکہ ناپ
کی طول و عرض و عمق رکھتی ہو اور نور کی حائل نہو یہ لطیف ہی چیزونکا خاصہ ہی آئینہ کو
دیکھو اور اسی سبب سی اونکا جسم الطف ایک پل مین ساتون آسمان پر ہو آیا اور اسی
سبب سے آپ پشت کی طرف سی بہی دیکہتی تہی کہ ہوا ہی یکسان رخ و پشت شمع اور اسی
سبب سے آپ کہانی پینی کی بشدت محتاج نہو تی تہی کہا انّی اَبِیتُ اور اسی سبب
آپ کو لطیف چیزونکا اور عطریات کا شوق تہا اور جمعہ کو عطر لگانا سنت ہو گیا ہی اور
لہسن و پیاز وغیرہ کثیف چیزین آپ نکہاتی تہی اور فرماتی تہی مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰاتَیْنِ
الشَّجَرَتَیْنِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا یُؤْذِیْنَا اور آپ کا پسینا خوشبو ہوتا تہا اور
سوا انکی اور بہت سی احکام روحی آپ مین تہی جسکی ذکر مین طول ہی قول اوسکا میری نام
سی یعنی جسطرح مجہی جہی لوگ رسالت کی نام سی مشہور کرتی ہین اسیطرح وہ بہی رسول ہوگا
اور وہ باپ سی نکلیگا یعنی خدا کی پاس سے آویگا اور خدا کی صفات سی معصوف ہوگا
وہ ایسا نور ہی جسکا منبع بیوسطہ حقتعالی ہی اور انجیل فارسی مین ہی کہ روح راستی
ازطرف پدر می آید قول اوسکا وہ میری لیے گواہی دیگا یعنی مجہی نبی حق بتلاویگا
اور دشمنون کو سزا پہنچاویگا سو فی الواقع ایسا ہی ہوا اور شعیا کی صحیفہ مین بہی
اور قرآن مین بہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شاہد و گواہ کہا ہی اور نصارٰی
کہتی ہین کہ یہ فارقلیطا جسی روح قدس و روح صدق کہا تیسرا خدا ہی جو باپ اور بیٹی سی نکلا

بعد اوسکی عالم مین آکر رہا اور نزول اوسکا اسطرح ہوا کہ حواری لوگ ایک گھر مین جمع تھی ناگاہ
چنگاریان آسمان سی اُترین اور حواریون پر گرین سو وہ چنگاریان نتھین روح قدس
تھا کہ حواری اوس سی معمور ہوگئی اور خود بخود تمام لغتون اور زبانون سی واقف ہوگئی
اور کرامتین اونسی ظاہر ہونی لگین سو وہی فارقلیطا روح قدس اب بھی ہماری پاس ہے
اور ابد الاباد تک رہیگا کہتا ہو کہ مین خارج مین بعد عیسیٰ کی کوئی شخص آدمیون سی اس
قسم کا ظاہر نہوا جو خلق کو نیک راہین سکھاوی اور عیسیٰ کی کہی ہوئی باتین یاد دلاوے
اور نبوت اوسپر ختم ہو جاوی اس سبب سی دین اوسکا ابد تک رہی اور وہ آئندہ
خبرین بتاوی اور عیسیٰ کی ستائش کری اور اوسی نبی برحق بتاوی اور اوسکی دشمنونکو
الزام اور سزا دی اور جہان کو زجر و توبیخ کری اور عدالت جاری کری سوایسا
شخص سوای ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کوئی ظاہر نہوا پس معلوم ہوا
کہ روح قدس روح صدق و فارقلیط موعود وہی ہین نہ وہ شخص مجہول فرضی جسکو نصاری
تیسرا خدا ٹھہراتی ہین اور روح قدس کہتی ہین کیونکہ یہ وہمی بات ہی جسکا سر پانو نہین
اور خارج مین نہ اوسکی ذات موجود و محسوس ہی نہ اوسکی افعال و آثار جو ذات پر دلالت
کرین اور حقیقت امر کی یہ ہی کہ حواریون پر یوم الدار مین فیض الٰہی چنگاریونکی صورت
پر نازل ہوا تھا اس سبب سی وہ اصحاب کشف و کرامات ہوگئی تھی سو اوس فیض کو
اس نظر سی کہ مستفیض کا روحانی و مقدس بنانیوالا ہی اگر روح قدس کہین ممکن ہی
لیکن اوسی فارقلیطا کی موعود سمجھنا نادانی ہی اور اس قول مذکور کا منصوص علیہ جاننا
عقل سی بعید ہی کیونکہ وہ یوم الدار کی بعد پھر نرہا اور اب اس زمانی مین نصرانیونکی پاس
سوای روح ابلیس کی کچھہ نہین و الا اگر فارقلیط سی وہی فیض و روح مقدس مراد ہو جو حواریون

پر یوم الدار مین نازل ہوا تو لازم آوی کہ نصرانیونکی پادری اور پاپا مسیح اور حواریونکی مانند معجزات
وکرامات پر قادر ہون لیکن وہ اصلا قادر نہین پس معلوم ہوا کہ فارقلیط اوس فیض کو
کہا ثبوت مقدم کا اسطور پر کہ حواریون سی کرامتین ظاہر ہوئین چنانچہ پطرس و یوحنا
کی دعا سی لنگڑا چلنی لگا اور پطرس کی بددعا سی حنانیا و سفیرا مر گئی اور ثبوت ثانی کا اسطور
پر کہ جب سی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا تب سی لیکر آج تک کسی
نصرانی سی کرامات ظاہر نہوئی اور اگر ظاہر ہوتی تو کہین نہ کہین منقول و مسطور ہوتے اور اب
اس زمان موجود مین بہی کسی سی خرق عادت نہین ہوتی پہر تبلاوین کہ وہ فارقلیط
جو ابدی تہا کہان چلا گیا اور کیون فانی ہو گیا جو اوسکا اثر بہی ظاہر نہین ہوتا اور اوسکے
فیض کی بہنک بہی کانونمین نہین پہنچتی اور قول اوسکا جہانکو توبیخ کریگا یہ انجیل یوحنا کی
۱۶ باب ۸ فقری مین ہی سو یہ نص ہی اسپر کہ فارقلیط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کیونکہ
اوس عیسیٰ کی خدای موہوم نی جہانکو توبیخ نکی اور سرکشونکی قتل و جہاد پر مستعد نہوا اور
عدالت کا کارخانہ اور جزا سزا پہنچانا جاری نکیا اور جہانکو عیسیٰ کی ساتہہ ایمان نلانی پر الزام
ندیا اور کسطرح الزام دیتا وہ تو جہانیونکی نظر سی چہپا ہی ہا اوسکی تو کسی نے بہنک بہی نسنی
سوای عیسائیونکی حالانکہ عیسیٰ نی کہا گیا تہی کہ وہ جہانکو الزام دیگا بسبب گناہ کی اس سبب سی کہ مجہپر
ایمان نلائی اور بسبب عدالت کی کیونکہ مین خدا کی پاس جاتا ہون اور تم مجہی پہر دیکہو گی وہی میری عوض
عدالت کریگا اور میرا بدلا میری دشمنونسی لیگا سو اوسنی توبیخ کی نہ عدالت کی نہ کسی کافر کو الزام
دیا نہ کچہہ جلال ظاہر کیا بلکہ عیسیٰ کی تمام جاہلی احکام اوسنی بدستور قائم رکہی پس معلوم ہوا
کہ وہ فارقلیط موعود نتہا کیونکہ فارقلیط موعود مین ان باتونکا ہونا شرط ہی و یتقول
اوسکا سلے جانا ہی سود مند ہی مراد یہ ہی کہ میری سبب جو نفع تمکو پہنچتا تہا سو پہنچ گیا

چنانچہ شریعت آسان ہوگئی اور توحید مضبوط ہوگئی اور نعمت تمام و کمال تمکو مل گئی سواب
میری رہنی سی تمکو فائدہ نہین بلکہ تمکو دنیاوی نقصان ہی کیونکہ یہود میری درپی ہین اور
میری سبب سے تمہاری بھی درپی ہین اور مین جہاد کا حکم نہین لایا جو اونہین قتل اور غارت
کرون سواب میرا جانا ہی صلاح ہی کیونکہ یہود میری بعد تم سی اسقدر مزاحمت نکرینگی جسقدر
میری سامنی کرتی ہین اور کرنیکا ارادہ رکھتی ہین اور اگر کرینگی تو بھی مضائقہ نہین بعد چندی
فارقلیط اگر تمہارا ناصر و معین ہوگا ولیکن اگر مین نجاؤن تو وہ نہ آوی اور تمہین نصرت نہ پہنچی
اور یہ جو مینی کہا کہ اگر مین نجاؤنگا تو وہ نہ آویگا سو سبب اسکا یہ ہی کہ دو نبی مستقل صاحب
شرع جدید ایک زمان و مکان مین جمع نہین ہوسکتی والا بسبب اختلاف احکام کی انتظام
عالم کا بگڑ جائی ہان دو نبی اسطرح کی جمع ہوسکتی ہین کہ ایک تابع ہو ایک متبوع چنانچہ موسیٰ ع
کی بعد دو دو چار چار پیغمبر اکہٹا ہوئی ہین سو فارقلیط ایسا نہین کہ میرا تابع ہو وہ بہی مستقل
صاحب شرع جدید ہوگا اور اگر مین اوسکا تابع ہون تو بعض فوائد و احکام جیسی کثرت علم
وعفو وغیرہ مخفی رہ جائین ہین چاند ہون وہ سورج ہی سورج چاند سی زیادہ نافع ہی جو چیز
چاندنی مین چہپی رہ گئی ہی دہوپ مین مل جائیگی چاند مظہر جمال کا ہی سورج مظہر جلال کا فانعم
وان لم تنعم فارجع الی صولۃ الضیغم اور قول اوسکا جہانکا سردار یہ بہی سوای خدا پر
صادق نہین آتا کیونکہ خدا دونو جہانکا سردار ہوتا ہی اور سرداری اوسکی اوس جہان
مین زیادہ تر ظاہر ہوگی علاوہ اسکی اوس خدا نی اپنی حکومت و عدالت و نظم و نسق عالم
کا کچہہ بھی نہین کیا پہر کسطرح اسکا سردار کہلاویگا بس ثابت ہوا کہ جہان کی سردار ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکا سید و سلطان عادل سید کائنات نام و لقب
ہی جنہون نے جہان مین عدل و حکم جاری کیا اور قول اوسکا اوسکی مجہہ مین کوئی چیز نہین اور وہ

میری چیز وںسی پاویگا اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ فارقلیط موعود یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
حضرت عیسیٰؑ سی افضل ہی اسواسطی کہ حضرت عیسیٰؑ کی نیک صفتین اوسمین تہین اور اونکی سوا
اور بہی نئی صفتین اور رتبی جو حضرت عیسیٰؑ کو حاصل نتہی اوسی بخشی گئی اور یہ قول خدای
دہنی پر صادق نہین اتا کیونکہ باپ بیٹی روح قدس تینون باتفاق نصاری کی متحد ہین اور
درجہ اور جلال مین برابر و یکسان اور یہان بیٹا اتحاد سی صاف منکر ہوا جاتا ہی کہتا ہی
کہ اوسکی کوئی چیز مجہہ مین نہین نہ ذاتی نہ صفتی مین بالکل اوس سی مباین و مغایر و علیحدہ
ہون پس اگر تین خدا ہوتی اور تینون ایک ہوتی تو بیٹا اسطرح کہتا کہ مجہہ مین روح پاک کی
کوئی چیز نہین و لیکن اوسنی یہ کہا پس مغایرت ثابت ہوئی اور تثلیث باطل ہوئی پس نہین کا
فارقلیط مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسمین عیسیٰؑ کی اکثر صفتین تہین جیسی نبوت اور رسالت اور معجزہ
اور کشف و کرامات دکہانا اور اوراونکو بہی اوسکی طاقت بخشنا اور پیشین گوئی اور حلم
اور اگلی کتابونکی گواہی وغیر ذلک اور جو صفتین کہ خاص اوسمین تہین حضرت عیسیٰؑ مین نتہین جیسی
جہاد کرنا اور رعب و جلال سی فتحیاب ہونا اور لوٹ کا مال لینا اور نکاح کرنا بسبب
لطافت کی سایہ کا نہونا اور اوسکی کتاب کا سب کتابون سی فصیح تر ہونا وغیر ذلک
اور قول اوسکا اس جہان کی سردار پر حکم کیا گیا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اس
جہان کا سردار بادشاہ ہی اوسپر حکم کیا گیا ہی یہی حکم کہ خلق کو بسبب جزا کی الزام دی
سو وہ محمد خدا کا محکوم علیہ ہی جیسا اوسپر حکم کیا گیا ہی ویسا ہی کریگا اسمین کسی پر
توبیخ و حکم ادا نکریگا یا یہ معنی ہین کہ اس جہانکی سرداری کا حکم دیا گیا ہی یعنی خدا کا حکم ہوا ہی کہ اس
جہان کا کوئی سردار ہو سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سردار ہوگا یا یہ معنی کہ محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم جو جہان کا سردار ہی اوسی جزا و اجرت دی گئی ہی جیسا اوسنی کیا ہی یعنی

[illegible] کے موافق اوسکو دین و دنیا مین جزا دیجاویگی سو اسیطرح وہ بہی سبکو ہر ایک
اپنے عمل کے موافق جزا دیگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین یہ جزا دیگئی کہ جہان کا
سردار بنا اور [illegible] مطیع ہوئی عظیم الشان بادشاہون نے اوسکی آگی سر جہکایا اور اوسکا
نام نیک عالم مین جاری ہوا اور تا قیامت فاش رہیگا اور مکہ پر اوسی فتح دیگئی جیسی برہہ وغیرہ
نے شکست اوٹہائی تہی اور اوسکو بعد افلاس کی دوست و دشمن کی دولت ملی اور جب اوسکا
نام لیا جاتا ہی وسپر درود و برکت بہیجی جاتی ہی اور آخرت مین وہ درجہ اوسکا ہوگا جو کسی پیغمبر کا
نہوگا فاعلم اور نصاری اس جگہہ جب عاجز ہوتی ہین کہتی ہین کہ اس جہان کی سردار سی مراد شیطان
ہی سو یہ اسواسطی کہتی ہین کہ اگر تیسری خدا کو اس جہان کا سردار کہینگی تو خداؤن مین مغایرت
ثابت ہوجائیگی ولیکن اگر غور و انصاف سی دیکہو تو یہ تاویل محض بعید و نادرست ہی
یہان کلام دوسری وکیل کی آنی مین ہی شیطان بیچ مین کہانسی کود پڑا علاوہ اسکی
عیسیٰ اوس سردار کی آنیکو اپنی کلام نکرنیکا سبب بتاتی ہین یعنی مین اس سبب سی آب
کلام نہین کرتا کہ وہ آتا ہی راستی کی باتین سب بتادیگا میری کلام کرنیکی احتیاج نہین
چنانچہ دوسری جگہہ کہلکر یہی مضمون فرمایا کہ ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب
تم اوسکی برداشت نہین کرسکتی لیکن جب وہ روح صدق آویگا تمہین ساری سچائی کی
راہ بتادیگا پس ثابت ہوا کہ فارقلیط کا آنا عیسیٰ کی خاموش رہنی کا سبب ہی سو وہی فارقلیط
جہان کا سردار کہا ہی علاوہ اسکی شیطان گیا کہان تہا جو عیسیٰ فرماتی ہین کہ وہ آتا ہی وہ تو
اونکی عہد مین موجود تہا انجیل مین لکہا ہی کہ اوسنی عیسیٰ سی باتین کین اور عیسیٰ کو آزمایا اور
اگر یہ معنی لین وہ غالب ہوا چاہتا ہی تو بہی کلام درست نہین ہوتا کیونکہ اوسکا غالب ہونا
عیسیٰ کی خاموشی کا سبب نہین ہوسکتا بلکہ یون کہنا چاہیئی کہ مین تمسی بہت کلام اسواسطی کرتا ہون

اور بسبب اسکے سمجھاتا ہون کہ شیطان کی غلبہ کا وقت آیا ہی مبادا وہ تمہین فریب
علاوہ اسکی یہ قول منافی ہی اس مقول کی کہ میرا جانا سود مند ہی کیونکہ جب عیسی کی جاوینی
شیطان کا غلبہ ہوا تو انکا جانا کہان سودمند ہوا اور منافی ہی اس مقول کی جو ہی کہ اس جہان کی
سردار پر حکم کیا گیا ہی کیونکہ شیطان محکوم و مغلوب نہین ہوا اور اگر ہوا تو غالب ہوا اوسکا
جو پہلی قول سی ثابت کرتی ہو باطل ہوگا اور بالفرض و التقدیر اگر اس جہان کی سرداری شیطان
ہی مقصود ہو تو ہوا کری یہ بہی بیچ مین جملہ معترضہ سی ہمارا مطلب تو یہ ہی کہ جسی تم فارقلیط اور روح
صدق کہتی ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین پیغمبر خدا فی نہین اس دلیل سی کہ اوسی قوم
و عدالت نہین کی اور قول اوسکا اپنی طرف سی نہین تہا اسکی موافق قرآن ناطق ہی کہ ما ینطق عن
الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی جی سی باتین نہین
بناتا بلکہ جو کچھ اوسی پیغام دیا جاتا ہی وہی کہتا ہی اور اگر فارقلیط سی وہ فرزند ہی جسی عیسی تیسرا
خدا ٹہراتی ہین مقصود ہو تو اوسکا محتاج ہونا لازم آوی کہ جب وہ دوسری کی سنی تب
بیان کری اور محتاج خدا نہین ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہی اسکی معنی ہین شفاعت
کرنیوالا اور درمیانی اور بزرگ کیا ہوا سو سب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر
صادق ہی بلکہ محمد اور بزرگ کیا ہوا دو لفظ مترادف ہین اگر نصاری کہین اسمین
نام کی تبدیل ہی کیونکہ نام انکا محمد تہا نہ فارقلیط کہو نہین اگر ایسی ہی تصریح طلب کرتی ہو تو اسطرح
کی خبر حضرت عیسی کی بہی کسی اگلی کتاب مین نہین بی شبہہ کہین عیسی کا لفظ واقع نہین
ہوا اور خود نصاری لکہتی ہین کہ عیسی کا نام اگلی کتابون مین عمنوائیل تہا یعنی خدا ہماری ساتہ
پس جسطرح عیسی کی نام مین تبدیل ہی اسیطرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نام
مین ہی اور خدا کا ساتہ ہونا عیسی سی مخصوص نہتا پیدائش کی ۳۹ مین ہی کہ خدا یوسف کی

۔۔ مکاشفات و مشاہدات یوحنا کی ۲ باب مین ہی کہ مین اوسی جو غالب و مظفر ہوتا ہی مخفی من کہانیکو
دونگا ایک سنگ سفید دونگا جس پر ایک نیا نام لکہا ہی سوا اوسکی جسنی وہ پایا کوئی اور کوئی
نہین جانتا اور مین اوس غالب کو جو میری کامونکو یاد رکہتا ہی قومونکا مختار کرونگا اور امتونکا سلطان
سو وہ آہنی عصا لیے اون پر حکمرانی کریگا اور اونکو مٹی کی برتنونکی مانند چکنا چور کریگا چنانچہ مینی اپنی
باپ سی یہ پایا ہی اور مین اوسی صبح کا ستارہ دونگا انتہی کہتا ہون مین عیسیٰ ع کی بعد انتقال
کی یہ خبرین یوحنا سی کہین سو غالب مظفر جسنی تمام سرکشونکو مغلوب کیا جسکے اتباع غالب من
کل غالب اور حزب اللہ اور سیف اللہ اور اسد اللہ کہلائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور وحی
ن کی جیب کی مٹہائی ہی جو اونہین غار حرا مین کہلائی گئی یعنی علم نبوت اور سنگ سفید وہ ہی جسی امامیہ
اثنا عشریہ لکہتی ہین کہ جبرئیل ع نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تہا اور اوسپر کچہہ لکہا تہا کہ کسی سی نہ پڑہا
جاتا تہا سو اونہون نی حضرت علی رض کو دیا اونہون نی امام حسن رض کو یہان تک کہ حسن عسکری ع کو پہنچا
اور سنہ دو سو ہجری مین حسن عسکری سی امام مہدی رض پیدا ہوئی سو جب ہشیار ہوئی حسن ع نی وہ سنگ
سفید سو وع اونکی حوالی کیا وہ سنگ لیکر غائب ہو گئی اور آخری زمانی مین ظاہر ہونگی اور بعضی
محققین اہل اسلام کہتی ہین کہ اوس پتہر کو آدم ع بہشت سی لائی تہی اور اونسی شیث ع کو پہنچا یہان
تک کہ ہاتہون ہاتہہ عیسیٰ ع کو پہنچا اور اونسی بوساطت روح قدس جبرئیل ع کی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ملا اور شاید کہ وہ حجر اسود ہو کیونکہ حجر اسود پہلی دودہ سی زیادہ سفید تہا
رواہ الترمذی و صاحب روضۃ الاحباب اور آہنی عصا کا ذکر اور حکمرانی کا بیان اور قومونکی
چکنا چور کرنیکا تذکرہ صحیفہ اشعیا مین بہی ہی زبور مین بہی ہی لیکن یوحنا کی خبر سی صاف ثابت
ہوگیا کہ وہ عیسیٰ ع کی بعد ہوگا کیونکہ عیسیٰ ع نی آپ فرمایا کہ مین ایک شخص کو ایسا ایسا دونگا
پس معلوم ہوا کہ وہ شخص غیر عیسیٰ ع کا ہی اور عیسیٰ ع کی بعد یوحنا کی بعد کوئی ایسا غالب نبی ہونیکا

سلطان قوموں کا مختار جسکا لقب بہی مختار اور تیغ سی سرکشونکو مطیع کری و ہیتا فرمانکو
ہلاک کری سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعد نہین ہوا یہ وضح خبر ہی
ہی وہ عیسیٰ نی اس خبر کو خدا سی پایا تہا اور صبح کا ستارہ ہماری شریعت بیضا ہی یا قرآن
شریف کہ انزلنا الیکم نورا مبینا یا جمعہ کا دن کیونکہ صبح کا ستارہ زہرہ ہی جسی سعد
کہتی ہین وہ جمعہ کی دن سی منسوب ہی اسیواسطی جمعہ کو سو کیا کہتی ہین یا صبح کا ستارہ
مہدی ہی کہ پہلی زمانہ مین کفر کی تاریکی کو دفع کریگا جسطرح پہلی رات کو صبح ہوتی صبح کا
ستارہ نمایان ہوکر مزیل ظلمت ہوتا ہی اور شاید کہ عیسیٰ نی آپ کو صبح کا ستارہ کہا ہے
یعنی مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہو رہونگا اور اوسکی شریعت مضبوط کرنیکو آونگا
اور مینی وئیتس اور ولیم پادریونسی کہا کہ یہ آیتی عیسائیون یاد کرتیوالا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہی تب سٹٹ پٹا کر کہنی لگی کہ عیسیٰ نی یہ حکم ثواطیرہ کی کلیساؤن پر کیا تہا سو وہین
کوئی شخص ایسا پیدا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو وہان گئی ہی نتہی مینی کہا ثواطیرہ
جہان تہا تب کتابونمین دیکہکر کہا کہ روم کی متعلقات مین استنبول کی قریب تہا مینی کہا
روم تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اصحاب حضرت عمرؓ وغیرہ نی فتح کیا تہا چنانچہ تواریخ نجومیز
مسطور ہی ور ہجرت کی اکیسوین برس قسطنطین روم کا بادشاہ جو تثلیثیون کا معین و مددگار
تہا مسلمانونکی ہاتہوسی نہایت ذلیل و مقہور ہوا اور آخر قتل کیا گیا چنانچہ تواریخ الفیہ
جام جہان نما مین مرقوم ہی اور بعد اصحاب کی بہی محمدیونکا روم مین عمل رہا ہر چند روز وہ
فرنگیون نی اوسمین عمل پایا آخر سلاطین عثمانیہ کہ مسلمان تہی تمام روم پر قابض ہوئی اور اب بہان
مسلمانونکا عمل ہی پس یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صادق ہوئی فاشہد ان محمدا عبدہ
اللہ ورسولہ اور تیسری یہ کہ جو لوگ تم مین سی خراب نہین ہوئی وہ سزاوار اسکی ہین کہ میری ساتہہ سفید

[illegible] پہنیں گے وہ غالب سفید پوشاک پہنیگا اور مین اوسکا نام کتاب حیات سی محو نکرونگا
[illegible] اپنی باپ اور اوسکی فرشتونکی آگی کرونگا اور مین اوسی جو غالب ہوتا ہی
اپنی خدا کی ہیکل کا ستون کرونگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور مین اپنی خدا کا نام اوس پر
لکہونگا اور اپنی خدا کی شہر کا یعنی نئی اورشلیم کا نام جو آسمان پر سی خدا کی حضور سی اترتی
ہی اوس پر لکہونگا اور مین اوس غالب کو اپنی تخت پر بیٹہنی دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنی
باپ کی ساتہہ تخت پر بیٹہا انتہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سفید پوشاک
پہنتی تہی اور فرماتی تہی اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ رواہ الترمذی اور عیسیٰ اور اونکی سچی
تابعین بہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت پر چلینگی اور قول اوسکا کبہی
باہر نکلیگا یعنی نبوت کا حکم تا قیامت رہیگا اور مدینۃ اللہ مکہ ہی کہ نیا اورشلیم ہوا یعنی
اوسکی بجای نبوت کا مقام بنا اور حجر اسود کہ اوسمین لگا ہی آسمان سی اترا ہی اور خدا کا نام
اوس غالب مظفر کی دل پر لکہا گیا اور اوسکی ساتہہ منسوب ہوا یعنی جو کوئی خدا کا نام
اوسکی قول و شرع کی موافق لیتا ہی وہ اصل باللہ ہوتا ہی اور اگر اوسکی برخلاف ہو کر
لیتا ہی وہ واصل نہین ہوتا اور عیسیٰ کا بہی نیا نام اوسکی ساتہہ منسوب ہوا اوسوقت مین یسوع
کہلاتی تہی اسوقت مین عیسیٰ کہلائی ظہور اول مین اونکی دم جان بخش مومنان تہی
ظہور ثانی مین جانگداز کافران ہوگی اوسوقت مین مسیح اونکی مشہور تہی اسوقت
مین پہر اسوقت مین وہ ایکگونہ مغلوب ہوئی تہی اسوقت مین غالب کی ساتہی ہو کر
دجال و یاجوج پر غالب ہونگی اوسوقت مین کفار اونکو حقیقی ابن اللہ جانتی تہی اور یہی
اونکا نام مشہور کیا تہا اسوقت مین خدا کی پیاری اور نبی اللہ و عبد اللہ کہلاوینگی
اور نزول اوسکا اپنی تخت پر یعنی نبوت کی تخت پر اور قول اوسکا مین غالب ہوا اس سے

نکلتا ہی عیسیٰ ؑ سولی پر مصلوب نہین ہوئی اور بے مین ہی مینی اونکا ... پہنچائی
گئی تھین سنا کہ بنی اسرائیل کی فرقون مین سی ایک لاکہ چوالیس ہزار ...
اسباط سی بارہ بارہ ہزار بعد ازان مینی نگاہ کی تو دیکہا ایک بڑی جماعت ...
ہر ذات ہر قوم ہر زبان کی لوگ تہی جنکو کوئی شمار نکر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی
ڈالیان ہاتہون مین لیی خدا کی تخت اور برہ کی آگی کہڑی تہی انتہی یہان سی معلوم ہوا کہ بعد
عیسیٰ ؑ کی بنی اسرائیل مین سی تہوڑی ہی لوگ ہوئی جنکی گنتی اونگلیون پر نجات کی ٹہر گئی
اور غیر قوم سی بیشمار ناجی ہین سو وہی محمدی امت ہین کہ سفید پوشاک اور خرمی کی ڈالیان
اونکی نشان ہین کیونکہ ان دونو چیزونکو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دوست
رکہتی تہی اور خرمی کی افراط جسقدر عرب مین ہی مشہور ہی کہ اور ملک مین نہین عرب اوسکی
آٹی کی روٹیان کہاتی ہین اور اوسیکو میوہ کی طرز پر تناول کرتی ہین اوسی سی دوشاب
و سرکہ بناتی ہین اوسی سی قسم قسم کی مٹہائیان بناتی ہین وہی روٹی ہی وہی سالن وہی میوہ
وہی مٹہائی روزہ کہولنا اوس سی ثواب ہی اور آنکہ مین روشنی بڑہتا ہی قال ؑ م
اَکْرِمُوا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَةَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّةِ طِیْنَةِ اٰدَمَ اس کتاب مین
بسبب اختصار کی اتنی ہی خبرین لکہی گئین اور جسی ان خبرونکی شرح و تفصیل مطلوب ہو یا اور
خبرونکا معلوم کرنا منظور ہوا وسی کتاب صولة الضیغم کیطرف رجوع کرنا چاہی **فصل**
نصاری کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی شمشیر سی مذہب اسلام کو جاری کیا ولیکن خدا کی خوبی
سی خلاف ہی کہ زبردستی سی مذہب حق کو دنیا مین جاری کری اور اوسکی سبب سی لاکہون
کو ہیجان کری اور ابتدا زمانی سی خدا کی کسی کلام سی ثابت نہین ہو سکتا کہ اللہ تعالی نی کسی نبی
یا بادشاہ کو کبہی فرمایا ہو کہ میری مذہب کو دنیا مین زور و ظلم سی جاری کر کہتا ہون حضرت

[illegible] گئے اہین [illegible] ہی سو خدا نے تمام آدمیونکو چرندون پرندون درندون سمیت غرقاب
[illegible] دکھ [illegible] جو پیدایش کے ۷ مین ہے پھر اسکو خدا کی خوبی سے کوئی خلاف
[illegible] اور [illegible] کی ۱۴ مین ہے کہ ابراہیم نے کدرلاعومر بادشاہ وغیرہ کو قتل و غارت کیا
اور ۱۹ مین ہے لوط کی امت پر آگ اور گندہک برسی اور مشہور ہے کہ فراعنہ موسیٰ کے ہاتھہ سے
ہلاک ہوئے اور سفر الخروج کے ۱۷ مین ہے کہ موسیٰ کے حکم سے یوشع نے عمالقہ کو تلوار سے
شکست دی اور سفر الحساب کے ۳۱ مین ہے کہ موسیٰ نے فنحاس کو سردار بنا کر بارہ ہزار
اسرائیلیونکے ساتھہ مدیانیونکے مقابلہ کو بھیجا اونھون نے سارے مدیانیونکو قتل کیا اور اونکا
مال و متاع و دواب و مواشی سب لوٹ لیا اور اونکی ساری بستیون اور گھرونکو پھونک
دیا اور استثنا کے ۷ مین ہے کہ تیرا خدا اون سب گروہون پر جنسے تو ڈرتا ہے بھورونکو مسلط کریگا
تاکہ اونھین جو باقی و پنہان ہین تیرے حضور سے ہلاک کرے تیرا خدا اونکے بادشاہونکو تیرے ہاتھون
گرفتار کروائیگا اور تو اونکے نام آسمان کے تلے سے مٹا دیگا اور ۲۰ مین ہے کہ جب تو قتال کے
لیے کسی شہر کے نزدیک ہو تو پہلے صلح کا پیغام دے اگر وہ صلح قبول لین تو سب سے خراج لے اور نہین
تو ہر ایک مرد کو قتل کر مگر عورتون اور لڑکونکو اور مال و مواشی کو لوٹ لے اور صحیفہ یوشع
کے ۸ مین ہے یوشع نے بحکم خدا تیس ہزار آدمی لیکر عی پر چڑہائی کی اور وہانکے لوگونکو یک قلم
تہ تیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تھے اور کتاب سموئیل کے ۲۷ مین ہے کہ داؤد نے چار سو
اسّی مصر تک سیر کی اور اوس زمین کے لوگونکو قتل کیا اور صحیفہ ارمیا کے ۱ مین ہے کہ اے ارمیا مین نے
تجھے [illegible] استیصال و اہلاک کے واسطے گروہون اور بادشاہون پر قائم کیا اور عبرانیہ کے
مین ہے کہ جدعون اور بارق اور سمسون اور یفتاح اور داؤد اور سموئیل وغیرہ نے ایمان سے
مملکتونکو مسخر کیا اور عدالتین کین اور شیرونکے مونہہ بند کیئے اور آگ کی شدت کو توڑ دیا تلوار کی

دہاڑونکو کند کیا وی سستی سی قومی ہوئی تھکی مین بہادر ہوئی ور غیرہ نکی کو جو
سموئیل کی ١٧ مین ہی کہ داؤد نی جلیات فلسطینی کو اپنی ہاتہوسی مارا اور کتاب
مین ہی کہ سمسون نی ایک گدہی کی ہڈی سی ہزار آدمی مار ڈالی اور تسلینیہ ثانیہ
کہ ابن الہلاک کو عیسیٰ اپنی مونہہ کی دم سی فنا کر دیگا **فصل** نصاری کہتی ہین محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نی معجزی نہ دکہائی اور شیخ جی نکی کہتا ہون ہین ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سی تین ہزار معجزہ ظاہر ہوئی ور دو پارہ ہونا قمر کا برملا ہزارون کافرون اور
مسلمانونکی سامنی بی شک و شبہہ آپ سی واقع ہوا اور روایت کیا اسکو سیکڑون صحابہ
اور تابعین نے اور روایت کیا اونسی ایک جم غفیر نی ایہہ حدیث سی اور یہہ خبر متواتر ہی اور
مروی ہی صحیحین مین اور اور کتابونمین طرق کثیرہ سی کہ شبہہ کو قطعاً وہان دخل نہین اور
لکھہ لیا تہا اس حادثہ کو جابجا کی مورخون نی اور اجماع ہی مفسرونکا اسپر کہ اِقْتَرَبَتِ
السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ سی یہی انشقاق مراد ہی بدلیل اس آیت کی وَاِنْ یَّرَوْا آیَةً
یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت کا دن نزدیک آیا ہی کیونکہ اوسدن چاند سورج
توڑ دیئی جائین گی سو اوسکا نمونہ نمایان ہوا اور اس نمونہ نی ظہور
قیامت کو قریب القیاس کر دیا کفار کو چاہیئی کہ اب قیام قیامت کو بعید از قیاس نجانین
کیونکہ جسنی قمر کو آج اپنی نبی کی ہاتہہ سی شق کرایا وہ قادر ہی کہ ایکدن شمس و قمر دونوکو ٹکڑ
کی طرح لپیٹ ڈالی اور جب اوسکی بندونسی ایسی امر ہوئی تو اوس سی جو رب الارباب ہی
کیا عجب اور کیا بعید لیکن کفار جب اسیطرح کی نشانیان دیکہتی ہین حماقت سی مونہہ پہیر
لیتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ سحر ہی نظر بندی ہی یا یہ معنی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی دعا
کی تہی کہ میری ہاتہہ سی شق القمر کا معجزہ ظاہر ہو سو اس دعا کی قبولیت کی ساعت آپہنچی اور

ہو گیا پس الف لام الساعۃ مین عہد کا ہی اور ماضی کا صیغہ صریح دلالت کرتا ہی
وقوع ہو چکا اور ایک مشت خاک آپ نی کافرونکو پھینک ماری تھی سو سبکی آنکھین
پہونچی تھین تب حق تعالی نی فرمایا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
اسیطرف جامی نی اشارہ کیا ہی ع مشت ریگ پشت جملہ شکست اور آپ کی
انگلیونسی سیکڑون آدمیونکی سامنی چشمہ جاری ہوا اور بکری کی ایک ران سی آپ نی چالیس آدمیونکو
آسودہ کیا اور عکاشہ بن محصن کی تلوار بدر کی دن ٹوٹ گئی سو آپ نی اوسی خرمی کی ایک ڈالی
پکڑا دی وہی تلوار بنگئی اور قتادہ بن نعمان کی آنکھہ اوسی دن پہوٹ گئی اور معاذ بن عفراء
کا ہاتھہ کٹ گیا سو آپ نی دونوکو فوراچنگا کردیا کذا فی المشکوۃ اور آپکی آب دہن سی
کہاری پانی میٹھی ہو جاتی تہی اور آپکی بدن مبارک کا پسینا مشک سی زیادہ خوشبو تہا
یہانتک کہ آپ گلیونمین چلتی تھی اور ہوامین خوشبو بہر رہتی تہی اس سبب سی لوگ
جان جاتی تھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گلی مین تشریف لائی تھی اور گرمیون مین
آپکی اوپر ہمیشہ ابر کا سایہ رہتا تہا چنانچہ یہی دیکھکر حضرت خدیجہ رض نی آپسی شادی کی
اور آپکی کپڑون پر مکہی بیٹھی تہی اور کھٹمل اور مچھر آپکو ایذا ندیتی تہی اور ہزارون فرشتی
بدر کی دن آپ کی ساتھہ ہوکر کافرونسی لڑی چنانچہ فرمایا ہی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ
بِخَمْسَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ یعنی یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب تو کہنی لگا بدر کی دن مسلمانونسی کیا تمکو کفایت نہین ہماری خدا کا تمکو مدد بھیجنا
تین ہزار فرشتونسی کہ آسمان سی اوتری ہوئی ہین البتہ اگر تم ٹھہری ہوا ور لڑائی کی مقدمہ

مین جو کچھہ مین کہتی کہون اوسکی مخالفت سی پرہیز کرو اور وہ یعنی مین [illegible]
آوین تو مدد بہیجی تمہارا رب پانچہزار فرشتی پابی والی التفسیر مین ہی کہ [illegible]
علیہ و آلہ وسلم نی بدر کی دن حقتعالی سی مدد مانگی سو تین ہزار فرشتی [illegible]
علی سی منقول ہی کہ پہلی ایک آندہی نہایت زور سی چلا بعد ازان [illegible]
چلا پہر تہوڑی دیر بعد تیسرا آندہی چلا سو پہلی مین جبرئیل ہزار فرشتی [illegible]
مین میکائیل تیسری مین اسرافیل پکڑیان نور کی باندہی شملی کاندہون پر چہوڑی ابلق گہوڑون
پر سوار تب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ ای مسلمانو تین ہزار فرشتی
تمہاری مدد کو اوتری ہین کیا تمکو انکی مدد کفایت نہین مسلمان اس سبب سی کہ
کافرونکی کثرت سی ہراسان تہی کہنی لگی کہ ہان اسقدر کفایت تو ہین لیکن خدا کیا
اور فرشتی زیادہ نہ بہیجیگا تب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا
تا آخر یعنی ہان اگر تم ٹہری رہوگی اور میری مخالفت نکروگی تو خدا دو ہزار فرشتی اور
بہیجیگا اور سب پانچ ہزار ہوجائینگی پس مسلمانون نی جیکو مضبوط کیا اور لڑائی پر قدم گاڑی
تب خدا نی بموجب قول رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دو ہزار فرشتی اور بہیجی چنانچہ جلالین
مین لکھا ہی فَصَبَرُوْا وَاَنْجَزَ اللّٰہُ الْوَعْدَ بِاَنْ قَاتَلَتْ مَعَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی
خَیْلٍ اَبْلَقَ عَلَیْہِمْ عَمَائِمُ یعنی مسلمان ٹہری رہی سو خدا نی وعدہ پورا کیا اور فرشتی
ابلق گہوڑون پر سوار عمامی باندہی اونکی مدد کو اوتری فقط اور مشرک لوگ فرشتون کی
گہوڑونکا ہنہنانا اور کوڑونکی آواز سنتی تہی لیکن گہوڑونکو ندیکہتی تہی اور جب کوئی
مسلمان کسی کافر کی پیچہی مارنیکو دوڑتا تہا پہنچنی سی آگی ہی اوسکا سر زمین پر پڑا دیکہتا تہا
اور خندق کی لڑائی مین حقتعالی نی باد صبا کو بہیجا کہ اوسنی کافرونکی لاؤلشکر مین

بہالاڈ دلاڈ الدیالہ اور فرشتونکو بہیجا کہ اونہون نی خیمونکی طنابین کاٹ دین اور میخین
سو ... ہیںیک دین اور کافرونکی دل مین رعب ڈالدیا تب اونسی بہاگنی کی سوا کچہہ نہ
بن پڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ
عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنی مجہی پروا سی مدد ملی اور قوم عاد پچہیا وسی ہلاک کیی گئی شعر
باد صبا نسبت کہ نصرت ترا ... [illegible] اور حق تعالی
یہ آیت بہیجی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ
فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا یعنی ای مسلمانو یاد کرو نعمت خدا کی
جب چڑہ آیا تم پر کافرونکا لشکر پس بہیجا ہمنی اونپر آندہی کو اور ایسی لشکر کو جو تمہارے
نظر سی پوشیدہ تہا اور صحیح نسائی و معجم کبیر مین ہی کہ ایک اندہی نی آپ سی بینا ہونی کی
استدعا کی آپ نی اوس سی دو رکعت نماز پڑہوائی اور فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ
فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهِ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ یہ کہتی ہی فورا اوسکی آنکہین تا سی کہل گئین اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد اصحاب نی اس نماز و دعا کو آزمایا اور پورا پایا
اور حضرت علی رض کو خبر دی کہ ابن ملجم تمکو قتل کریگا اور ویسا ہی ہوا روایت احمد اور
امام المحدثین مولانا عبد العزیز رح نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ جب علی رض نی وفات پائی
اور شلیم کی ہر ایک پتہر کی نیچی سی خون ابلنی لگا مینی کہا سبب اسکا یہ تہا کہ اونکی وفات
پانی سی خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی سو اونکا قاتل گویا سب اور شلیمی پیغمبرونکا قاتل ہوا
کیونکہ بنی اسرائیل کی نبوت عیسیٰ کی وقت سی منقطع ہوئی اور بنی اسمعیل کی نبوت ہماری حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سی منقطع ہوئی تہی صرف نبوت کی خلافت و جانشینی باقی

ره گئی تهی سو اوسدن وه بهی معدوم هوئی اور امام حسین ؑ کی شهادت آپ نی خبر دی
ابو هریره ؓ بر ملا بیان کرتی تهی که حضرت صلی الله علیه و آله وسلم نی مجهی خبر دی هی که
سی ساٹهوین برس کی شروع مین یه هنگامه هوگا اور همیشه ابو هریره دعا کرتی تهی که خدا وه
سال مجهی نه دکهلائی سو جیسا آپ نی فرمایا تها ویسا ظهور مین آیا اور ثابت بن قیس کی
قتل هونیکی اور مصر و فارس کی فتح هونیکی اور مسیلمه کی خروج کی اور اوسکی قتل هونیکی اور نجاشی
کی مرنیکی اور عبد الله بن رواحه اور جعفر کی قتل هونیکی خبر دی اور ویسا هی هوا اور قرآن
مین خبر دیگئی که ابو لهب کی جورو رسی کی پهانسی سی مری گی اور ویسا هی هوا اور سورة الروم
مین فرمایا گیا که هُم مِن بَعدِ غَلَبِهِم سَیَغلِبُونَ فِی بِضعِ سِنِینَ یعنی رومی قریب
هین که فارسیون پر غلبه پاوینگی سو قریش کی کافرون نی ٹهٹها فارسی بڑی شوکت والی
هین وه رومیون سی هرگز مغلوب نهونگی شعر که ایرانی از رومی بیش خورد کا بقا لم کجا ریزد اندر نبرد
آخر ابو بکر صدیق ؓ اور ابی بن خلف سی یه شرط هوئی که اگر نو برس کی بیچ مین رومی غلبه پاوین
تو ابی سو اونٹ دی نهین تو ابو بکر دین سو حدیبیه کی دن خبر پهنچی که رومیون نی پارسیون
پر غلبه پایا تب صدیق نی ابی سی سو اونٹ پهر لیی اور بضع کا لفظ تین عدد سی لیکر نو تک
بولا جاتا هی اور سورة الفتح مین فرمایا گیا لَتَدخُلُنَّ المَسجِدَ الحَرَامَ اِن شَاءَ اللهُ
آمِنِینَ مُحَلِّقِینَ رُءُوسَکُم وَمُقَصِّرِینَ لَا تَخَافُونَ یعنی قسم هی تم ضرور
مسجد حرام مین داخل هوگی جو چاهی خدا اسطرح سی که دشمنوسی نڈر رهوگی یعنی غلبه کی
ساتهه اور حج کیوسطی سر کی بال منڈاؤگی اور کتراؤگی اور کسی سی نه ڈروگی سو ویسا هی
هوا که پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم کی جیتی جاگتی مکه فتح هوگیا سو یه سب معجزی بتواتر ثابت
هین اور بعضی بروایت احاد بهی ثابت هین ولیکن عیسی ؑ کی اکثر معجزی بروایت احاد هی ثابت

بہیجو اور جو متواتر اتفاق ہو دشمنونکی تعینات سی ہی دیکھو ایک محلی کی لوگ مثلی کہہ
[illegible] کہ تمہارا باپ ہی سو تم ایسا یقین کرلیتی ہو کہ گویا سو بار آنکھونسی دیکھا
اور [illegible] کسی نی کہی یہ تمہارا باپ نہین تو لڑ مرو اور حال یہ ہی کہ حقیقت کار کی معلوم
نہین [illegible] کہ یہی جہوٹ کہا اور قباحت واقع ہوگئی ہو اور شاید کہ خبر دینی والی جانتی ہون کہ
تم ان کی نہین ہوا ور کسی مصلحت کیواسطی ایکا کرکی وہ بہون نی کہدیا ہو کہ تم عمرکی بیٹی ہو پس جب
ایک محلی کی آدمیونکا قول جنکا اتفاق کرنا جہوٹہہ پر ممکن ہی مفید یقین کا ہوا تو لاکہون
[illegible] دوست دشمن کا قول جنکا اتفاق کرنا جہوٹہہ پر ممکن نہین کیونکر مفید یقین کا نہوگا
اور عرب کا اجڈ اور ناخوانده ہونا مشہور ہی ممکن نتہا کہ وه بن معجزه دیکہی ایمان لاتی
اور تشریح وتفصیل معجزونکی گر مطلوب ہو تو شواہد النبوة ومعارج النبوة وروضة الاحباب
وعجائب القصص ومولد النعیم وجاذب القلوب وغیره کو دیکہو اور اس منصفی پر نظر کیا چاہیئی کہ
ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی باوجود کہ ہزارون معجزی دکہائی صاف صاف
فرما دیا کہ مین فقط ڈرانی والا ہون اور راه راست بتانیوالا اور معجزونکی طاقت مجہمین
نہین یہ سب اللہ کی دین ہی وه چاہی تو مجہہ سی کچہہ ہوسکی سو یہ اس لیی فرمایا کہ احمق لوگ آپکو
خدا کی کارخانہ کا مالک سمجہنی لگین اور بار بار معجزه کی تکلیف دین سو یہ عیسیٰؑ نی بہی کہا ہی
متی کی ۴ مین ہی کہ شیطان نی عیسیٰؑ سی کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپکو ہیکل کی کنگری سی
نیچی گرادی کیونکہ خدا اپنی فرشتونکو حکم کریگا کہ تجہی ہاتہون پر اوٹہالین عیسیٰؑ نی کہا
خدا کو آزمانا اچہا نہین اور یہان سی یہ بہی معلوم ہوا کہ عیسیٰ خدا نتہی اور ۱۲ اور ۱۶ مین ہی کہ
بعضی کاتب وفریسی عیسیٰؑ سی معجزه کی طالب ہوئی سو عیسیٰؑ نی کہا کہ اس زمانیکی شریر قوم
معجزه ڈہونڈہتی ہین پر اونہین کوئی معجزه سوا یونس نبی کی نشان کی دکہایا نجائیگا

مین تین دن زمین کی اندر رہونگا پس معلوم ہوا کہ عیسیٰؑ بہی ہر وقت
بلکہ یہانسی یہ نکلتا ہی کہ عیسیٰؑ نی مرکر جی اوٹہنی کی سوا اور کوئی
یہ بہی سب نی ندیکہا صرف اونکی گیارہ حواریون نی دیکہا یا اور دو تین
نی اور کاتب و فریسی تو یہی کہا کیی کہ عیسیٰؑ کی لاش اونکی حواری کہود لیگئی اور
ہی کہ عیسیٰؑ نی فرمایا مجہی قیامت کہ اجیا تو کوئی نہین مگر ایک جو خدا ہی اور محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ مجہی علم غیب کا نہین مگر جو خدا اچاہی وحی و الہام سی
بتا دیوی اور اگر مین غیب کی باتین جانا کرتا تو اپنی لیی بہت خوبیان جمع کر لیتا سو
یہی بات اگلی کتابونسی بہی ثابت ہی دیکہو اسحاقؑ سی بڑی پیغمبر کو جو بنی اسرائیل
کی دادا پیر تہی اپنی مرنیکا دن معلوم نہوا اور اونکی انکہین ہند ہی ہو گئی تہین سو
عیص و یعقوب مین فرق نکر سکی اور اونکا ارادہ تہا کہ عیص نبی و رئیس ہو سو
نہو نی پایا یہ بات بتفصیل پیدائش کی ۲۷ مین ہی اور یعقوبؑ کا حال توریت و
قرآن مین لکہا ہی کہ بن خدا کی بتائی یوسف کی جینی مرنیکا حال و نہین معلوم نہوا
اور اگر کسی نبی کو خدائی کارخانہ مین اختیار ہوتا تو تمام عالم کو اپنا امتی بنا لیتا موسی
سی فرعونکو اور عیسیٰؑ سی یہودا کو اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی ابوجہل کو بی بہرہ
ہونیکی سوا کچہہ بہرہ نملا ع تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل اور عیسیٰؑ کو اگر علم
غیب ہوتا تو یہودا کو جسنی آخر دغا کی اپنی بارہ اصحاب کی مسلک مین منسلک
نکرتی اور متی کی ۱۱ مین ہی کہ عیسیٰؑ نی اون شہرونکو جنمین اوسکی بہت معجزہ ظاہر ہوئی
تہی یعنی کورزین وغیرہ کو ملامت کی کیونکہ اونہون نی توبہ نکی اور لوقا کی ۲۳ مین ہی
کہ ہیرودیس نی عیسیٰؑ سی بہت سوال کیی کہ کوئی معجزہ دیکہی پر عیسیٰؑ نی ندکہایا یہ ہیرودیس

بهی یهانسی معلوم هوا که کورزین وغیره کی اطاعت وغیر اطاعت
معلوم نهوا اسواسطی شبهه مین وی نهین معجزه دکهائی که شاید توبه کرین لیکن
بات نهوئی اور ... دین کا حال او نهین معلوم هوگیا که یه توبه کرنیوالی سامی نهین
اور متی کی ۲۰ مین هے که ایک ندی نی عیسی ع سی کها مین یه چاهتی هون که میری بیٹی داهنی
بائین بیٹهین عیسی ع نی فرمایا که یه میرا کام نهین که تمکو بخشون بلکه یه او نهین جنکی لیی میری باپ
نی تیار کیا هی یا جائیگا یهانسی ثابت هوا که عیسی ع خدا و نو ایک چیز نهی وگرنه دوسرا کون
تها جسکی فرمان کی منتظر رهتی اور یه بهی ثابت هوا که عیسی ع بیشک بی اختیار تهی جو بات حقتعالے
نچاهتا تها اونکی کیی نهوسکتی تهی ور دیکهیی محمد صلی الله علیه و آله وسلم کی امتو مین سی خواجه باقی بالله
ایک ولی تهی سو اونسی ایک ناپخته نانبائی نی هٹ کی که مجهی اپنا سا بنا دو آخر بعد رد و کد کی
خواجه صاحب ناچار هوکر اوسی حجره مین لیگئی اور اوسپر توجه کی جب حجره سی نکلی خواجه صاحب
اور نانبائی کی شکل و صورت مین کچهه فرق نرها تها مگر اتنا تها که خواجه صاحب هشیار تهی
اور نانبائی مست الست آخر تین دن کی بعد اوسی بیهوشی مین انتقال کر گیا یه حال صولة
الضیغم اور تفسیر عزیزی مین بتفصیل هی لیکن اس سے باقی بالله کی فضیلت حضرت عیسی ع پر ثابت نهین
هوسکتی اسمین بهی بهید تها که یه بات حقتعالی نی چاهی تهی سو هوئی ور وه نچاهی تهی سو نهوئی
اور ۲۱ مین هی که عیسی ع کو بهوکه لگی تب وه ایک انجیر کا درخت راه مین دیکهکر اوسکی نزدیک آیا
لیکن پتیونکی سوا اوسپر کچهه نپایا تب اوسی بد دعا دی وه فوراً سوکهه گیا سو عیسی ع کو اگر علم غیب
هوتا تو جان جاتی که اس درخت مین پهل نهین اسمین پهل ڈهونڈهنا عبث هی اور یهان سی
یه بهی معلوم هوا که آدمی بهت محتاج هی کیونکه اوسکو بهوکهه دیکهتی هی اور اوسکا دفعیه اپنی بس
نهین رکهتا خارج سی اوسکی ملنی کا پتا هی اور یه بهی معلوم هوا که بهوکهه کی برداشت کرنا نهایت مشکل هی

...ر یہود کہتی ہین کہ یہ فعل عیسیٰ کا نبیونکا سا نتہا اسمین نہایت غضب و [illegible] یہودی [illegible]
بت ہوتی ہی کیونکہ محل غصہ کا انسان و حیوان ہی نہ تہا اور درخت [illegible]
جنت کہ شریف و خوش میوہ و دافع الامراض تہا اور قصور ایسی کچھہ ہوا تہا وہ بی [illegible]
وجود بن خدا کی دی پہل نلا سکتا تہا اور غصہ کرنا اون چیزون پر یہو سمجھین عاقلونکو
ظاہر ہی کہ عاقلونکا کام نہین پس مناسب تہا کہ دعا کی آئی اسمین پہل آوین اور
ہمیشہ لگی رہین تا مین بہی فائدہ پاؤن اور ہر کوئی اس سی فائدہ پایا کری اور وہ بہی جنت تک
سرسبز رہی خدا کا ذکر کری اور جواب یہ ہے کہ شاید نصاری کی بد نیتی ہوا اور اگر سچ ہی تو موسیٰ
نی بہی بعض ریت کی تختیان گرا دی تہین و در روضۃ الاحباب و عجائب القصص وغیرہ تواریخ
و تفاسیر مین ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکبار بہوکی ہوئی اور اوس
بختہ ہوا ایک بکری اور چند ادمیون کی تہی تہا سو آپ نی بکری مالی سی فرمایا کہ اسکا دودہ
دہ لاؤ اوسنی کہا یا رسول اللہ یہ تو تہی ہی بہی ٹک گیا ہن نہین ہی آپ نی بسم اللہ کہکر
اوسکی پیٹہہ پہ ہاتہہ پہیرا اور فرمایا دودہ لی وسینے دہا اور بہت سا دودہ نکلا سو حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پیا اور اسکو دہوگئی اور بہتی قرمتیں و لوقا مین ہی کہ جب گرفتاری کی
رات لگی عیسیٰ نی زمین پر گر کر دعا مانگی کہ اگر ممکن ہو تو یہ گہڑی مجہسی ٹل جائی اور اے باپ سب
چیزین تجہسی ممکن ہین اس پیالی کو مجہسی گذار لیکن اپنی خواہش کی موافق نہیں میری خواہش کی موافق
بسبب نصاری کی حق تعالیٰ نی ساعت کو ٹالا اور شہادت کا جام اونہین پلایا پر پلایا اور یہ بہی
معلوم تہا کہ عیسیٰ کو اوسکا نہ واقع ہونا منظور تہا لیکن تقدیر جاری تہی اور جانتا
تہا ہو کہ خدا کا ارادہ عیسیٰ کو معلوم تہا یا نہتا اگر تہا تو دعا مانگنا بیفائدہ تہا بلکہ جان بوجہہ
کر دوست کی خلاف خواہش کرنا اور اگر نہتا تو علم غیب اونکو نہتا اور تینون

[illegible]

مجیبی میں ہی جو یہ دعا او نہوں نے تین دفعہ کی اور زبور کی ۳۵ مین ہے کہ جہوٹہی گواہ اوٹہی ہیں وی

سوالات کرتی ہین جن سی میں آگاہ نہیں اور ۳۹ مین ہی اے خدا مجہی بتا کہ میرا انجام کیا ہی اور

میری عمر کتنی ہی **فصل** روح اللہ و ابن اللہ ہونیکا بیان نصاری کہتی ہین انجیل مین ہی کہ

خدا کی روح عیسی ع پر اتری اور مسلمان بہی عیسی ع کو روح اللہ کہتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایک خدا ہی

اور ایک خدا کی روح جس طرح آدمی اور آدمی کی روح یعنی مرکب کو آدمی کہتی ہین اور روح اوس

مرکب کی ایک فرد ہی پس عیسی ع خدا کا ایک فرد ہی یعنی خدا کی روح نی انسان کی جسم کو مستعمل کیا سو

اوسیکا نام عیسی ع ہی کہتا ہون روح اترنیکی یہ معنی ہین کہ خدا کا فرشتہ آدمی پر ظاہر ہو جیسی روح و بلکہ

ایک معنی مین ہین یا روح اترنی کی یہ معنی کہ خدا کا فیض و اثر آدمی پر ظاہر ہو یا ہو جس طرح پر کا

اثر بعضی آدمیون پر ہوتا ہی اور انبیا تو سب پیغمبر شریک ہین کتاب القضاۃ کی ۶ مین

ہی کہ جدعون پر خدا کی روح اتری اور ۱۴ مین ہی کہ سمسون پر خدا کی روح اتری اور سموئیل کی

سفر اول کی ۱۶ مین ہی کہ داؤد پر خدا کی روح اتری اور ۱۰ مین ہی کہ سموئیل نی شاؤل

سی کہا تجہی فلانی جگہہ نبیونکا گروہ ملیگا وہان تجہہ پر بہی خدا کی روح اتریگی اور سفر ثانی

کی ۲۳ مین ہے کہ داؤد ع نی کہا خدا کی روح میری زبان پر کلام کرتی ہی اور وہ کلام جس سی

میری زبان گویا ہی خدا کا کلام ہی اور اخبار الایام کی سفر ثانی کی ۲۴ مین ہے کہ زخریا بن

یویاداع پر خدا کی روح نازل ہوئی اور ۵ مین ہے حَلَّتْ عَلَى عَزَرِیَا بْنِ عَزَادَ رُوحٌ مِنْ قُدَّامِ

اللّٰہِ یعنی خدا کی آگی سی اور خدا کی طرف سے عزریا پر روح اتری پس معلوم ہوا کہ اگلی کتابو

مین جہان حَلَّتْ عَلَیْہِ رُوحُ اللّٰہِ یا نَزَلَتْ عَلَیْہِ رُوحُ اللّٰہِ مذکور ہی وہان یہی مقصود ہی

کہ حَلَّتْ عَلَیْہِ رُوحٌ مِنْ قُدَّامِ اللّٰہِ اور لوقا کی ۱ مین ہی کہ فرشتہ نی زکریا سی کہا

یحیی پیدا ہوتی ہی روح قدس سی معمور ہو جایگا اور ۴۱ مین ہی کہ الیصبا روح قدس سے معمور ہوئی

اور ۴۸ مین ہی کہ زکریا روح قدس سی معمور ہوا حاصل یہ ہی کہ سہلام ظاہری المونکی نزدیک
و روح قدس یعنی ملک کی ہی کہ انبیا پر نازل ہوتا ہی اور وہ ملک جبرئیل ع ہی جسکا ذکر صحیفہ
دانیال کی ۹ مین ہی اور روح اللہ کہ حضرت عیسیٰ کا لقب ہی اسمین اضافت بادنی علاقہ
جسطرح بکری کا گوشت پکتا ہی اور کہتی ہین ہمارا گوشت پک رہا ہی پس روح اللہ کی اضافت
اسیطرح کی ہی اور یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سی استعمال کی گئی ہی چنانچہ ناقة اللہ
اور اکثر معمول ہی کہ امرا و سلاطین کو جس چیز کی تعظیم منظور ہوتی ہی وسی اپنی طرف منسوب
کرتی ہین اور حقتعالی نی آدم ع کی حق مین یہی فرمایا ہی نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي اور باطنی
عملا کہتی ہین کہ روح نہ جسم مین داخل ہی نہ جسم سی خارج جسطرح آفتاب نہ گہر مین داخل ہی نہ گہر سی باہر
اور آفتاب کی اثر سی تہہ مین فعل پیدا ہوتا ہی لیکن آفتاب یا اوسکی روشنی تہہ مین گہس نہین جاتی اسیطرح
روح کو جسم سی ایک علاقہ اور نسبت ہوتی ہی کہ اوسی نسبت و علاقہ کی سبب جسم کا قیام
ہی اور جہان وہ علاقہ اور توجہ منقطع ہوئی جسم مردہ ہوگیا پس جو روح کہ اوسع بالاطلاق ہو
ممکن ہی کہ اوسی دوسری روح کی ساتھ قیومیت کا علاقہ اور توجہ بہم پہنچی اور یہ دوسری
روح کہ علاقہ پیدا کرنیوالی ہی بجای روح الروح کی ہو جاوی پس حقیقت الحقائق کہ
سب روحون کی روح ہی اور تمام عالم اوسکی توجہ سی قائم ہی ممکن ہی کہ اسطرح کا تصرف
کسی روح پر کری اسی معنی مین مولوی روم نی فرمایا ہی نظم چون پری غالب شود بر آدمی
گم شود از مرد وصف مردمی ۲ چون پری را این دم و قانون بود ۲ کردگار آن پری خود چون
بود ۲ اور ابوبکر بن ابی الدنیا نی کتاب من عاش بعد الموت مین اور قاضی ابوبکر بن
مخلد وغیرہ محدثون نی روایت کیا ہی کہ زید بن خارجہ جب مرا اور اوسکو دفن
کرنیکو لی چلی اوسکی روح نی اوسکی بدن سی متعلق ہوکر با آواز بلند کہا محمد رسول اللہ النبی

محمد خاتم النبیین لا نبی بعدہ کان ذلک فی الکتاب الاول پہر اور کسی
بولنی والی نی اوسکی زبان پر کہا صدق صدق بعد ازان بدن کی روح نی کہا ابوبکر
خلیفۃ رسول اللہ الصدیق الامین کان ضعیفا فی جسدہ قویا فی
امر اللہ کان ذلک فی الکتاب الاول پہر دوسری کہنی والی نی اوسکی زبان پر کہا
صدق صدق تا آخر قصہ طویلہ اس سی معلوم ہوا کہ وہان دو روحونکا بروز
ہوا تہا ایک بدن کی روح کہ اپنی بدن سی متعلق ہوکر کلام کرتی تہی دوسری اور ایک روح
کہ ہر کلام کی بعد اوسکی زبان پر اوسی تصدیق کرتی تہی القصہ روح اللہ کا نزول خاص عیسیٰ
کی ساتہ نہین پس اگر اس نزول کی سبب نصاری عیسیٰ کو خدا کہتی ہین تو واجب ہی کہ
سب پیغمبرونکو خدا کہین اور روح اللہ جو عیسیٰ کا لقب پڑگیا اس سی یہ نہین لازم آتا کہ
اونکی سوا اور کوئی نبی روح اللہ نہو دیکہو یوسف صدیق اللہ کہلاتی ہین اس سی
یہ نہین لازم آتا کہ اونکی سوا اورونمین صداقت نہو اور موسیٰ کلیم اللہ کہلاتی ہین
لیکن ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بہی شب معراج مین حقتعالی نی کلام
کیا اور آدم وابراہیم صفی اللہ وخلیل اللہ تہی سوا اور پیغمبرونمین بہی صفوت وخلت تہی ایسی طرح
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار یار صدیق فاروق حلیم وشجاع کہلاتی ہین باوجودیکہ
ہر ایک مین چارون صفتین موجود تہین لیکن جسمین جو صفت غالب ہوتی ہی اوسی صفت سی مشہور
ہوجاتا ہی سو حضرت عیسیٰ مین احکام روحیہ غالب تہی کہ بن باپ پیدا ہوئی اور فرشتونکی
طرح کہانی پانی اور جورو کرنی سی مجرد رہی اور حدیث مین ہی جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسی
شیطان چہو لیتا ہی مگر عیسیٰ کو شیطان نی مس نہین کیا اس سبب سی اونمین بہت روحانیت
تہی اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت القاب تہی جیسی حبیب اللہ ورسول اللہ

ونور اللہ ومصطفے وسراج منیر وغیرہ اور رسول ومکاعیسیٰ خدا کا ایک فرد ہی صریح باطل ہی
کیونکہ اس سی لازم آتا ہی کہ خدا مرکب ہوا ور جزو رکہتا ہو حالانکہ تجزیہ وتبعیض خدا مین ثابت
کرنا کفر ہی کیونکہ اس سی محتاج ہونا اور حادث ہونا خدا کا لازم آتا ہی اور خود وہ نصیر الدین
جو دلائل وافیہ کا مؤلف ہی لکہتا ہی کہ جو تجزیہ کا قائل ہو کافر ہی اور عیسیٰ اکثر تمثیل ہی
کلام کرتی تہی چنانچہ متی کی ۱۳ مین بہی لکہا ہی اور انجیلو مین اکثر اونکی تمثیلین ہین
گیا ہی کہ اونہون نی آپ کو اگر بیٹا کہا ہو تو تمثیلاً کہا ہو یعنی خدا کا پیارا اور انجیل
تمامی مین ہی کہ مین جانیوالا ہون ابہی اور تمہاری باپ پاس اور یہ بہی انجیلو مین ہی
کہ مین خدا کا بہیجا ہوا ہون پس اس قرینہ سی معلوم ہوا کہ باپ کا لفظ بمعنی مربی کی ہی اور
بیضاوی مین ہی کہ بنی اسرائیل خدا کو مربی سمجھکر مجازا باپ کہتی تہی لیکن انجام اسکا فساد
ہوا اسو اسطی ہماری شرع مین یہ کہنا حرام وممنوع ہو گیا اور رومیہ کی ۸ مین ہی کہ جو
روح خدا الٰہی ہدایت پاوی وہ ابن اللہ ہی اور ملاخیا کی ۱ مین ہے کہ بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہی
اور غلام میان کی سو مین اگر باپ ہون تو میری تعظیم کہان اور اگر میان ہون تو میرا خوف
کہان اور ۲ مین ہی کہ کیا ایک خدا نی تمہین نہین پیدا کیا کیا تم سبکا ایک باپ نہین
اور زبور کی ۲ مین ہی کہ خدا نی مجہی کہا تو میرا بیٹا اور اشعیا کی ۶۳ مین ہے کہ اے خدا تو ہمارا
باپ ہی اور ہمارا نجات بخشنی والا اور استثنا کی ۱۴ مین ہی کہ تم اپنی خدا کی بیٹونکی جگہہ
ہو تم کسیکی موت سی اپنی بدنکو نہ کاٹو اور ۳۲ مین ہے کہ کیا خدا تمہارا باپ نہین پہانسی ثابت
ہوا کہ بیشک بنی اسرائیل خدا کو مجازی باپ کہتی تہی نہ حقیقی اور یہ خاص عیسیٰ سی نہ تہا پس
اونکو ابد یا حقیقی ابن اللہ جاننا محض گمراہی ہی اور اگر اسیطرح مجاز کو حقیقت سمجہینگی تو
ہزارون ابن اللہ ثابت ہو جائینگی اور توریت کو نصاری محرف نہین کہہ سکتی اور یہ کہنا

لوگ مجازی بیٹی ہین عیسیٰ حقیقی محض تحکم ہی اور دعوی بیدلیل اور دیث اور دلیم یادریو
بھی یہ باتین کہین تو لی کہ اور لوگون کو صرف بیٹا کہا ہی لیکن عیسیٰ کو انجیل مین اکلوتا
اور پلوٹہا کہا ہی مینی کہا جواب اسکا یہود کی زبانی یہ ہی کہ انجیلین آسمانی کتاب نہین انکا
اعتبار توریت وغیرہ سی نص صریح نام دہر کر نکال دو لہ عیسیٰ اکلوتا اور پہلوٹہا ہی تو
ہم مانین اور مسلمانون کا جواب یہ ہی کہ انجیلین محرف ہین دوسرا یہ کہ پہلوٹہا ہونا بہی
خاص عیسیٰ سی نہین سفر الخروج کی ۴ مین ہی کہ فرعون سی کہ خدا فرماتا ہی کہ اسرائیل
میرا پہلوٹہا ہی اور ارمیا کی ۳۱ مین ہی کہ مین اسرائیل کا باپ ہوا اور افرائیم میرا
پہلوٹہا ہی پس اگر عیسیٰ سچ مچ کی بیٹی ہین تو اسرائیل و افرائیم بہی سچ مچ کی بیٹی ہین اور
اگر انہین تعظیما کہا تو انہین بہی تعظیما کہا تیسرا یہ کہ توریت و صحیفہ ارمیا و انجیل تینون
باہم متناقض ہین کیونکہ پہلوٹہا ایک ہی ہوتا ہی تین نہین ہوسکتی سو اگر توریت سچی
ہی اور اسرائیل پہلوٹہا ہی تو کتاب ارمیا و انجیل دونو جہوٹہی ہین کیونکہ افرائیم و
عیسیٰ دوسرو تیسرو ٹہی ہین اور اگر انجیل سچی ہی تو وہ دونو جہوٹہی ہین اگر کہین
باعتبار دو تین جورو نکی ایک شخص کی دو تین پہلوٹہی ہوسکتی ہین کہین ہم خدا کی
جورو بہی نعوذ باللہ تو عالم و زمانہ ہی سو اگر عالم و زمانہ تمام فنا ہو جاتا اور سر نو
سی دوسری بار پیدا ہوتا تو البتہ دو پہلوٹہی ہوسکتی تہی اور سمجہو تو سیدہی بات
ہی کیونکہ اسرائیل کی بارہ فرقی تہی سو دس ان مین سی افرائیم کہلاتی ہین اور دو
یہود کہلاتی ہین اور عیسیٰ بیشک بنی اسرائیل سی ہین اور ابن داؤد کہلاتی ہین پس
حقتعالی نی صرف بنی اسرائیل کو پہلوٹہا کہا اور افرائیم و عیسیٰ انہین مین داخل
ہین پس افرائیم کو پہلوٹہا کہا تو بنی اسرائیل کو کہا اور عیسیٰ کو کہا تو بنی اسرائیل کو کہا پس

تناقض مٹ گیا اور تجھہ جانتی ہو کہ بنی اسرائیل ... کو ... اسوقت
نبوت شوکت صلاح و عبادت پہلی وہ نہیں میں تہی وہ بی بی کی ...
وہ ... اہیا ہی بیٹی پہلی وہ عزیز و مطیع تہا بعد ازان یہ عزیز مطیع ہوا اور اگر وہ
مطیع ہوتا تو پہلوٹہا نکہلاتا کیونکہ جب وہ بہائی ہوتی ہین ہی ایک پہلوٹہا ...
اور عیسیٰ کو اکلوتا اگر کہا ہو تو اسو سطی کہا کہ وہ پیغمبر تہی اور خاص ... سطی خاص
لفظ اون پر اطلاق کیا گیا تا فی الجملہ عوام سی بنی اسرائیل سی ممتاز ہوں اور عیسیٰ
حقیقی اکلوتی نہیں ہو سکتی کیونکہ لڑکا تبھی اکلوتا کہلاتا ہی جب اوسکی سوا دوسرا نہ ہو
جب ثابت ہوا کہ اسرائیل بھی بیٹا ہی اور پہلوٹہا ہی تو عیسیٰ کا اکلوتا ہونا باطل ہوا
فافہم اور متی کی ۳ مین ہے کہ عیسیٰ جب یحیی سی اصطباغ پا چکا آسمان کی دروازی اوسپر
کہل گئی اور اوسنی خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اپنی اوپر اترتی دیکہا اس سی معلوم
ہوا کہ مسیح پیشتر سی روح اللہ نتہی بعد اصطباغ کی ہوئی اور پیشتر سی اونکو کچہہ معلوم نتہا
بعد اصطباغ کی جب آسمان کی دروازی کہلی سب کچہہ اونہون نی دیکہہ لیا اور یہ شان
عبودیت و رسالت کی ہی **فصل تثلیث کا بیان** نصاری کہتی ہین کہ
توحید تثلیث مین ہی اور تثلیث توحید مین دیکہو یہ مثلث ایک ہی اور
ایک کی تین کونی ہین اور تین لکیرین ہین اور تینونکا ایک مثلث ہی کہنا ہو نہین ہی سکتا اسکو
تمہین جہوٹہا بناتا ہی کیونکہ مجموع تینون کونونکا مشتمل ہی مثلث واحد کا لیکن ہر ایک اون
تینون کونو سی بانفرادہ اوس تکمیل دائری کی مساوی نہین اور مثلث واحد مشتمل ہی تینون
کونونکا یکلخت ہر کونا اون تینون کونو سی مساوی اوسکا نہین پس لیل تمہاری ناتمام ہی
اور جب یہ بات کیا روس پادری سی کہی گئی بولا عام لوگونکی سمجہانیکو اسقدر کافی ہی

تا مگر مریم یا حضرت سے یعنی کہا اگر اثبات دین کا ایسی ہی دلائل سے

تو ممکن ہی کہ کوئی شخص بی بی مریم کو بھی خدائی مین شامل کرکی مربع دائرہ اسطرحکا □

بنا لینی لگی کہ توحید تربیع مین ہی اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی

جو انوکھی ہی کافی نہوگی ہان مجبوری جو بیمار اس حالمین آجائین تو آجائین اب ریاضت

کا حال یہہ ہی کہ اول تو حضرت عیسیٰؑ کی شرع مین ریاضت شدیدہ محنت شاقہ تھی ہی نہین

چنانچہ حواریونکو روزہ تک معاف تھا اور کچھہ تھوڑی بہت محنت تھی بہی سو رفتہ رفتہ

عیسائیون نی ترک کردی تمام کوشش انکی امور دنیا مین ہوگئی اور دین سے بالکل غافل ہو بیٹھی

اسی سبب عقل معاش انکو زیادہ ہوتی ہی اور دانایان فرنگ کہلاتی ہین اور دین کی مقدمہ

مین بعض فرنگ بیفرہنگ ہین صرف عیسیٰؑ کی خدا جانتی مین ہی اپنی نجات سمجھتی ہین اور عمل کو

محض بیحقیقت جانتی ہین اور کسی چیز کو ناپاک نہین سمجھتی ہین سو جب یہہ نقشہ ہوا تو گویا ریاضت

کا ذکر محض فریب ہے علاوہ اسکی اسطرح کی بات ہندو بھی کہہ سکتی ہین کہ رام کی خدائی کا

ثبوت تب حال کہلی جب ہندو انکی طریق پر کشٹ کرو اور مینی ولیم پادری سی تثلیث کا حال

پوچھا بولا اسطرح انسان تین چیزونسی مرکب ہی ایک جسم ایک روح ایک جان اور باوجود

تثلیث کی ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی یعنی باپ بیٹا روح تین ہین اور تینو ملکر

ایک خدا ہی مینی کہا مرکب جزء کا محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہو خدائی کی لائق نہین

دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہی محدث ہوتا ہی پس قدیم نہوگا تیسرا جواب انسان

کہ تین چیزونسی مرکب ہی اگر ان تینو مین سی ایک الگ ہوجاوی تو باقی بیکار رہ جائین کیونکہ

اگر حیات نہو تو بدن خاک ہی اور بدن نہو تو روح سی وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہو سکین

اور روح نہو تو بدن مع حیات دونو بیکار ہوجاوین پس اگر خدا تین فردونسی مرکب ہو

اور بیٹی کی فرد اوس سب سی الگ ہو کر دنیا مین ... ہو و
بیکار ہو جاوین اور جب بیٹی کی فرد باپ مین جا ملی اور روح کی فرد الگ کر دیا
اوسی طرح ہوا ہوون اور نصرانیون کی ساتھہ ہو وی ... کری تو باپ بیٹی کی فرد بیت ...
بیکار ہو جاوینگے پس ناقص معزول معطل ہونا خدا کا لازم آوی تعالی عن ذلک
علوًا کبیرًا یہ تھا جواب سوال مسئلہ تثلیث کا تثلیث ثابت نہین ہو سکتا اور محسوسات سے قیاس
کا قیاس کرنا نہین بنتا اور اگر دین ثابت کرنا ایسی ہی مثالون سی ہی تو ہمکو ...
شخص کی جسطرح چار عنصر متضاد ملکر ایک مزاج ہوتا ہی اور عناصر کی تعدد سی
تعدد لازم نہین آتا اسی طرح توحید فی التربیع اور تربیع فی التوحید ثابت ہی اور ...
ہین پانچ چیز وسنی مزاج بنتا ہی چار عنصر اور پانچوان اسکا پس توحید فی التخمیس اور تخمیس
فی التوحید ثابت ہوئی وقس علی ہذا اور جسطرح کی مثالین نصاری عیسی کی ابنیت اللہ
مین لاتی ہین اسیطرح ہنود رام و کرشن کی الوہیت مین اور غلاة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
علی و ائمہ کی الوہیت مین لا سکتی ہین اور نصاری کہتی ہین یوحنا کی انجیل مین ہی کہ عیسی نے لعازر
کی قبر پر جاکر کہا اے میری باپ مین تیرا شکر کرتا ہون اسواسطیکہ تو میری سن لیتا ہی اور
قبول کرتا ہی اور مین جانتا ہون کہ تو میری دعا مستجاب کرتا ہی لیکن یہ مین اسواسطی کہتا ہون
تاکہ یہ لوگ جو مجھی گھیری ہوئی ہین جانین کہ تو نی مجھی بھیجا ہی یہ کہکر چلایا کہ نکل آ اے لعازر
پس وہ نکل آیا اور مردہ کا جلانا خدا کا کام ہی آدمی کا نہین کہتا ہون کہ یہ بات عیسی کی
کی خدا ہونی پر دلالت نہین کرتی بلکہ اونکی نبوت عام پر بھی دلالت نہین کرتی لیکن
خدا کا شکر کرنا اور مستجابات کا اقرار کرنا کہ خدا نی اونکو بھیجا ہی خبر دیتا ہی کہ وہ خدا کی
ہمسر برابر نہتی بلکہ اوس سے کمتر تہی اور اوسکی محتاج و دست نگر پس اس سی اونکا حدوث

ثابت

[illegible] جانتا ہوں عیسیٰ میری دل کی آرزو نہیں [illegible]
[illegible] کی احتیاج نہیں لیکن اسوقت
[illegible] دعا کرتا ہوں اور تیرا شکر کرتا ہوں [illegible] مردہ کا جی اٹھنا نہایت
عجیب کام ہی مبادا لوگ گمان کریں کہ عیسیٰ الله یا حقیقی ابن الله ہی سو اسی لیئی
دعا کرتا ہوں تا خلق سمجھی کہ یہ خود مختار نہیں بلکہ اختیار و ملکیت تجکو ہی اور میں صرف
[illegible] ہوں دوسرا جواب مردہ جلانا خاص عیسیٰ ہی سی نہیں تہی کہ [illegible]
[illegible] نی حواریونسی کہا کہ تم اسرائیلیونکو دعوت کرو جا کر اور بیمارونکو اچھا کرو اور
مردونکو جلاؤ اور دیکھو جب تمہیں ایک شہر میں ستاویں تم دوسری شہر کو بہاگ جاؤ
[illegible] حواری بہی مردے جلاتی تہی اور جب لوگ انکو ستاتی تہی بہاگ بہی جاتی
تہی پہر ہماری حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نی مکہ سی ہجرت کی تو کیا طعن کی جگہہ ہوئی
اور [illegible] نی اور الیسع نی بہی مردہ جلایا تہا چنانچہ دو راہیا میم وغیرہ میں موجود ہی
اور صحیفہ حزقیال کی ۳۷ میں ہے کہ حزقیال نی بہت بڑی جماعت کو جلایا اور ربیوں میں
ہی کہ وہ دس [illegible] ہزار یا ستر ہزار اور توریت میں ہی کہ موسیٰ [illegible]
آدمی جیسی [illegible] قصص وغیرہ میں ہی کہ محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم نی دو بیٹی جابر
کی جلا دی اگر نصاریٰ [illegible] کہیں اور لوگ بحکم خدا جلاتی تہی تو ہم کہیں عیسیٰ بہی اسیطرح [illegible]
[illegible] قیامت کی دن تمام خلق کا مرکر جی اٹھنا کفار کی خیال میں نہ آتا تہا اس
سبب سے [illegible] نی بعضی نبیونکی ہاتہ سی مردی جلوا دیئی اور نصاریٰ کی طرح نصیری بہی کہتی
ہیں کہ علی خدا ہی کیونکہ اوسنی خطبة الافتخار میں فرمایا میں ہی نی موسیٰ کو بچایا اور فرعونکو
ڈبایا اور میں ہی مردونکو جلاؤنگا اور صور پہونکونگا اور آفتاب ونکی واسطی ٹہر گیا اور خدا کی

گھر مین پیدا ہوئی اور چرکا کتا ہوا تھه

از دم عیسی کہی گر زندہ خاست او بدست [illegible] دیدہ کرد راست

[illegible] کو جلا دیا اور عیسی نی سولی پر سی [illegible] کہا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی یا یعنی

ای علی ای علی تو نی کیون مجھی کیا [illegible] ۲۷ مین جو دہی اور قران مین

هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ وہین کو [illegible] آیت مین ایلی ایلی اُنکا نام تھا

تصرف علی علی بہی لگا [illegible] جہان ایلوہم آتا ہے علی اللہ و نوم ادہی مین

مین مین پر بول جاتی ہی لیکن حقیقت مین جہان ایک مین ایک ملا جمیعت

بہی لوگ مناجات مین کہتی ہین شعر یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بو تراب یا حلّ مشکل شافع روز

جزا یوم الحساب اور اسیطرح ہنود رام وغیرہ کو کہتی ہین لیکن یہی [illegible] الحق کہ یہ ہین

اور خطبة الافتخار کی روایت مجہول ضعیف ہی اور بالفرض اگر مان لیجاوی تو بطور حکایت

علی اپنی خدا کی طرف سے کہا ہوگا یا سکر کی حالت مین حقیقة الحقائق کی زبان سے تکلم کیا ہوگا

اور آفتاب کا پہر جانا محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا معجزہ تھا کما فی ترجمة المشکوة اور مردہ

کا جلانا کرامت ہی اور اولیا و انبیا سی بہی ہی اور ایل عبرانی مین خدا کا نام ہی اور نام کی

اشتراک سی حقیقت مشترک نہین ہوجاتی اور ایلوہم مین ہم کا لفظ تعظیم کیواسطی ہی جیسی پارسی مین اژدہا

کو جمع ہی آیہ بہتی سانپ کو کہتی ہین اور عربی مین ہی نَحْنُ الْوَارِثُوْنَ وَلَا فَادْعُوْنِي

یا اللهمّا اور ہندی مین ایک آدمیکو ہم اور تم کہتی ہین یا ایل علحدہ لفظ ہی اور ایلوہم

علحدہ لفظ بس جز کلمہ کا ہی دوسرا کلمہ نہین اور علی ہمیشہ اپنی خالق کی عبادت کیا کرتی تھی

جس طرح عیسی لوقا کی ۱۱ مین ہی کہ نماز پڑہتی تھی اور علی نی معاویہ سی تنگ ہوکر صلح کی اور

ابن ملجم کی ہاتھ سے شہید ہوئے اور نصاری کہتی ہین مسیح موا پہر جیا کہتا ہو نہین وہ مردہ میت تھا

اور اگر کہین مردہ [illegible] تو جہل لازم آوی اور اگر کہین وہ تہا تو ہم کہین وہ مردہ آپ
[illegible] ہی حیات کا ہوا تہا یا عیسا اوسکا اگر کہیے آپ ہی اوسنی آپ کو جلایا تو محال لازم آوی
اسواسطی کہ مردہ خالق حیات کا نہین ہوسکتا اور خلق حیات کی قدرت رکہیگا وہ کاہیکو
مردہ ہوگا [illegible] کیا ذکر یا تو [illegible] چیز کی باقی رکہنی سی مشکل ہی اور اگر کہین
کسی غیر نی اوسی جلایا اوسی [illegible] ہی اوسی موت دی تہی تو لازم ہوجائیگا کہ
خدا [illegible] بندہ ہوا اور یہی ہمارا مطلب ہی اور رومیہ کی ۱ مین ہی کہ اگر تو
ہمارت [illegible] کہ خدا نی عیسی کو پہر کی جلایا تو تو نجات پاویگا اور اعمال کی ۱ مین ہی
کہ خدا نی اوسی پہر نہ جلایا پہر جب خدا نی اوسی جلایا تو وہ بیشک بندہ ہوچکا
[illegible] آیتہ کی اول مین ہی کہ موافق کتب مقدسہ کی اور اعتقاد تمام نصاری کی
اللہ واحد ہی احد ہی قدوس ہی فرد ہی صمد ہی نہ اوسنی کسی کو جنا نہ اوسکو کسینی
جنا نہ اوسکا کوئی ساجہی ہی وہ قدرت والا ہی خالق ہی عادل ہی رحیم ہی حی
ہی قیوم ہی اپنی کام کا مختار ہی اور سننی والا اور دیکہنی والا اور صاحب ادراک
اور عالم اور جبار و قہار و دائم و بیزوال ہی نہ اوسکا کوئی ضد ہی نہ ند نہ مثل نہ
مانند نہ اوسی جہل ہی نہ غفلت ہی نہ اونگہائی نہ نیند اور صفات اوسکی ایسی نہین
کہ ایک دوسری پر غالب ہو اسطرح پر کہ اوس دوسری کو بند کر رکہی اور لغو کر ڈالی اور
اللہ تعالی کو واحد احد ہمنی اسواسطی کہا تو تصاعد سی احتراز ہو کیونکہ تصاعد کا اعتقاد
رکہنا کفر ہی اگر کوئی کہی تم باپ بیٹا روح قدس ثابت کرتی ہو اور اس سی تصاعد
لازم آتا ہی کہین ہم تصاعد تب لازم آوی جب ہم کہین کہ ہر ایک اون تینو سی الہ
واحد ہی اور دوسرا الگ ہی ولیکن ہم تو یہ کہتی ہین کہ وہ تینو الہ واحد ہین ایک ونمین سی

ویرتا کہ یا مجازی بیٹا کہین یا بالکل بیٹے کا اطلاق ہی چھوڑ دین جیسا مسلمانون نے
ہی لیکن نصاری بالکل اطلاق اسواسطی نہین چھوڑتی کہ اونکی نزدیک انجیل منسوخ
نہین پس کوئی صورت [illegible] رہی سوا اسکی کہ مجازی بیٹا کہین یعنی عیسی مسیح
خدا کا بیٹا نہین لیکن جسطرح بیٹا عزیز و مطیع و شفقت کردہ ہوتا ہی اسیطرح عیسی خدا کا مطیع
اور [illegible] ہی کہ [illegible] کی قائل ہین کیونکہ یہ عقل و نقل دونون سی درست ہی یہ نہین
کہ ثابت [illegible] ہی لیکن ہم سمجھتی نہین کیونکہ یہ ہٹ دھرمی اور نادانی ہی تثلیث کسی آسمانی
کتاب سی ثابت نہین اور عقل بہی اوس سی منکر ہی پس اسکی قائل ہونگی تو محققین و مقلدین
سبکے نزدیک احمق ٹہرینگی رہا یہ کہ انجیل مین بیٹی کا لفظ آیا ہی سو اوسمین کیون گہبراتی
ہین ذوق سی اوسکو مجاز پر محمول کرین ایسی مجاز بیشتر کلام مین واقع ہوا کرتی ہین دیکہو موسی
[illegible] کو بہی بیٹا کہا گیا ہی پہر کیا وہ مسیح کی بیٹی ہو جاینگی اور دیکہو زبور کی ۲ مین ہی کہ تو
میرا بیٹا میں آج کی دن تجہی جنا پس یہان صاف صریح تولید کا ذکر ہی اور تولید کا قائل ہونا
باتفاق نصاری و مسلمین کی کفر ہی پس یہ قول باتفاق مجاز پر محمول ہی اسیطرح بیٹی کی لفظ
کو مجاز پر محمول کرو اور اس حمل کرنی پر قرینہ بہی موجود ہی لان المجاز بالمجاز یؤمنون
اور فارقلیط روح القدس کا ذکر جو انجیل مین ہی بیشک مراد اس سی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین اور مشاہدات ایجاد اس عویکا مصدق ہی وسی تامل و انصاف سی دیکہو اور
اگر بن باپ پیدا ہونیسی کچہہ شبہہ پڑتا ہو تو آدم پر خیال کرین کہ باتفاق نہ ماں رکہتی تہی نہ
باپ اور عبریہ کی ۷ مین ہی کہ ملکی صدق ایک کاہن کا تہا بی پدر و بی مادر مجہول النسب
اوسکی عمر کا آغاز و انجام نتہا **فصل** رسالۃ المقابلہ مین ہی کہ عیسوی دین کی مطابق
آدمی اپنی فعل [illegible] مختار ہی خدا خالق بدیکا نہین بلکہ بدی شیطان سی ہی یا انسانکی خواہش نفسی

اور نیکی خدا سے ہے یا دونوں انسان سے ہیں کہتا ہوں نہیں دشمن آتش پرست کا یہی مذہب تھا
یزدان نیکی پیدا کرتا ہے اور اہرمن بدی سو اس میں لازم آتا ہے کہ عالم کے دو خالق ہوں و
شریک ہے دوسرا جواب یہ بھی لازم آتا ہے کہ حق تعالی کم قدرت ہو اور شیطان
اس سے بلکہ عالم میں شر بہت ہے خیر کم تیسرا جواب خیال کیجئے میں ہی ہوں جو گمراہ ہوئے
تو میں نے چاہا ہوں جسے وہی گمراہ کیا اور شعیا کی ۴۵ میں ہے کہ میں نور بناتا ہوں
تاریکی پیدا کرتا ہوں میں سلامتی بناتا ہوں اور بلا خلق کرتا ہوں

تمام ہوا کہ ربقا جب اسحق سے حاملہ ہوئی ہنوز لڑکے پیدا نہ ہوئے تھے اور نہ نیکی بدی کی تھی کہ
اوس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی اطاعت کریگا تو ظاہر ہوئی کہ خدا کا ارادہ جو اوسکی پسند
کی موافق ہے کاموں پر موقوف نہیں جیسا لکھا ہے کہ میں یعقوب سے محبت کی اور عیسو سے
عداوت کبھی پس ہم کیا کہیں خدا کی ہاں بے انصافی ہے ہرگز نہیں کہ وہ موسی سے کہتا ہے میں
جس پر رحم کیا اوسپر رحم کرونگا اور جسپر مہر کی اوسپر مہر کرونگا پس نہ مرید کی ارادہ پر نہ
دوندہ کی دو پر بلکہ خدای رحیم کی رحم پر موقوف ہے کتاب فرعون سے کہتی ہے کہ میں اتنی لیے تجہ
بڑہایا کہ تیری وسیلہ سے اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام تمام زمین میں مشہور ہووے پس وہ
جسے چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے پس تو یہ مجہسے کہیگا کہ پہر وہ کیوں ملامت
کرتا ہے کون اوسکے ارادہ سے مقابل ہو سکتا ہے اے آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے کیا
مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہے کہ تو نے مجہے کیوں ایسا بنایا اور کیا کمہار کل مختار نہیں کہ وہ
ایک ہی مٹی میں سے ایک ظرف تعظیم کا دوسرا بے عزتی کا بناوے اور کیا ہوا اگر خدا نے ارادہ
سے کہ اپنے غضب کو ظاہر اور قدرت کو ہویدا کرے غضب کے ظرفوں کو جو تباہ کرنے کی لائق تھے
بڑے دہشت کی ساتھ اپنی حشمت کی فراوانی کو اون ظرفوں پر جو اوسنے حشمت کے لیے آگے بنائی ظاہر

کرے

کرین تھی [illegible] آئی ہی کی پیشانی ہی کہ اگلی پیغمبرونکو جھٹلاوی اور اونکی برخلاف
ہی مگر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی قرآن مین خدا کی اگلی کلام سی بہت سا برخلاف کہا ہی
چنانچہ توریت و انجیل مین ہی کہ ایک جورو کی سوا اوسکی جیتی جی دوسری کرنا ناروا ہی سو قرآن
مین [illegible] کے برخلاف چار چار جوروان ایک ساتھ کرنا ہر مرد کو درست کہا اور موسی کی پاکیزگی
[illegible] توریت مین [illegible] پائی جاتی ہی کہ جیسا حقتعالی نی ابتدا مین آدمؑ کی ہی
مقرر کیا تھا اوسکی موافق موسی نی بھی ایک ہی شادی کی اور عیسیٰؑ کی پرہیزگاری مشہور ہی
پر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بہت سی جوروان تہین کہتا ہون نہین سچ ہی محمدی شرع مین کتنی
اگلی چیزین منسوخ ہوگئین چنانچہ اونٹ کا گوشت اور سنیچر کی دن شکار کرنا موسیٰؑ کی عہد
[illegible] حرام تھا ہماری وقت مین حلال ہو گیا لیکن نسخ اگلی سی ہوتا چلا آیا ہی کیونکہ باتفاق
یہود و نصاری و مسلمین کی آدمؑ کی شریعت مین درست تھا کہ بھائی اپنی اوس بہن سی
جو توام ہو نکاح کری پھر ہم سب متفق ہوگئی کہ بعد آدمؑ کی یہ امر حرام ہی اور دو بہنونکی ساتھ
اکھٹا نکاح کرنا یعقوب کی شرع مین روا تھا موسیٰؑ کی عہد مین منسوخ ہو گیا چنانچہ کتاب
پیدائش کی ۲۹ اور احبار کی ۱۸ مین مسطور ہی اور باتفاق یہود و نصاری کی اللہ تعالی
نی ابراہیم کو بیٹی کی ذبح کرنیکا حکم دیا بعد ازان نسخ کیا اگر نصاری کہین عیسیٰؑ نی فرمایا تھا کہ
مین توریت وغیرہ کو ضائع کرنی نہین آیا بلکہ پورا کرنی آیا ہون کہو نہین عیسیٰؑ نی توریت
وغیرہ کی تکمیل کی مگر سب جگہہ نہین بعضی جگہہ تکمیل ہی بعضی جگہہ نسخ ہی اور اگر سب جگہہ
تکمیل ہو تو شراب کو بہت سا پینا اگلون نی منع کیا تھا اور نبیون اور خاص لوگون
کو مطلق شراب پینا منع تھا چنانچہ سفر الحساب کی ۶ مین اور شعیا کی ۵ مین اور ۲۸ مین اور
۵۶ مین اور کتاب قضاۃ کی ۱۳ مین اور دانیال کی ۱ مین مسطور ہی پس چاہیی تھا کہ عیسیٰؑ بالکل

اوس عقل کہونیوالیکا پینا منع کردیتی اگرچہ کہین متی کی ۲۶ باب
ورفسیہ کی ۵ مین بہی شراب کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہی ورمرقس مین ہی کہ مر
گیا جسوقت لیکی پیتی وقت شراب لیگئی اور اوسنے نہ پی تو کہین ہم نصاری گمراہ بلکہ کافر ہین
کہ باوجود منع کی چہوٹی بڑی انکی ام الخبائث مین آ ورسوا اسکی توریت مین سبت کی ماننی
کی نہایت تاکید ہی چنانچہ خروج کی ۲۰ باب مین ہی اور حضرت عیسی نی سبت کا ماننا موقوف
کردیا یہانتک کہ یہودیون نی اسی سبب سی اونکی مارنیکا ارادہ کیا اور حالانکہ کہتی ہین
کہ ہماری توریت مین لکہا ہی سبت کو مانتی رہو جب تک آسمان و زمین ہی سو اس سی
عیسی ع کی رسالت بہی باطل ہوتی ہی کیونکہ اونہون نی سبت کا ماننا موقوف کیا پس
اسکی جواب مین نصاری کو ضرور ہی کہ مسلمانونکی طرح یہودسی کہین تمہاری توریت محرف
ہی اور پیدایش کی ۱۷ باب مین ہی کہ خدا نی ابراہیم سی فرمایا تو میری عہد کو قایم رکہہ اور تیری
بعد تیری اولاد پشت بہ پشت سو وہ عہد یہ ہی کہ تم مین سی ہر ایک فرزند نرینہ ختنہ
کراوی میرا اور تمہاری بیچ یہ عہد کی علامت ہوگی اور تمہاری قرنونمین ہر ایک لڑکی کا خانہ زاد
ہو یا زرخرید یا پردیسی ختنہ کیا جائیگا اور میرا عہد تمہاری جسمونمین ابدی ہوگا اور وہ فرزند
نرینہ جو نامختون ہو جسکی بدن کی کہال کی کٹی نہووی اپنی قوم سی کٹ جاویگی کہ اوسنی میرا عہد
توڑا انتہی اور یہ سنت حضرت موسی کی عہد مین بتاکید تمام جاری کی گئی اور کتاب یوشع
کی ۵ مین بہی اسکی تاکید ہی اور لوقا کی ۲ مین ہی کہ عیسی پیدا ہوئی آٹہہ دن کی بعد مختون
ہوا اور چارون انجیلونسی ختنی کا امتناع ثابت نہین ہوتا لیکن نصاری یہ سنت نہین ادا
کرتی اور موسی کی عہد مین اکثر کبیرہ گناہون پر قتل تہا سو عیسی کی عہد مین موقوف ہوگیا
اور قول اوسکا ایک جہت رو کی سو غلط ہی کیونکہ موسی کی وقت مین دو جوروان ایک ساتہ

کرنا روا تہا چنانچہ ستنا کی ۱۰ سی معلوم ہوتا ہی اور اگر ہم مان لین کہ موسیٰ کی عہد مین دو کرنا
روا نتہا جیسا نصاری کہتی ہین تو نہین تھی زبانی نسخ کا جواز ثابت ہو جائیگا کیونکہ
با تفاق ابراہیم کی تین جوروان تہین سارہ ہاجرہ قطورا پس معلوم ہوا کہ موسیٰ کی
اوس حکم کو نسخ کیا اور ایک ہی جورو کا حکم رکہا سو وہی حکم پر عیسیٰ بہی چلی آئی پہر جب
ہماری حضرت [illegible] کی ہوئی یہ حکم موسوی منسوخ ہوا اور پہلا حکم ابراہیمی
پہر ستور قائم ہوا اور پیدائش کی ۲۹ اور ۳۰ مین ہی کہ یعقوبؑ کی چار جوروان ایکساتھ
تہین لیا اور راحیل و بلہا و زلفا اور سموئیلؑ کی سفر ثانی مین ہی کہ داؤدؑ نی بہت عورتون
اور سریتوںسی ازدواج کیا اونہین مین سی ہین اخینعام وابیغال و منجا و حجیت
و اضیطال و حاجل اور اوسکی ۱ مین ہی اوریا کی جورو کا حال اسی طرح سی بیان کیا ہی
اور اسفار الملوک کی سفر اول مین ہی کہ سلیمانؑ کی پاس سو بیبیان تہین اور تین سو
سریتین اور کتاب القضاۃ کی ۸ مین ہی کہ جدعونؑ کی ستر بیٹی تہی سو اسطیکہ اونہون
نی بہت سی عورتوںسی نکاح کیا تہا اور آدمؑ کا ایک جورو پر قناعت کرنا اسپر
دلیل نہین ہوسکتا کہ ایک کی سوا دوسری روا نہو کیونکہ اوسوقت مین ضرورت
تہی اور عورتین کہانسی آتین جو آدمؑ بیاہ لیتی اسی ضرورت کی باعث اونکی وقت مین جڑوا بچی
کہ ایک جہول کا بیاہ دوسری جہول کی بیٹی سی بیاہا جاتی اور عیسیٰ کا بیاہ نکرنا مسلمانو
نزدیک شادی عدم اتفاق پر محمول ہی اور یہود مردود کہتی ہین وہ نامرد ہون گی
اور جب اونسی کہا جاتا ہی کہ وہ کہوڑیکو چنگا کرتی تہی اور مردہ کو زندہ آپ کسطرح
نامرد تہی کہتی ہین تقدیر کی چاک کو عیسیٰ کی سوئی رفو نہین کرسکتی اور حق یہ ہی کہ
شادی نکرنی سی نامردی نہین ثابت ہوتی سب نصاری کہتی ہین کہ ہماری سوا تمام

اسیمین مسلمان ہین یا یہود یا مجوس یا ہنود سب کافر ہین [illegible] مسیح کی ساتھ
ایمان لانی پر موقوف ہی سو جو کوئی یہ اعتقاد کرتا ہی کہ شریعت کی [illegible]
وہ کافر ہی کیونکہ شرع نی نجات کو عیسیٰ کی نام پر منحصر کر دیا ہی پس [illegible] کی نام کی ساتھ ایمان
حاصل ہوا نجات حاصل ہوئی کہتا ہوں اگر صرف ایمان نجات کی واسطی کافی ہوتا تو مسیح نیک
عملوں پر اور ہمیشہ نماز پڑھنی پر تقید نکرتی لیکن انہوں نی تقید کی پس معلوم ہوا کہ جس طرح
نیک عمل تزکیہ نفس کی اسباب ہین اسی طرح مسیح کی ساتھ ایمان لانا بھی تزکیہ کا ایک سبب
اور جزو ہی متی کی ۱۹ مین ہی کہ ایک نی عیسیٰ سی کہا ای اچھی استاد مین کونسا عمل کرون
جو حیات ابدی پاؤن عیسیٰ نی کہا تو مجھی اچھا کیون کہتا ہی اچھا تو سوا ایک کی کوئی
نہین لیکن تو اگر حیات چاہتا ہی تو قتل نکر زنا نکر چوری نکر جھوٹھی گواہی دی ماں باپ کی تعظیم کر پڑوسی کو
اپنی جیسا برابر دوست رکھ اوسنی کہا مین جوانی سی آج تک ان سب باتون پر عمل کرتا ہون سو اب اور
مجھہ مین کیا نقص ہی تب فرمایا اگر تو کمال چاہتا ہی تو اپنا سب مال متاع لٹا دی پھر آکر میری پیروی
کر [illegible] سو اس سی ثابت ہوا کہ نجات بی اتباع شرع کی نہین ملتی کیونکہ عیسیٰ نی اسکو حیات
ابدی پانیکا سبب بتایا ہی یعنی معلوم ہوا کہ یہ قوم فرنگ جو اپنی تئین نصرانی کہتی ہین کا رنگ ڈہنگ نہین
رکھتی کیونکہ مسیح کی احکام نہین مانتی اور اونکی سنتون پر نہین چلتی بلکہ اس سو الٹی آپ کو عیسیٰ کا
پیرو مشہور کرتی ہین تا خلق کی طبیعت کہ اتباع شریعت کی خوگر ہو رہی ہی لیکن غیرت نکری
کیا تو نہین دیکھتا کہ یہ لوگ گلا گھونٹا جانور اور مردہ جانور اور سور اور خون اور بتون کی چڑھاوا
کہاتی ہین باوجودیکہ نص صریح حلت ذبیح و حرمت غیر ذبیح پر واقع ہی اعمال مین ہی کہ پطرس
شمعون باغ کی مکان مین تھا ناگاہ ایک خوان آسمان سی اوترا کہ اوسمین ہر طرح کی چیزین تھین اور
[illegible] تہی اور آواز آئی کہ ای پطرس اٹھہ ذبح کر اور کہا اور موسیٰ کی شرع مین [illegible] ذبح کرنا واجب تھا